

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

www.safareadab.com



عروچ فاطمہ



قسط نمبر: 01

Safar-e-Adab

BEING THE STRING OF YOUR KITE

(حال)

رات کانہ جانے کونسا پہر تھا وہ کھڑکی کے آگے کھڑی دور فلک پر چمکتے چاند کو دیکھ رہی تھی چاند بھی اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا اتنی ٹھنڈ میں بھی وہ بنا کسی گرم کپڑو کے ننگے پاؤں کھڑی ایک ٹک چاند کو دیکھ رہی تھی وہ وہاں ہوتے ہوئے بھی وہاں موجود نہیں تھی اچانک تیز ہوا سے کھڑکی کا ایک پٹ زور سے دیوار سے ٹکرایا جس سے وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اس نے گردن موڑ کر پیچھے لیٹی اپنی روم میٹ کو دیکھا جو آواز پر ذرا سا کسمپائی اور پھر کروٹ بدل کر سو گئی وہ خاموشی سے چلتی ہوئی بیڈ تک آئی بیڈ کے سائیڈ ٹیبل سے سلپنگ پلس لی پانی کی مدد سے اسے ہلک سے نیچے اتارا اور لیٹ گئی وہ جانتی تھی نیند تو اسے پھر بھی نہیں آئی.....

(ماضی)

سڈ نو نو نو پلیز میں تمہاری فرینڈ ہونہ تم اتنی ٹھنڈ میں مجھ پر ایسا ظلم کرو گے۔۔۔ ٹینا بھاگتے ہوئے مسلسل چلا رہی تھی۔۔۔۔ سڈ اسکے پیچھے پانی سے بھرے غبارے لئے اسے پکڑنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔۔۔۔ ایک غبارہ اس نے ٹینا کو مارا مگر وہ بچ گئی۔۔۔۔ ٹینا سامنے سے آتے راہول کے پیچھے چھپ کر اپنا سانس بہال کرنے لگی سڈ بھی وہی رک اسکی تقلید کرنے لگا۔۔۔۔ رادیکھو نہ یہ کیا کر رہا ہیں۔۔۔ ٹینا معصوم سی شکل بنائے بولی۔۔۔۔ میں نے کیا کیا یہ جو تم نے ابھی میرے ساتھ کیا اسی کا بدلہ لے رہا ہوں۔۔۔۔۔ سڈ نے اپنی شرٹ کی اور اشارہ کرتے کہا جو پوری بھیگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ میں اتنے آرام

سے وہاں بیٹھا تم سب کا ویٹ کر رہا تھا اور تم نے یہ کر دیا میں کہہ رہا ہوں عزت سے باہر آ جاؤ ورنہ
 ---- سڈ نے انگلی اٹھائے اسے تنبیہ کرتے کہا۔۔۔۔۔ ورنہ کیا میں ڈرتی نہیں ہوں تم سے آؤ مارو مجھے
 پر پہلے پکڑ تو لو۔۔۔۔۔ ٹینا اسے انگوٹھا دکھائے مزید سلگائی۔۔۔۔۔ سڈ غصے سے اسکی اور بڑھا۔۔۔۔۔ کیا
 یار ایک کمزور لڑکی سے بدلہ لے رہے ہو۔۔۔۔۔ راہول جو کب سے خاموش کھڑا انکی تکرار سن رہا تھا سڈ
 کو روکتے مزے سے بولا۔۔۔۔۔ کون کمزور میں کوئی کمزور و مزور نہیں ہوں۔۔۔۔۔ ٹینا سڈ کو چھوڑا راہول
 کو چمٹ گئی۔۔۔۔۔ اچھا تو پھر سڈ کمزور ہو گا جو ایک لڑکی کے ہاتھوں ذلیل ہو رہا ہیں کیوں سڈ
 ---- راہول نے معصومیت سے کہہ کر سڈ کی اور دیکھا۔۔۔۔۔ میں کوئی کمزور نہیں ہوں۔۔۔۔۔ سڈ سینہ
 اکڑاے بولا۔۔۔۔۔ وہ تو میرا دھیان نہیں تھا اسی لئے یہ ہو اور نہ اسے بتاتا۔۔۔۔۔ سڈ نے خونخوار نظروں سے
 ٹینا کو گورتے کہا۔۔۔۔۔ کیا بتاتے تم پچھلے آدھے گھنٹے سے تم اسے پکڑنے کی کوشش کر رہے ہو اور یہ ہیں
 جو ہاتھ ہی نہیں آرہی چھی چھی سڈ تم سے ایک لڑکی نہیں پکڑی جارہی۔۔۔۔۔ راہول نے تاسف سے سر
 ہلایا۔۔۔۔۔ مرد بنو سڈ مرد۔۔۔۔۔ راہول نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ تمہیں
 میں مرد نہیں لگتا۔۔۔۔۔ سڈ صدمے سے بولا۔۔۔۔۔ ٹینا نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی۔۔۔۔۔ راہول کو بھی ان
 دونوں کو تپانے میں مزہ آتا تھا اور اب بھی وہ اپنا داؤ کھیل چکا تھا۔۔۔۔۔ میں نے ایسا نہیں کہا میں تو بس یہ کہہ
 رہا تھا تم ایک لڑکے ہو کر ایک لڑکی کو نہیں پکڑ پارہے۔۔۔۔۔ راہول نے معصومیت کی آخری حد کو
 چھوتے کہا۔۔۔۔۔ بائی داوے میں ذرا اے بے کوڈھونڈ لوں۔۔۔۔۔ راہول ہاتھ جھاڑتا وہاں سے نکل گیا
 ---- سڈ نے راہول کے جاتے ہی ٹینا پر اٹیک کیا۔۔۔۔۔ ٹینا بروقت نیچے جھکی پانی سے بھر اغبارہ پیچھے سے

آتے اکشے کی شرٹ پر لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی ساری شرٹ بھیک گئی۔۔۔۔۔ یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔۔ اکشے
 نے صدمے سے اپنی شرٹ کو دیکھتے کہا۔۔۔۔۔ وہ میں تو ٹینا کو۔۔۔۔۔ سڈ نے ٹینا کی اور اشارہ کیا مگر یہ کیا ٹینا
 اکشے کے غبار لگتے ہی وہا سے رفوچکر ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ اسے ٹینا پر ڈھیر و غصہ آیا۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔ سڈ
 نے بتی سی نکالتے کہا اور وہا سے تیزی سے بھاگا تھوڑی دیر پہلے والا سین اب دوبارہ شروع ہو چکا تھا پر اس
 بار بھاگنے والا سڈ اور پکڑنے والا اکشے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا یار تم یہا ہو میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہا
 ہوں۔۔۔۔۔ راہول جو کب سے عروج کو ڈھونڈ رہا تھا آخر اسے لائبریری میں ملی۔۔۔۔۔ تمہیں پتا تو ہیں اگر
 میں کلاس یا کینیٹین میں نہ ملوں تو لائبریری میں ہوتی ہوں۔۔۔۔۔ عروج نے دھیمی سی آواز میں مسکرا کر
 کہا۔۔۔۔۔ ہاں یار بھول گیا تھا چلو کینیٹین میں چلے۔۔۔۔۔ باقی سب پوہنچ گئے۔۔۔۔۔ عروج نے بک واپس
 رینک میں رکھتے پوچھا۔۔۔۔۔ ہاں سب وہی ہیں بس تمہارا انتظار ہو رہا ہیں۔۔۔۔۔ راہول نے آگے چلتے
 کہا۔۔۔۔۔ عروج چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ کینیٹین پوہنچے تو سامنے ہی وہ
 تینوں بیٹھے نظر آئے۔۔۔۔۔ ہیلو گائیز۔۔۔۔۔ عروج نے بلند آواز میں کہا اور چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔
 راہول بھی ساتھ ہی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ کہا تھی یار تمہیں پتا ہیں نہ اس وقت سب کو کینیٹین میں ہونا
 چاہیے۔۔۔۔۔ ٹینا نے خفگی سے کہا۔۔۔۔۔ سوری یار لائبریری میں ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔ عروج نے اسکے
 پھولے گال کھینچتے محبت سے کہا۔۔۔۔۔ چھوڑو ٹینا تمہیں پتا تو ہیں جب یہ لائبریری میں ہو تو اسے وقت کی
 کہا ہوش رہتی ہیں۔۔۔۔۔ اکشے نے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔ پتا نہیں اتنا پڑھ کیسے لیتی ہیں ہم سے تو نہیں
 ہوتا۔۔۔۔۔ سڈ نے بے اختیار جھرجھری لی۔۔۔۔۔ سب مسکرا دیئے۔۔۔۔۔ اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کوئی نئی

تازی۔۔۔ عروج نے روز کا جملہ دوہرایا۔۔۔۔ پاکستان بی جان سے بات کرتے وہ انکا ایک جملہ باخوبی سیکھ
 گئی تھی جسے بولنا اسکا روز کا معمول تھا۔۔۔۔ نئی تازی سے یاد آیا کل ڈیڈ نے گھر میں ایک چھوٹی سی پارٹی
 رکھی ہیں اور تم سب کو آناہیں۔۔۔۔ راہول نے یاد آنے پر بتایا۔۔۔۔ واہ کس خوشی میں۔۔۔۔ ٹینا نے
 چہک کر پوچھا۔۔۔۔ اسے پارٹیز اٹینڈ کرنا بہت پسند تھا۔۔۔۔ ڈیڈ نے ایک نیا کیس جیتا ہیں اسی کی خوشی
 میں۔۔۔۔ راہول نے بے زاری سے بتایا۔۔۔۔ ویسے رات تمہارے ڈیڈ کے لوڑ ہونے کا ایک فائدہ تو ہیں
 جب بھی وہ کوئی کیس جیتتے ہیں تو پارٹی ضرور دیتے ہیں۔۔۔۔ ٹینا کی آواز میں خوشی تھی۔۔۔۔ ویسے راجب
 تم بھی لوڑ بن جاؤ گے تو ایسے ہی پارٹی دیا کرو گے نہ۔۔۔۔ ٹینا نے آنکھیں میٹکاتے پوچھا۔۔۔۔ تمہیں کس
 نے کہا میں لوڑ بنونگا میں تو ایک سکسیس فل بزنس مین بنو گا بلکل رضا انکل کی طرح۔۔۔۔ راہول گردن اکڑتا
 بولا۔۔۔۔ اپنے بابا کے نام پر عروج کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی جبکہ اکشے نے ایک قہقہہ لگایا۔۔۔۔ کیا
 مسئلہ ہیں میں نے کوئی جوک نہیں مارا جو تم یوں ہنس رہے ہو۔۔۔۔ راہول تپ کر بولا۔۔۔۔ جوک سے کم
 بھی نہیں ہیں یہ تمہارے وہ کھڑوس ڈیڈ ہونے دینگے تب نہ انہوں نے تو قسم کھا رکھی ہیں تمہیں لوڑ بنا کر
 چھوڑینگے یار میری مانو تو لوڑ بن جاؤ کم از کم ہمیں ایسی پارٹیز تو دیکھنے کو ملیں گی۔۔۔۔ اکشے نے ٹینا کے ہاتھ
 پر ہاتھ مارتے قہقہہ لگایا۔۔۔۔ اور جب سڈ پولیس والا بن جائے گا تب تو تم دونوں کا کاروبار بھی خوب
 چلیگا۔۔۔۔ ٹینا نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔۔۔۔ اوئے تمہیں کس نے کہا میں پولیس میں جاؤنگا اور یہ ہمارا
 کاروبار مطلب۔۔۔۔ سڈ نے کچھ غصے اور کچھ نہ سمجھی سے پوچھا۔۔۔۔ اب دیکھو نہ سڈ جب تم پولیس
 والے اور راہول لوڑ بن جائے گا تو تم کیس لالا کر راہول کو دینا اور یہ انہے حل کر کے جو پیسے کمایگا انھے

آدھا آدھا بانٹ لینا سیلری الگ سے اور دوسری کمائی الگ سے اس طرح تمہارا کاروبار خوب چلیگا۔۔۔۔۔ ٹینا مزے سے کہتی اپنی بات کے آخر میں دوبارہ ہنس پڑی۔۔۔۔۔ دونوں کو یوں ہنسنا اور انکا مذاق اڑانا راہول اور سڈ کو مزید تپا گیا۔۔۔۔۔ زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہیں اگر تم لوگوں کے گھر والے تم دونوں پر پریشرا نہیں ہیں اسکا مطلب یہ نہیں تم دوسرو کا مذاق اڑاؤ۔۔۔۔۔ راہول کڑھ کر بولا۔۔۔۔۔ ویسے رائیڈ یا اچھا تو ہیں۔۔۔۔۔ کب سے خاموش بیٹھی عروج نے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔ اے بے کیا تم بھی۔۔۔۔۔ راہول نے حیرت سے کہا۔۔۔۔۔ ریلیکس رامیں تو مذاق کر رہی تھی تم تو سیریس ہی ہو گئے۔۔۔۔۔ عروج یک دم سنجیدہ ہوئی۔۔۔۔۔ وٹ ایور میں چلا کچھ لینے کسی کو کچھ چاہیے تو بتا دو۔۔۔۔۔ راہول کرسی سے اٹھتا بولا۔۔۔۔۔ سب نے اپنا اپنا آرڈر بتایا۔۔۔۔۔ راہول جانے لگا جب سڈ نے اسے روکا۔۔۔۔۔ روکو میں بھی چلتا ہوں ورنہ یہ لوگ میرا دماغ کھا جائینگے۔۔۔۔۔ سڈ ایک خونخوار نظر ان پر ڈالتا راہول کے ساتھ ہی چلا گیا۔۔۔۔۔ پیچھے دونوں کے نہ رکنے والے قہقہے شروع ہو گئے۔۔۔۔۔ جبکہ عروج صرف مسکرا کر رہ گئی۔۔۔۔۔ BEING THE STRING OF YOUR KITE

رضامیر انڈیا کے ایک بہت بڑے بزنس مین تھے اور اے بے یعنی عروج انکی اک لوتی اولاد تھی رضامیر ایک حساس طبیعت کے مالک تھے عروج بھی انکی ہی کاپی تھی جہاں رضامیر کے آئے دن tv پر interview ہوتے رہتے وہی عروج رضامیر کے کوئی نام سے بھی آشنا نہیں تھا وہ شروع سے ہی سادہ زندگی گزارتی آئی تھی کوئی نہیں جانتا تھا رضامیر کی بیٹی کا اصلی نام کیا ہیں وہ دکھتی کیسی ہیں رضامیر پیار سے

اسے پری کہتے تھے اور وہ تھی بھی پریوں جیسی خوبصورت نرم دل اسکے پاس رب کی دی ہوئی ہر چیز تھی
بس وہ ایک چیز سے محروم تھی

رضامیر جب پہلی بار انڈیا آئے تب انکی ملاقات سرلہ سے ہوئی ملاقات محبت میں بدلی مگر سرلہ کے
پیرینٹس نے ایک شرط رکھی کے اگر رضامیر انڈیا ہی سیٹل ہو جائے تبھی وہ اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کریں گے
رضامیر نے شرط سن ہامی بھر لی افضل میر جو کے رضامیر کے والد تھے وہ ان سے ناراض ہو گئے رضامیر
انکے سب سے چھوٹے اور لاڈلے بیٹے تھے وہ انہی خود سے دور نہیں کرنا چاہتے تھے مگر رضامیر کی ضد کے
آگے ہار گئے اور یوں انکی سرلہ سے شادی ہو گئی مگر بعض دفع انسان اپنی محبت کو پا کر بھی کھو دیتا ہیں رضا
میر کے ساتھ بھی یہی ہوا جس دن عروج اس دنیا میں آئی اسی دن سرلہ نے اس دنیا سے منہ موڑ لیا ایک
قیامت ٹوٹی تھی رضامیر پر ابھی تو انکی خوشیوں کی شروعات ہوئی تھی اور ابھی سب ختم ہو گیا پر زخم چاہے
جتنا بھی گہرا کیوں نہ ہو ایک نہ ایک دن بھر ہی جاتا ہیں رضامیر کا زخم بھی بھر گیا اور اسکی سب سے بڑی
وجہ عروج تھی انکی زندگی انکی سرلہ کی آخری نشانی سرلہ کے جانے کے بعد ایک بار پھر افضل میر اور انکی
زوجہ نے انھے پاکستان واپس آنے کا کہا مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا وہ اس جگہ کو چھوڑ نہ نہیں چاہتے
تھے جہاں انکی اور سرلہ کی یادیں تھی افضل میر نے بہت زور دیا مگر رضامیر نہیں مانے انہوں نے ایک
آخری کوشش کی رضامیر کو دوسری شادی کا کہا مگر ہر بار کی طرح انہوں نے منع کر دیا آخر تھک ہار کر وہ
خاموش ہو گئے رضامیر عروج کی پرورش اکیلے نہیں کر سکتے تھے سرلہ کی موت کے بعد سرلہ کے گھر
والوں نے عروج کو منحوس کا لقب دیکر ہر تعلق توڑ لیا رضامیر کو افسوس تو بہت ہوا مگر کہا کچھ نہیں رضامیر

نے عروج کے لئے ایک ملازمہ رکھ لی سعدیہ بی ہر وقت عروج کے ساتھ ہوتی عروج بھی ان سے کافی مانوس ہو چکی تھی جس کو دیکھتے رضامیر نے سعدیہ بی کو اپنے گھر کے فرد کا مقام دے دیا سعدیہ بی اس دنیا میں تنہا تھی رضامیر عروج کا بہت خیال رکھتے اور انہوں نے سعدیہ بی کو اپنی ماں کا درجہ دیا وہ تینوں اپنی اپنی زندگی میں مصروف ہو چکے تھے مگر اتنی مصروفیت میں بھی وہ سر لہ کو نہیں بھولے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راہول کے ڈیڈ لوئر تھے اور سڈ یعنی سدھارت کے دیڈ پولیس کمشنر تھے اور دونوں کے ڈیڈ ہی یہ چاہتے تھے کہ وہ دونوں بھی انکی فیلڈ میں آئے لیکن دونوں کو ہی اس کام میں کوئی دلچسپی نہیں تھی ٹینا کے ڈیڈ ڈاکٹر تھے اور اکشے کے ڈیڈ ایک بزنس مین تھے دونوں کے پیرینٹس نے کبھی ان پر کوئی زور آزمائی نہیں کی وہ اپنے فیصلوں میں آزاد تھے اور اسی کا فائدہ اٹھاتے ٹینا اور اکشے دونوں کو بہت تنگ کرتے تھے

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اسلام و علیکم پورے گھر میں عروج کی آواز گونجی یہ اسکا روز کا معمول تھا وہ جب بھی گھر آتی بلند آواز سلام کرتی گھر میں موجود سارے لوگ اسکی اس عادت سے واقف تھے یہ تربیت بھی رضامیر اور سعدیہ بی کی تھی رضامیر جو فون پر اپنی والدہ سے بات کر رہے تھے آواز سن انہوں نے زیر لب سلام کا جواب دیا لیس بی جان آگئی پری رضامیر نے مسکرا کر عروج کو دیکھتے کہا جو ابھی لاؤنچ میں داخل ہوئی۔۔۔ عروج نے رضا میر کی پیشانی پر بوسہ دیا اور وہی صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ یہ لو پری بی جان سے بات کر رہے رضامیر نے موبائل

اسے تھمایا۔۔۔۔۔ اسلام و علیکم بی جان کیسی ہیں آپ۔۔۔۔۔ عروج نے شائستگی سے کہا۔۔۔۔۔ وعلیکم
 السلام بی جان کی جان تمہاری آواز سن کی اب بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ بی جان نے محبت سے کہا
 ۔۔۔۔۔ تمہاری آواز مطلب بی جان آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہیں نہ۔۔۔۔۔ عروج نے فکر مندی سے پوچھا
 ۔۔۔۔۔ ہاں ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں بس تھوڑی شوگر ہائی ہو گئی تھی مگر اب بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ بی جان
 اسکی فکر مندی پر مسکرائی۔۔۔۔۔ بی جان کتنی بار کہا ہیں زیادہ میٹھا مت کھایا کرے مگر آپ سنتی ہی نہیں
 ۔۔۔۔۔ عروج خفا ہوتی بولی۔۔۔۔۔ ارے میری بچی یہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہیں کے کب انسان بیمار ہو گا اور کب
 صحت یاب ہم انسانوں کا اس پر کچھ زور نہیں۔۔۔۔۔ بی جان نے سادگی سے کہا۔۔۔۔۔ بی جان جب آپ کو پتا
 ہیں کے میٹھا کھانے سے آپ کی شوگر ہائی ہو جاتی ہیں تو کیوں کھاتی ہیں اور اوپر سے سارا الزام اللہ جی پر ڈال
 دیا۔۔۔۔۔ عروج مزید خفا ہوتی بولی۔۔۔۔۔ ایسا نہیں کہتے اللہ کی مرضی کے بغیر تو پتا بھی نہیں ہلتا جینا مرنا
 اللہ کے ہاتھ میں ہے اک نہ اک دن تو مرنا ہی ہیں نہ تو۔۔۔۔۔ بی جان ابھی کچھ اور بھی کہنے لگی تھی جب
 عروج نے انکی بات کاٹی۔۔۔۔۔ اچھا بی جان اب مرنے کی باتیں نہ کرے۔۔۔۔۔ پری کتنی بار کہا ہے بچ میں
 نہیں ٹوکتے۔۔۔۔۔ رضا میر نے پیار سے اسے ڈپتا۔۔۔۔۔ پر بابا دیکھنے نہ بی جان مرنے کی باتیں کر رہی ہیں
 ۔۔۔۔۔ عروج رو ہانسی ہوئی۔۔۔۔۔ اچھا اب نہیں کرتی یہ بتاؤ اپنی بی جان سے کب ملنے آرہی ہو۔۔۔۔۔ بی جان
 نے بات بدلی۔۔۔۔۔ میں بہت یاد کر رہی ہوں تمہیں کتنے سال ہو گئے ہیں تمہاری شکل دیکھے جیتے جی ملنے
 آ جاؤ زندگی کا کیا بھروسہ۔۔۔۔۔ بی جان افسردگی سے کہتی دوبارہ بات وہی لے گئی۔۔۔۔۔ بی جان پھر مرنے
 کی باتیں کرینگے تو میں کبھی نہیں آؤنگی آپ سے ملنے۔۔۔۔۔ عروج نے دھمکی دی۔۔۔۔۔ ارے نہیں نہیں

میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی۔۔۔ بی جان فورن بات سنبھالتی بولی۔۔۔ رضا سے کہا تھا تمہیں لے آئے بولا بی جان کام میں بڑی ہوں بھلا ماں سے بھی زیادہ ضروری کوئی کام ہوتا ہیں۔۔۔۔۔ اب بی جان کی باری تھی خفا ہونے کی۔۔۔۔۔ بی جان میں نے ایسا تو نہیں کہا میں نے کہا تھا ابھی تھوڑا کام زیادہ ہیں ابھی فورن نہیں آسکتا ابھی تھوڑا وقت لگے گا۔۔۔۔۔ رضا میر نے ماں کی ناراضگی دیکھتے اپنی صفائی دی۔۔۔۔۔ ماں سے زیادہ کیا ضروری کام ہے کتنے سال ہو گئے تمہاری شکل دیکھے کہا بھی تھا واپس آ جاؤ مگر تم نہیں مانے آخری بار اپنے باپ کی میت پر شکل دکھائی تھی اپنی۔۔۔۔۔ بی جان کی بات کرتے کرتے آواز بھرا گئی۔۔۔۔۔ بی جان کیا فائدہ پرانی باتوں کو دوہرانے کا اور آپ روئے تو مت اچھا میں عروج کو بھیج دوں گا آپکے پاس۔۔۔۔۔ رضا میر نے ماں کا دل رکھنے کے لئے حامی بھر لی۔۔۔۔۔ ٹھیک ہیں تم اسے ہی بھیج دو اسے دیکھ کر ہی اپنی آنکھوں کی پیاس بجالو گی۔۔۔۔۔ بی جان نے آنکھیں پونچتے کہا۔۔۔۔۔ ٹھیک ہیں بی جان میں اسے بھیج دوں گا اب آپ نے زیادہ ٹینشن نہیں لینی ورنہ آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی اب رکھتا ہوں آپ اپنا دھیان رکھیے گا اللہ حافظ۔۔۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔۔۔ دوسری طرف کا جواب سن کر رضا میر نے موبائل رکھ دیا۔۔۔۔۔ بابا میں کیسے جاؤ گی میرے تو پیپر ہیں اگلے مہینے۔۔۔۔۔ رضا میر کے موبائل رکھتے ہی عروج پریشانی سے بولی۔۔۔۔۔ مجھے پتا ہیں پری پر ہر سال پیپر کے بعد تم اپنے دوستوں کے ساتھ کہیں نہ کہیں تو گھومنے جاتی ہی ہونا تو اس بار پاکستان چلے جانا تم سب لوگ پاکستان بھی دیکھ لو گے اور بی جان بھی خوش ہو جائیگی۔۔۔۔۔ رضا میر کی بات پر عروج خوشی سے اچھلی۔۔۔۔۔ یہ تو بہت اچھا آئیڈیا ہیں بابا۔۔۔۔۔ عروج خوشی

شروع ہو گئے۔۔۔ عروج ضبط سے خود پر کنٹرول کئے کھڑی تھی۔۔۔ ایسے کیا دیکھ رہی ہو غصہ آرہا
 ہیں مارو گی مجھے لومارو۔۔۔ زین نے اپنا چہرہ اسکے آگے کئے اسکا مذاق اڑایا۔۔۔ عروج مسلسل اسے گھور
 رہی تھی۔۔۔ اوہ میں تو ڈر گیا۔۔۔ زین مصنوعی ہاتھ اٹھاتا ڈرنے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔۔۔ ایک بار پھر
 اسکی گینگ کے قہقہے بلند ہوئے۔۔۔ پہلے کبھی اس کالج میں نظر نہیں آئی۔۔۔ زین جو خود آج چھ مہینے
 کی سپینشن کے بعد کالج آیا تھا سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔ پہلے تو میں نے بھی آپکو کبھی اس کالج میں
 نہیں دیکھا۔۔۔ عروج نے آنکھیں ترچھی کئے دو ٹوک کہا۔۔۔ بہت زبان چلتی ہیں تمہاری لگتا ہیں ابھی
 مجھے جانتی نہیں ہو۔۔۔ وہ لفظوں پر زور دیتا بولا۔۔۔ مجھے آپکو جاننے کا کوئی شوق بھی نہیں ہیں میں یہا
 پڑنے آتی ہوں آپ جیسے لوگوں کو جاننے نہیں۔۔۔ عروج نے بھی اسی کے لہجے میں جواب
 دیا۔۔۔ ایک لمحے کو اسنے اسکی ہمت کو داد دی جو اسکے سامنے زین عباسی کے سامنے اسے دو ٹوک جواب
 دے رہی تھی۔۔۔ تم جیسے لوگوں سے مطلب میں زین عباسی تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے اس طرح
 بات کرنے کی۔۔۔ آنکھوں میں سرخی لئے وہ چلایا تھا۔۔۔ بلکل اسی طرح جس طرح ابھی اپنے اپنے
 دوستوں کے ساتھ مل کر میرے نام کا مذاق بنایا۔۔۔ وہ بھی غصے سے بولی۔۔۔ مجھ سے بد تمیزی کا انجام
 تو تمہیں بھگتنا ہو گا۔۔۔ شہادت کی انگلی اٹھائے وہ دراشتگی سے بولا تھا۔۔۔ کون کیا بھگتے گا یہ وقت
 بتائے گا اب میں جاؤں۔۔۔ اپنی بات کے آخر میں عروج اجازت طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگی
 ۔۔۔ نکلویہا سے لیکن یاد رکھنا۔۔۔ وہ مزید کچھ کہنے لگا لیکن عروج اسکی اجازت ملتے ہی اپنے قدم
 آگے بڑا چکی تھی۔۔۔ دیکھ لو نگا تمہیں۔۔۔ اسکی پشت کو دیکھتے وہ بڑبڑایا تھا۔۔۔ زین نے مڑ کر اپنی

گینگ کو دیکھا جو اپنی ہنسی چھپانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔۔ عروج جسکا ارادہ اب کلاس میں جانے کا بالکل نہیں تھا کالج کی بیک سائیڈ پر آکر بیچ پر بیٹھ گئی۔۔۔ مجھے اس سے یوں بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔۔ اپنا سر ہاتھوں میں گرائے اب وہ افسوس کر رہی تھی۔۔۔ پر اسنے میرے نام کا مذاق بنایا کتنے پیار سے بابا نے میرا یہ نام رکھا تھا۔۔۔ دوسری سوچ کے آتے ہی اسکی آنکھیں نم ہوئی۔۔۔۔۔ بابا آپ نے میرا نام عروج کیوں رکھا سب میرے اس نام کا مذاق بناتے ہے۔۔۔ سات سالہ عروج نے خفگی سے کہا۔۔۔۔۔ رضا میر نے محبت سے اسے دیکھا جو منہ پھولائے انھے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ رضا میر بے اختیار مسکرائے۔۔۔۔۔ عروج کا مطلب ہیں بلندی ترکی کامیابی اور میں اپنی بیٹی کو اسکے نام کی طرح دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ رضا میر نے اسے پاس بیٹھائے کہا۔۔۔۔۔ مطلب بابا۔۔۔۔۔ وہ نہ سمجھی سے بولی۔۔۔۔۔ مطلب میری جان جب تم بڑی ہو کر ڈاکٹر بنو گی اپنی ماں کا خواب پورا کرو گی تب اپنے نام کی طرح ہی ترقی حاصل کرو گی کامیاب ہو کر بلندی پر جاؤ گی اور ایک بہت کامیاب ڈاکٹر بنو گی۔۔۔ رضا میر نے رسان سے کہا۔۔۔۔۔ اوو اچھا۔۔۔ عروج نے سمجھتے زور سے سر ہلایا۔۔۔ رضا میر کو اس پر ڈھیر و پیار آیا۔۔۔۔۔ اب جب کبھی بھی کوئی تمہارے نام کا مذاق اڑائے تو اسے نظر انداز کرنا ہمیں ہر کسی کی بات کو دل پر نہیں لینا چاہیے جو بھی کچھ بھی کہے اسے نظر انداز کرو ہم لوگوں کا منہ نہیں بند کر سکتے۔۔۔ رضا میر نے محبت سے اسے سمجھایا۔۔۔۔۔ اس دن سے عروج نے یہ بات اپنے دماغ میں بیٹھالی کوئی بھی کچھ بھی کہتا وہ نظر انداز کرتی۔۔۔۔۔ مگر آج وہ ایسا نہ کر پائی آج وہ اپنی زبان نہ روک پائی۔۔۔ شاید اب وہ اپنے بابا کی پری دوستوں کی

اے جے نہیں تھی اب وہ صرف عروج تھی۔۔۔۔۔ ایک آنسو خاموشی سے اسکی آنکھ سے نکل کر اسکی گال پر بہہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

(ماضی)

اگلے دن سب راہول کے گھر پر موجود تھے۔۔۔ عروج نے بلیک کلر کا گھٹنوں تک آتا فراک پہنا تھا بالوں کو سلیکے سے ایک طرف ڈالے وہ وہاں موجود سب سے خوبصورت اور الگ لگ رہی تھی۔۔۔ وہاں موجود زیادہ تر لڑکیوں نے ویسٹرن ڈریسز پہنی تھی خود ٹینا بھی ون پیس پہنے اپنے گنگریا لے بالوں کو کھلا چھوڑے عروج سے باتوں میں مصروف تھی۔۔۔ ایک طرف خاص شراب کا انتظام کیا گیا تھا عروج نے اس طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا وہ ایسی پارٹیز میں نہیں آتی تھی آج بھی وہ راہول کا دل رکھنے کے لئے آئی تھی۔۔۔ راہول کے ڈیڈ مسٹر اگر وال اپنے دوستوں سے ملنے میں مصروف تھے اسی لئے عروج اور ٹینا ہاتھوں میں پھولوں کا بکے لئے انکے فری ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔ جب سڈ دونوں کی طرف آیا۔۔۔۔۔ اے جے یو لو کنگ بیوٹیفل۔۔۔ سڈ ٹینا کو نظر انداز کرتا عروج کی تعریف کرنے لگا۔۔۔۔۔ تھنک یو۔۔۔۔۔ عروج اپنی تعریف پر کھل کر مسکرائی۔۔۔۔۔ اور میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔۔۔ اپنے گنگریا لے بالوں کو جھٹکے سے پیچھے کرتی ٹینا نے ایک ادا سے پوچھا۔۔۔۔۔ سڈ نے عروج سے نظرے ہٹا کر اوپر نیچے سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ ٹینا نے جو ون پیس پہنا تھا اس میں اسکا سارا جسم ڈھکا تھا سوائے ایک ٹانگ کے جو گھٹنوں سے اوپر تک برہنہ تھی۔۔۔۔۔ باقی سب تو ٹھیک ہیں مگر۔۔۔۔۔ سڈ ٹھوڈی پر ہاتھ ٹیکائے پر سوچ انداز میں بولا۔۔۔۔۔ یہ ایک لیگ پیس دکھانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔ سڈ نے اسکی برہنہ ٹانگ کی طرف

اشارہ کرتے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔ جہاں ٹینا صدمے سے چلائی۔۔۔ وہی عروج نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی اڈ آنے والی ہنسی کا گلہ گوٹھا۔۔۔ ٹینا اکثر پارٹیز میں ایسی ہی ڈریسنگ کرتی تھی مگر سڈ نے کل والا بدلہ بھی لینا تھا۔۔۔ تمہیں دکھائی نہیں دیتا اسے فیشن کہتے ہیں۔۔۔ ٹینا دبے دبے غصے سے چلائی۔۔۔۔۔ تو بے ہے ایسے فیشن کی۔۔۔ سڈ نے کانوں کو ہاتھ لگائے کہا۔۔۔ عروج کو دیکھ لو کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں تھوڑی فیشن سینس اس سے ہی لے لو۔۔۔۔۔ سڈ اسے انگرا اوپر بیٹھاتا مزے سے

بولا۔۔۔ بکو اس بند کرو کمینے انسان۔۔۔ ٹینا غصے سے پاگل ہوتی بولی۔۔۔ بکو اس تو نہیں کر رہا حقیرت بتا رہا ہوں۔۔۔۔۔ سڈ حقیرت نہیں حقیقت۔۔۔ عروج نے اسکا جملہ درست کیا۔۔۔ ہاں وہی وہی۔۔۔۔۔ سڈ بات ہو امیں اڑاتا بولا۔۔۔ جب اردو آتی نہیں تو بولتے کیوں ہو۔۔۔۔۔ ٹینا نے اسے چڑھاتے کہا۔۔۔۔۔ نہیں آتی تو کیا ہو اسیکھ لو نگا۔۔۔۔۔ سڈ نے کالر جھاڑتے کہا۔۔۔۔۔ اس سے پہلے عروج مزید انکی بحث سنتی اسے راہول کے ڈیڈ دکھائی دیئے جو اکیلے کھڑے تھے۔۔۔۔۔ عروج انھے لڑتا چھوڑ مسٹر اگر وال کی طرف چل دی۔۔۔۔۔ ہیلو انکل مینی مینی کانگریز چولیشنز۔۔۔۔۔ عروج نے مسکرا کر بکے انکی طرف بڑایا۔۔۔۔۔ مسٹر اگر وال نے ایک نظر عروج کو دیکھ بکے کو دیکھا پھر پاس سے گزرتے ویٹر کو آواز دی۔۔۔۔۔ یس سر۔۔۔۔۔ ویٹر پاس آتا مودب سا بولا۔۔۔۔۔ یہ بکے لو اور اسے جاکر ڈسٹن میں ڈال دو۔۔۔۔۔ عروج کی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔۔۔ ویٹر عروج کے ہاتھ سے بکے لینا ایک طرف چلا گیا۔۔۔۔۔ عروج نہ سمجھی سے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ پتا نہیں راہول بھی کیسے کیسے لوگوں کو پارٹی میں بلا لیتا ہیں۔۔۔۔۔ مسٹر اگر وال نے ایک نفرت بھری نظر عروج پر ڈالتے کہا۔۔۔۔۔ عروج کا چہرہ ہتک سے لال ہو گیا۔۔۔۔۔ میں نے کتنی بار راہول

کو کہا ہیں تم سے دور رہے اور تم جیسے سارے لوگوں سے بھی۔۔۔۔۔ میرے جیسے لوگوں سے مطلب
۔۔۔۔۔ عروج نے نہ سمجھی سے پوچھا۔۔۔۔۔ تم جیسے دھوکے باز لوگوں سے۔۔۔۔۔ مسٹر اگروال اپنے منہ
سے زہر اگلتے بولے۔۔۔۔۔ نفرت ہیں مجھے تم لوگوں سے۔۔۔۔۔ وجہ۔۔۔۔۔ عروج نے خود پر ضبط کرتے پوچھا
۔۔۔۔۔ سالوں پہلے تم لوگوں کو یہاں سے باہر پھینکا تھا مگر نہیں تم لوگوں کو تو شوق ہیں دوسروں کے دیس
میں ڈیر اڈالنے کا۔۔۔۔۔ انہوں نے حقارت سے کہا۔۔۔۔۔ بٹوارے کے وقت جہاں بہت سے مسلم پاکستان
گئے تھے وہی بہت سے یہاں بھی رہ گئے تھے تو اس حساب سے یہاں پہلے ہی بہت مسلم ہے اور یہ صرف آپکا
نہیں ان مسلم لوگوں کا بھی ملک ہیں۔۔۔۔۔ عروج نے بھرپور اعتماد سے کہا۔۔۔۔۔ یہ صرف ہمارا دیس ہیں
۔۔۔۔۔ مسٹر اگروال دبے دبے غصے سے چلائے۔۔۔۔۔ تم جیسے گھٹیا لوگ۔۔۔۔۔ مسٹر اگروال مزید زہر
اگلتے لگے جب عروج نے انکی بات کاٹی۔۔۔۔۔ بس انکل بہت ہو گیا آپ راہول کے ڈیڈ ہیں اسی لئے میں آپکا
لحاظ کر رہی ہوں نہیں تو۔۔۔۔۔ نہیں تو کیا۔۔۔۔۔ مسٹر اگروال اسکی بات کاٹتے چبا کر بولے۔۔۔۔۔ میرے گھر
میں کھڑی ہو کر میرے سامنے زبان چلا رہی ہو دفع ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے میں۔

۔۔۔۔۔ کانگر پچو لیشنس انکل۔۔۔۔۔ مسٹر اگروال کی بات بیچ میں ہی رہ گئی جب ٹینا سڈ راہول اور اکشے وہاں
آگئے۔۔۔۔۔ ٹینا نے اپنا بکے آگے کئے خوشدلی سے کہا۔۔۔۔۔ اوو تھنک یو۔۔۔۔۔ مسٹر اگروال نے مسکرا کر بکے
تھامتے کہا۔۔۔۔۔ کانگر پچو لیشنس ڈیڈ۔۔۔۔۔ راہول آگے بڑک کر انکے گلے لگا۔۔۔۔۔ تھنک یو مائی

سن۔۔۔۔۔ مسٹر اگروال سب سے مبارک باد لے رہے تھے۔۔۔۔۔ عروج ایک طرف کھڑی خود کو کمپوز
کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔ تمہیں کیا ہوا۔۔۔۔۔ ٹینا نے اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر مندی سے پوچھا

---- نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔ وہ زبردستی مسکرائی۔۔۔ مگر آنکھیں اسکے چہرے کا ساتھ نہیں دے رہی
 تھی۔۔۔ آریو اوکے نہ۔۔۔۔ راہول نے اسکے چہرے پر نظرے ٹیکائے پوچھا۔۔۔۔ آئی ایم فائن
 راہول وہ ڈیڈ کافون آیا تھا دادی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو مجھے جانا ہو گا۔۔۔۔ عروج نے نظرے چرائے
 جھوٹ بولا۔۔۔۔ راہول کے ڈیڈ اپنے کسی دوسرے گیسٹ کی طرف جا چکے تھے۔۔۔۔ جھوٹ مت بولو
 اے جے بتاؤ کیا بات ہیں۔۔۔۔ راہول جانتا تھا اگر سعدیہ بی کی طبیعت خراب ہوتی تب بھی وہ عروج کو
 نہیں بتاتے کیونکہ وہ چھوٹی چھوٹی بات پر ٹینشن لیتی تھی۔۔۔۔ راہول بتایا نہ بی جان کی طبیعت ٹھیک نہیں
 ہیں۔۔۔۔ عروج خود پر ضبط کرتی بولی۔۔۔۔ اسکا دم گھٹ رہا تھا وہاں وہ جلد سے جلد وہاں سے جانا چاہتی تھی۔
 --- اچھا ٹھیک ہیں میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔ راہول آگے بڑتا بولا۔۔۔۔ نور میں خود چلی جاؤنگی
 --- عروج بنا انکا جواب سنے تیزی سے باہر کی جانب بڑی۔۔۔۔ اسے کیا ہوا۔۔۔۔ ٹینا نے اسکی پشت پر
 نظرے ٹیکائے اکشے سے پوچھا جس نے ٹینا کے سوال کے جواب میں کندھے اچکائے۔۔۔۔ میں دیکھتا ہوں
 --- راہول بھی تیزی سے اسکے پیچھے گیا۔۔۔۔ اے جے سنو۔۔۔۔ راہول نے اسے پیچھے سے آواز دی۔
 --- عروج جو اپنی گاڑی کا دروازہ کھول رہی تھی راہول کی پکار پر وہی رک گئی۔۔۔۔ تمہیں ڈیڈ نے کچھ کہا
 ہیں کیا۔۔۔۔۔ راہول نے جانچتی نظرو سے اسے دیکھا۔۔۔۔ نور انہوں نے کچھ نہیں کہا میں نے بتایا
 دادی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہیں اسی لئے جارہی ہوں۔۔۔۔ عروج نے زبردستی مسکراتے کہا۔۔۔۔ اچھا
 ٹھیک ہیں پوہنچ کر کال کرنا۔۔۔۔ راہول نے مزید سوال ترک کرتے کار کا دروازہ کھولتے کہا۔۔۔۔ عروج

-- عروج نے نہ سمجھی سے کہا۔۔۔۔۔ مطلب ہم مسلمان دھوکے باز نہیں ہوتے اور یہ بھی سچ ہیں ہم میں بہت سے دھوکے باز بھی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ سعدیہ بی کی بات پر وہ الجھ گئی۔۔۔۔۔ اس دنیا میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں اچھے بھی اور برے بھی جو اچھے لوگ ہوتے ہیں وہ کسی کے ساتھ برا نہیں کرتے نہ ہی کسی کو دھوکہ دیتے ہیں اور نہ ہی کسی کا دل توڑتے ہیں اور جو برے لوگ ہوتے ہیں وہ دھوکہ بھی دیتے ہیں اور دل بھی توڑتے ہیں۔۔۔۔۔ سعدیہ بی نے ٹھہرے ٹھہرے لہجے میں کہا

پر دادی کیا صرف مسلمان ہی ایسے ہوتے ہیں

Safar-e-Adab

نہیں صرف مسلم ہی نہیں ہر ذات کے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں

BEING THE STRING OF YOUR KITE

نہیں دادی انہوں نے کہا صرف ہم مسلم ہی ایسے ہوتے ہیں

دیکھو میری بچی جب سے اسلام اس دنیا میں آیا ہیں تب سے مسلمانوں کو بہت سی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا ہیں یہ جو غیر مسلم لوگ ہیں وہ ہمیشہ سے ہی اسلام کے بارے میں غلط غلط باتیں پھیلاتے ہیں تو کیا ہم ویسے

ہو جائینگے جسے وہ کہتے ہیں نہیں نہ۔۔۔ سعدیہ بی نے بہت سادگی سے اسے سمجھایا۔۔۔۔۔ عروج نے سمجھ کر سر ہلادیا۔۔۔ اب بتاؤ تمہیں یہ باتیں کس نے کہیں سعدیہ بی نے اپنی بات کے آخر میں پوچھا۔۔۔ دادی اگر میں نے انکا نام بتا دیا تو پردہ تو نہیں رہیگا نہ۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ اس بار سعدیہ بی نے نہ سمجھی سے کہا۔۔۔ مطلب دادی آپ ہی تو کہتی ہیں ہم مسلمانوں کو دوسروں کا پردہ رکھنا چاہیے۔۔۔ اسکی بات پر سعدیہ بی مسکرا دی۔۔۔ پر ابھی تو تم نے مجھے سب بتا دیا۔۔۔ سعدیہ بی اسے تنگ کرتی بولی۔۔۔ پر دادی نام تو نہیں بتایا نہ۔۔۔ عروج نے چہک کر کہا۔۔۔ سعدیہ بی نے اسکی ڈھیر و بلائے لی۔۔۔۔۔ چلو اب نیچے چل کر اپنے بابا سے مل لو تمہارے یوں اوپر آنے سے وہ پریشان ہو گئے تھے۔۔۔۔۔ سعدیہ بی اپنی جگہ سے اٹھتی بولی۔۔۔۔۔ بابا بی نہ چھوٹی چھوٹی بات پر پریشان ہو جاتے ہیں۔۔۔ عروج نے منہ بسور کر کہا۔۔۔ بیٹیوں کے باپ بیٹیوں کے معاملے میں ایسے ہی چھوٹی چھوٹی بات پر پریشان ہوتے ہیں تم نہیں سمجھو گی چلو آ کر مل لو ان سے۔۔۔۔۔ سعدیہ بی کی بات پر وہ فرما برداری سے سر ہلاتی انکے پیچھے چل دی۔۔۔۔۔

اگلی صبح وہ لیٹ اٹھی جلدی جلدی سے فرش ہو کر وہ نیچے آئی جہاں رضامیر آفس جانے کے لئے تیار کھڑے تھے۔۔۔۔۔ اسلام و علیکم۔۔۔ عروج نے بلند آواز دونوں کو سلام کیا۔۔۔۔۔ وہ علیکم السلام بچہ۔۔۔ رضامیر نے اسے ساتھ لگائے جواب دیا۔۔۔ سعدیہ بی نے بھی مسکرا کر اسکے سلام کا جواب دیا۔۔۔ اف بابا آج لیٹ ہو گئی۔۔۔ عروج نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔۔ اٹس او کے پری لیٹ جلدی تو چلتا رہتا ہیں تم ناشتہ کئے بنا مت جانا میں اب چلتا ہوں۔۔۔ رضامیر اسے ہدایت کرتے ساتھ ہی اسکی پیشانی کا بوسہ لیا

اور سعدیہ بی کو خدا حافظ کہتے باہر نکلے۔۔۔۔ پیچھے عروج جس کا بریک فاسٹ کا کوئی ارادہ نہیں تھا جلدی سے اپنا بیگ اٹھائے سعدیہ بی کی پیشانی چومتی باہر دوڑی۔۔۔۔ ارے ناشتہ تو کرتی جاؤ۔۔۔ سعدیہ بی نے پیچھے سے ہی آواز لگائی۔۔۔۔ دادی کینٹین سے کر لوں گی اگر لیٹ ہوئی تو وہ چارو میری جان لے لینگے اللہ حافظ۔۔۔۔ وہ بنا مڑے تیزی سے کہتی گھر کی دہلیز پار کر گئی۔۔۔ سعدیہ بی نے مسکرا کر سردائیں بائیں ہلایا۔۔۔۔ کالج پوہنچ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اپنی مخصوص جگہ کی اور جا رہی تھی جہاں وہ روز اکٹھے ہو کر مل کر کلاس میں جاتے۔۔۔۔ ابھی بھی وہ تیز تیز چلتی بے دھیانی میں کسی سے ٹکرائی۔۔۔ اس سے پہلے وہ سوری بولتی سامنے کھڑے شخص کی شکل دیکھ اسکی تیوری چڑھ گئی۔۔۔۔ اتنی صبح صبح کہا جانے کی جلدی ہیں جان من۔۔۔۔ سامنے کھڑا شخص کمینگی سے بولا۔۔۔۔ پیچھے ہی اسکے آوار دوست بھی تھے۔۔۔۔ تم سے مطلب۔۔۔۔ عروج نے ناگواری سے بھنوںے سکڑتے کہا۔۔۔۔ اسکی بات پر سب کے قہقہے بلند ہوئے۔۔۔۔ روکی اس کالج کا سب سے عیاش اور آوارہ لڑکا تھا۔۔۔۔ اسے جب بھی موقع ملتا وہ عروج کو پریشان کرتا۔۔۔ اور آج بھی اسے عروج کی بد قسمتی کہو یا روکی کی خوش قسمتی جو ان دونوں کا آنا سامنا ہوا۔۔۔۔ میں نے کوئی جوک نہیں سنایا جو تم یوں ہنس رہے ہو۔۔۔۔ عروج نے غصے سے کہا۔۔۔۔ ہٹو میرے راستے سے صبح صبح موڈ خراب کر دیا۔۔۔۔ وہ کہہ کر جانے لگی جب روکی نے اس کا راستہ روکا۔۔۔۔ تمہاری ٹکڑ ہوئی ہیں بنا سوری بولے نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔ روکی نے معنی خیزی سے کہا۔۔۔۔ میں نے کہا میرا راستہ چھوڑو۔۔۔۔ وہ اسکی غلیظ نظرو کو خود پر محسوس کرتی ضبط سے بولی۔۔۔۔ روکی اسکی بات کا جواب دیئے بغیر اسکی اور بڑا۔۔۔۔ روکی دور رہو مجھ سے۔۔۔۔ عروج انگلی اٹھائے کانپتی آواز میں اسے تنبیہ کرتی

بولی۔۔۔۔۔ ارے میری جان گھبرا کیوں رہی ہو کھا تھوڑی نہ جاؤنگا۔۔۔۔۔ رو کی آگے کو جھکتا کمینگی سے
بولا۔۔۔۔۔ دور رہو ورنہ۔۔۔۔۔ ورنہ کیا رو کی نے اسکا ہاتھ پکڑے کہا۔۔۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔۔ عروج یک دم
بوکھلا کر چلائی۔۔۔۔۔ راہداری میں اکاد کاسٹوڈنٹ ہی تھے۔۔۔۔۔ میں نے کہا چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔۔ وہ چلا کر
اپنا ہاتھ آزاد کروانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔ رو کی اور اسکے دوست اسکی حالت سے لطف لیتے
تہمت لگا رہے تھے۔۔۔۔۔ بے بسی سے وہ رونے لگی۔۔۔۔۔ رو کی نے ایک دم اسکا ہاتھ چھوڑا۔۔۔۔۔ عروج
بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔ رو کی کی نظر پیچھے سے آتے راہول پر پڑھ چکی تھی۔۔۔۔۔ جو یقیناً عروج کی طرح
ہی لیٹ کالج آیا تھا۔۔۔۔۔ اسکے چلنے کی رفتار اور اسکے چہرے پر چھائے غصے کے آثار یہ بتا رہے تھے کہ وہ
سب کچھ دیکھ چکا ہیں۔۔۔۔۔ پاس آتے ہی وہ رو کی پر جھپٹا اور پے درپے کئی وار اسکے چہرے پر کئے
۔۔۔۔۔ عروج جو پہلے ہی گھبرائی کھڑی تھی مزید گھبرا کر دیوار سے ٹیک لگا گئی آنسوؤں اسکے گال بھگورے
تھے اور وہ خوفزدہ نظروں سے راہول کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ ہمت کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے
کی۔۔۔۔۔ ایک بچہ اسکے منہ پر مارا وہ چلایا تھا۔۔۔۔۔ رو کی بھی برابر کاروائی کرتا اس پر وار کر رہا
تھا۔۔۔۔۔ ہاتھ کیسے لگایا اسے۔۔۔۔۔ راہول اسے زمین پر گر اچکا تھا ساتھ ہی ساتھ اس پر وار کرتا چلا رہا تھا۔
۔۔۔۔۔ رو کی کے دوستوں نے اسے دور کرنے کی کوشش کی مگر وہ اپنے حواس میں کہا تھا۔۔۔۔۔ راہول چھوڑ
دو اسے۔۔۔۔۔ عروج ہمت کرتی بولی۔۔۔۔۔ مگر شاید راہول نے اسکی بات نہیں سنی۔۔۔۔۔ آس پاس کافی
سٹوڈنٹ جمع ہو کر انکا تماشا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ کیا ہو رہا ہیں یہا۔۔۔۔۔ ایک دھاڑ پر راہول کے ہاتھ
روکے۔۔۔۔۔ پروفیسر سرخ آنکھوں سے دونوں کو گھور رہے تھے۔۔۔۔۔ میں نے کہا کیا ہو رہا ہیں ہے

یہاں یہ کالج ہیں یا کوئی چڑیا گھر۔۔۔۔۔ پروفیسر دوبارہ دھاڑے۔۔۔۔۔ راہول اور رو کی شرافت سے
کھڑے ہو چکے تھے۔۔۔۔۔ پروفیسر نے ایک نظر روتی ہوئی عروج پر ڈالی۔۔۔۔۔ سر اس سے پوچھے اس نے
اے جے کے ساتھ مس بی ہو کیا ہیں۔۔۔۔۔ راہول نے لال انگارا آنکھیں رو کی پر گاڑے کہا۔۔۔۔۔ سر
یہ جھوٹ بول رہا ہیں۔۔۔۔۔ رو کی نے فورن ہونا دفاع کیا۔۔۔۔۔ آفس میں آؤ تم دونوں میرے اور تم بھی
آخر میں پروفیسر نے عروج سے کہا اور وہاں کھڑی بھیڑ کو جانے کا کہہ کر دندناتے اپنے آفس چلے گئے
۔۔۔۔۔ مجھ پر ہاتھ اٹھانا تمہیں بہت مہنگا پڑیگا۔۔۔۔۔ رو کی نے منہ سے خون تھوکتے کہا۔۔۔۔۔ لیٹس
سی۔۔۔۔۔ راہول اسے کھلا چیلنگ کرتا عروج کا ہاتھ پکڑ کر پروفیسر کے آفس کی اور چل دیا۔۔۔۔۔ بہت
غلط کیا تم نے بہت غلط انجام تو بھگتتا پڑے گا۔۔۔۔۔ خود سے بڑبڑاتا وہ بھی پروفیسر کے آفس کی طرف
بڑ گیا۔۔۔۔۔ تم بتاؤ عروج کیا ہوا تھا وہاں۔۔۔۔۔ وہ تینوں پروفیسر کے آفس میں مجرموں کی طرح سر جھکائے
کھڑے تھے جب پروفیسر نے نرمی سے عروج سے پوچھا۔۔۔۔۔ جس پر اس نے روتے ہوئے سب کچھ پروفیسر
کے گوش گزارا۔۔۔۔۔ سر یہ جھوٹ بول رہی ہیں اس نے میرے ساتھ بد تمیزی کی تھی۔۔۔۔۔ رو کی نے
فورن اپنا دفاع کرنا چاہا۔۔۔۔۔ تم چپ رہو میں جانتا ہوں تم کتنے پارسا ہو۔۔۔۔۔ پروفیسر نے کڑی نظری سے
اسے گھورتے طنز کیا۔۔۔۔۔ رو کی خاموشی سے سر جھکائے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔ عروج کالج کی سب سے ہونہار
سٹوڈنٹ تھی اور پروفیسر اسے بہت اچھے سے جانتے تھے۔۔۔۔۔ رو کی سوری بولو عروج سے۔۔۔۔۔ پر سر
میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔ سوری بولو۔۔۔۔۔ پروفیسر نے لفظ پر زور دیتے کہا۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔ وہ
احسان کرنے والے انداز میں بولا۔۔۔۔۔ عروج نے نفرت سے اپنا چہرہ موڑ لیا۔۔۔۔۔ عروج میں تم سے

ایکسیوز کرتا ہوں میرے کالج میں تمہارے ساتھ ایسا ہی ہوا۔۔۔۔۔ پروفیسر نے شرمندگی سے
کہا۔۔۔۔۔ نو سر۔۔۔۔۔ عروج فورن بولی۔۔۔۔۔ اور تم دونوں ایگزیمس ہیں اسی لئے چھوڑ رہا ہوا اگر دوبارہ ایسی
غلطی کی یا تم دونوں کے خلاف کمپلین ملی تو سسپینڈ کر دوں گا انڈر سٹینڈ۔۔۔۔۔ پروفیسر نے اونچی آواز میں کہا
۔۔۔۔۔ یس سر۔۔۔۔۔ دونوں ایک ساتھ چلائے۔۔۔۔۔ اب جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔ راہول نے عروج کا ہاتھ
پکڑا اور زہر الود نظر روکی پر ڈالتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔ روکی بھی ہتک سے لال چہرہ لئے پیچھے ہی پروفیسر کے
آفس سے نکلا۔۔۔۔۔ اے جے چپ کر جاؤ یا ر اور کتنا روں گی۔۔۔۔۔ عروج پروفیسر کے آفس سے آنے
کے بعد مسلسل روئے جارہی تھی اور ٹینا اسے چپ کروانے میں ہلکاں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ ہمت کیسے ہوئی
اسکی ہاتھ لگانے کی۔۔۔۔۔ سڈ غصے سے بڑبڑایا۔۔۔۔۔ جب سے انھے پتا چلا تھا تب سے دونوں غصے سے
پیرے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔ اسے اتنی ڈھیل دینی ہی نہیں چاہیے تھی۔۔۔۔۔ اکشے بھی غصے سے چلاتا مسلسل
چکر کاٹ رہا تھا دونوں کا بس نہیں چل رہا تھا روکی کا منہ توڑ دے۔۔۔۔۔ اے جے چپ کر جاؤ یا ر رونے سے
کیا ہو گا۔۔۔۔۔ ٹینا جو کب سے اسے چپ کروا رہی تھی ایک کوشش اور کرتی بولی۔۔۔۔۔ اسنے میرا ہاتھ
پکڑا گھن آرہی ہے مجھے خود سے۔۔۔۔۔ وہ مزید تیزی سے رونے لگی۔۔۔۔۔ اے جے بھول جاؤ اس بات کو
کیوں خود کو ہرٹ کر رہی ہو۔۔۔۔۔ ٹینا نے اسے سمجھایا۔۔۔۔۔ کیسے بھول جاؤ اس گھٹیا انسان نے میرا ہاتھ
پکڑا۔۔۔۔۔ عروج غصے سے بولی۔۔۔۔۔ اچھا چلو میں تمہارا ہاتھ ڈیٹول سے دھو دیتا ہوں سارے جراثیم
چلے جائینگے۔۔۔۔۔ اکشے نے اسکا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔ جس پر عروج روتے
روتے ہنس دی۔۔۔۔۔ چلو شکر ہیں تم ہنسی تو سہی۔۔۔۔۔ اسے ہنستا دیکھ ٹینا نے تشکر بھرا سانس خارج کیا

--- ظالموں ادھر بھی دیکھ لو تمہارے چکر میں کیا حالت ہو گئی ہیں میری۔۔۔ راہول جو کب سے ایک
 طرف بیٹھا انکی باتیں سن رہا تھا سسکتا بولا۔۔۔۔۔ ہاں تو تمہیں کس نے کہا تھا ہیر و بننے کو۔۔۔ عروج بھی
 اپنا موڈ تھیک کرتی شرارت سے بولی۔۔۔ احسان فراموش تمہارے چکر میں یہ حالت کر لی اور تم یہاں بیٹھی
 مجھے ہی غلط کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔ راہول نے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کرتے دہائی دی۔۔۔۔۔ جہاں اسکی
 آنکھ پر نیل پڑنے کے ساتھ ساتھ اسکا جبر ا بھی ہلکا سا سوج چکا تھا۔۔۔۔۔ میں نے کہا تھا ایسا کرنے کو۔
 --- عروج نے آنکھیں مٹکاتے شرارت سے کہا۔۔۔، مرو تم سب تم جیسے دوستوں سے دشمن اچھے
 ---۔۔۔۔۔ وہ جل کر بولتا جانے لگا جب عروج نے اسکا راستہ روکا۔۔۔۔۔ راہول نے مصنوعی ناراضگی سے چہرہ
 پھیرا۔۔۔۔۔ تھنک یو اینڈ سوری۔۔۔۔۔ عروج نے لاڈ سے دونوں کان پکڑے کہا۔۔۔۔۔ راہول مسکرایا
 ---۔۔۔۔۔ دوستی میں تو تھنک یو نو سوری لیکن پھر بھی ایکسپٹ کیا۔۔۔۔۔ راہول جتانے والے انداز میں بولا
 --- عروج سمیت سبھی مسکرا دیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

(حال)

کالج سے واپس آ کر وہ فریش ہو کر اپنے ایک عدد سنگل بیڈ پر بیٹھ گئی تھوڑی ہی دیر میں اسے کام پر جانا
 تھا۔۔۔ اسکی روم میٹ اپنے بستر میں دبک کر سو چکی تھی۔۔۔ جب سے وہ ہوٹل آئی تھی روز اسکا یہی
 معمول دیکھتی۔۔۔۔۔ چند لمحے یونہی اسکی پرسکون نیند پر رشک کرتی اپنے دماغ میں آئی سبھی سوچوں کو
 جھٹک کر وہ اپنا بیگ چیک کرنے لگی۔۔۔۔۔ ضروری سامان بیگ میں رکھتی جب اسکی نظر ایک چیز پر پڑی
 ایک تلخ مسکراہٹ نے اسے چہرے کا طواف کیا۔۔۔۔۔ انہلر کو ہاتھ میں تھا مے ایک بار پھر وہ ماضی کی

سوچوں میں غرق ہو گئی۔۔۔۔۔ انہل کو واپس بیگ میں رکھ کر اسنے ایک آخری نظر اپنی روم میٹ پر ڈالی
 اور روم سے نکل گئی۔۔۔۔۔ راہداری بالکل خالی تھی شاید سبھی لڑکیاں اپنے کمروں میں تھی۔۔۔۔۔ کاؤنٹر پر
 پڑے پیپر پر اپنی غیر حاضری کے سائن کرتی وہ ہوٹل سے نکل گئی۔۔۔۔۔ اب اسکا رخ بس سٹاپ کی اور تھا
 ۔۔۔۔۔ آسمان پر گہرے بادل چھائے تھے یقیناً بارش آنے والی تھی۔۔۔۔۔ اسنے قدموں کی رفتار مزید
 بڑھالی بارش کسی بھی وقت ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔ بس اسٹاپ پر پونہچ کر اسنے ادھر ادھر نظرے دوڑائی چارو
 اور گہرا سناٹا تھا۔۔۔۔۔ عروج نے گھڑی پر ٹائم دیکھا بس کے آنے میں ابھی دس منٹ باقی تھے۔۔۔۔۔ اللہ
 اگر بارش آگئی تو۔۔۔۔۔ بس سٹینڈ کی ٹوٹی چھت کو دیکھ اسکی حالت خراب ہوئی۔۔۔۔۔ یا اللہ بس جلدی
 آجائے۔۔۔۔۔ ابھی وہ دعا کر ہی رہی تھی کے ہلکی ہلکی بوند اباری شروع ہو گئی۔۔۔۔۔ عروج کی حالت مزید
 خراب ہو گئی۔۔۔۔۔ اسکے پاس کوئی چھاتا بھی نہیں تھا جس سے وہ اپنا بچاؤ کرتی۔۔۔۔۔ اگر بارش تیز ہو جاتی تو
 وہ پوری بھیگ جاتی۔۔۔۔۔ یک دم ہلکی ہلکی بوند اباری بارش میں بدلی۔۔۔۔۔ عروج گھبرا گئی۔۔۔۔۔ چھٹ
 ٹپکنے لگی۔۔۔۔۔ عروج ایک طرف سمٹ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔ بس ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔ ٹھنڈ سے
 اسکے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔۔۔۔۔ اچانک ایک خوبصورت کار اسکے سامنے آکر رکی۔۔۔۔۔ عروج
 نے خوفزدہ آنکھوں سے کار کو دیکھا۔۔۔۔۔ ایک تو سنسان روڈ اوپر سے برستی بارش اسکی پہلے ہی حالت خراب
 تھی اور اب یہ سامنے کھڑی کار اسکی حالت مزید خراب کر گئی۔۔۔۔۔ شیشے سے زین عباسی کی ایک جھلک
 دکھائی دی جو اسے دیکھ مسکرا کر ہاتھ ہلانے لگا۔۔۔۔۔ عروج نے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا ڈر کی جگہ غصے
 نے لے لی۔۔۔۔۔ لفٹ چاہیے۔۔۔۔۔ اسکی حالت سے لطف اندوز ہوتے زین نے مزے سے کہا۔۔۔۔۔ جو

تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔ آنکھوں پر لگا چشمہ دھندلا گیا۔۔۔ جسے اپنے ڈپٹے کی مدد سے صاف کرتی ماتھے
 پر تیوری چڑائے اس طرف دیکھنے لگی جہاں سے بس آنی تھی۔۔۔ بس ابھی تک نہیں آئی تھی پل پل
 ٹپکتی چھت اسکے کپڑے بگور ہی تھی۔۔۔ دس منٹ گزر چکے تھے مگر بس نہیں آئی زین کی کار بھی وہی
 کھڑی تھی۔۔ اب سہی معنوں میں اسکی حالت بگڑنے لگی۔۔۔ کسی کو لفٹ چاہئے تو آجاؤ میں یہاں زیادہ
 دیر کھڑا نہیں رہوں گا۔۔۔ جتانے والے انداز میں کہتا وہ عروج کو بتا گیا۔۔۔ میں نے کہا میں کھڑا رہنے کو
 ۔۔۔ عروج غصے سے بڑبڑائی۔۔۔ اگر یہ بھی چلا گیا تو بس بھی نہیں آئی۔۔۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی
 جب گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔ اسنے بے اختیار نظرے گاڑی کی اور موڑی
 ۔۔۔ جہاں کار جانے کے لئے تیار کھڑی تھی۔۔۔ یا اللہ میں کیا کرو۔۔۔ دونوں ہاتھوں کو آپس میں
 مس کرتی وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔۔۔ کپڑے کافی حد تک بھیگ چکے تھے۔۔۔ اگر یہ چلا گیا تو۔
 ۔۔۔ اس سے آگے وہ سوچ نہیں پائی اور تیزی سے کار کی اور بڑی۔۔۔ کار کے قریب پوہنچ کر وہ دوبارہ
 رک گئی۔۔۔ زین نے ایک نظر اسے دیکھا اور دروازہ کھول دیا عروج تیزی سے کار میں بیٹھی کار میں بیٹھ کر
 سیٹ سے ٹیک لگا کر وہ آنکھیں موند گئی۔۔۔ کار میں چلتے ہیٹر سے اسے ڈھیروں سکون ملا۔۔۔۔۔ زین نے
 بہت غور سے اسے دیکھا۔۔۔ بارش سے بھیگا چشمہ ٹھنڈ سے سرخ ہوتی ناک اور گال۔۔۔۔۔ بالوں کی
 گیلی موٹی موٹی لٹے اسکے چہرے پر بکھری پڑی تھی۔۔۔۔۔ چند لمبے وہ بھی مبہوت سا اسے دیکھنے لگا
 ۔۔۔۔۔ جلد ہی اپنی پوزیشن سمجھتے اسنے کار جھٹکے سے آگے بڑھائی۔۔۔۔۔ جس سے سکون سے آنکھیں
 موندے بیٹھی عروج ڈولیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے نکلی۔۔۔۔۔ ایک خونخوار نظر اسنے زین پر ڈالی

--- ایک تو تمہیں لفٹ دی اوپر سے تھنکس بولنے کی بجائے یوں گھور رہی ہو۔۔۔۔۔ زین نے شرافت کا
 لبادا اوڑے کہا۔۔۔ میں نے نہیں کہا تھا لفٹ دو خود ہی زبردستی لفٹ دینے پر تلے تھے۔۔۔۔۔ عروج نے
 اپنا چشمہ صاف کرتے غصے سے کہا۔۔۔۔۔ کتنی احسان فراموش ہو تم ایک تمہیں لفٹ دی اوپر سے مجھ پر
 ہی غصہ دکھا رہی ہو۔۔۔۔۔ زین نے اسکے انداز پر حیرانی سے کہا۔۔۔ ایک میں کسی کا احسان نہیں لیتی اور
 اگر لے بھی لوں تو زیادہ دیر اپنے پاس نہیں رکھتی لوٹا دیتی ہوں۔۔۔ وہ بھی جتانے والے انداز میں کہتی
 باہر دیکھنے لگی جہاں اب بارش مزید تیزی سے برس رہی تھی۔۔۔ تمہارے پاس کار ہیں جو تم مجھے لفٹ دو
 اور اپنا احسان لوٹاؤ۔۔۔ زین نے اسکا مذاق اڑاتے کہا۔۔۔۔۔ اگر کار نہیں ہیں تو کسی اور طرح تمہارا احسان
 چکا دوں گی۔۔۔۔۔ اسنے برستی بارش پر نگاہ جمائے کہا۔۔۔۔۔ کافی دیر کار میں خاموشی چھا گئی۔۔۔۔۔ اب
 بتاؤ گی بھی کہا جانا ہیں یا یوں نوابوں کی طرح بیٹھی رہو گی۔۔۔۔۔ زین نے اسکے یوں پرسکون سے انداز میں
 بیٹھنے پر طنز کیا۔۔۔۔۔ میں کوئی کار میں پہلی بار نہیں بیٹھی سمجھے اور رہی بات جانے کی تو وہ سامنے جو ہوٹل
 ہے وہی اتار دو۔۔۔ عروج کو اسکی بات بالکل پسند نہیں آئی جس پر وہ بنا لحاظ کے بولی۔۔۔۔۔ تمہیں لفٹ
 دی اسکا مطلب یہ نہیں میں اپنی بے عزتی بھول جاؤنگا بس انتظار کرو بہت جلد تمہارا سارا حساب چکاتا کرونگا
 --- کار ہوٹل کے سامنے روکتے وہ اسے تنبیہ کرنا نہیں بولا۔۔۔ دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔ اسی کے انداز میں کہتی
 عروج کار سے اتر کر جلدی سے ہوٹل میں داخل ہو گئی۔۔۔ تمہاری ساری اکڑنکا لونگا۔۔۔۔۔ دل میں
 سوچتے اسکے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ڈور گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ماضی)

یار فائینلی ایگزیم ختم ہو گئے۔۔۔ ٹینا نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔۔ ہاں یار ان ڈیز میں ویسے بھی جان پر بنی ہوتی ہیں میری تو حالت بری تھی پیپر دیتے وقت۔۔۔ اکشے نے بے اختیار جرجری لی۔۔۔ تو کون کہتا ہیں سارا سال آوارہ گردی کرو پڑھائی تو تم سے ہوتی نہیں اور ان دنوں تم لوگوں کی جان ہو اہوتی ہیں۔۔۔ عروج نے چارو پر چوٹ کی۔۔۔ یار یہیں عمر تو ہوتی ہیں انجوائے کرنے کی گھوموں پھر وائش کرو پیپر میں تو ویسے بھی رٹالگ جاتا ہیں کیوں دوستوں راہول نے عروج کو چھوڑ باقی سب کی تائید چاہی

۔۔۔۔۔ تینوں نے ایک ساتھ سر ہلایا۔۔۔ اور جب پتا ہیں ٹاپ تو ہم نے کرنا نہیں تو کیا فائدہ اتنا پڑنے کا۔۔۔ سڈ نے بھی گفتگو میں حصہ لیتے کہا۔۔۔ پانچوں اس وقت کیفے ٹیریا میں بیٹھے تھے۔۔۔ جب سے ہمیں یاد ہیں ہمیشہ ٹاپ پوزیشن تم ہی لاتی ہو ہماری باری تو آتی نہیں تو پھر فائدہ اتنا پڑنے کا۔۔۔ ٹینا کی بات پر عروج کا من کیا اپنا سر پھوڑ لے۔۔۔ اچھا چھوڑو ایک کپ چائے لاؤ۔۔۔ عروج نے جان چھڑاتے کہا۔۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ابھی تو پی۔۔۔۔۔ راہول نے حیرت سے کہا۔

تو ایک کپ اور نہیں پی سکتی کیا۔۔۔ عروج نے آئی برواٹھائے پوچھا۔۔۔ اور ویسے بھی مجھ سے یہ کڑوی کافی نہیں پی جاتی تم لوگوں کی طرح۔۔۔ عروج نے برا سامنہ بنائے کہا۔۔۔ اسکی نظر میں کافی پینے سے اچھا تھا بندہ زہر پی لے۔۔۔ عروج کو کافی بلکل پسند نہیں تھی۔۔۔ کیسے پی لیتے ہو تم لوگ یہ۔۔۔ اس

نے کافی کے کپ کو دیکھ ناک چڑھائے پوچھا۔۔۔ دنیا جہاں کی ساری چائے تو تم پی جاتی ہو اب ہم بچارے
کافی نہیں پئے تو کیا پئے۔۔۔ اکشے نے اسے چڑھاتے کہا۔۔۔ لا کر دینی ہیں تو دو ور نہ بھاڑ میں جاؤ
۔۔۔ عروج نے ناراضگی سے کہا۔۔۔ اچھا اچھا لاتا ہوں ناراض تو ناہو۔۔۔ راہول نے فورن کہا اور چائے
لینے چلا گیا۔۔۔ اور سناؤ کوئی نئی تازی۔۔۔ عروج نے چائے سے لطف اندوز ہوتے پوچھا۔۔۔ اس بار
گھومنے کہا جانا ہیں۔۔۔ ٹینا نے یاد آنے پر چہک کر پوچھا۔۔۔ اس بار بھانگڑ فورٹ چلتے ہیں سناہیں وہاں جن
بھوت ہوتے ہیں۔۔۔ سڈ نے پراسرار انداز میں کہا۔۔۔ ہاں اور تمھیں وہاں تمہارے بہن بھائیوں کے
پاس چھوڑ آئیگی۔۔۔ ٹینا نے زبان دیکھائے کہا۔۔۔ جس پر سڈ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے
گھورا۔۔۔ باقی تینوں نے بمشکل اپنی ہنسی چھپائی۔۔۔ میں تو کہتی ہوں اس بار لندن یا یو کے چلتے ہیں وہاں پر
سنو فال ہوگی بہت مزہ آئیگا۔۔۔ ٹینا چھوٹے بچوں کی طرح خوش ہوتی بولی۔۔۔ ہاں وہاں تمہارے جیسی
لیگ پیس دکھاتی لڑکیاں ہونگی بہت مزہ آئیگا۔۔۔ سڈ نے بھی اسکی نکل اتاری۔۔۔ ٹینا کے سوا باقی
سب کا قہقہہ گونجا۔۔۔ ٹینا منہ کھولنے والی ہی تھی جب عروج تیزی سے بولی۔۔۔ میں نے پہلے ہی
ڈیسا نڈ کر لیا ہیں اس بار چھٹیوں پر کہا جانا ہیں۔۔۔

کہا جانا ہیں۔۔۔

چارو نے ایک ساتھ پوچھا۔۔۔

پاکستان۔۔۔

مختصر کہ کر عروج چارو کا چہرہ دیکھنے لگی جو تھوڑے کنفیوز دکھائی دے رہے تھے۔۔۔ اچھا نہیں ہیں سب کے چہرہ کا جائزہ لیتی عروج نے حیرانی سے کہا۔۔۔ نہیں ایسی بات نہیں ہیں پر پاکستان میں اچھی گھومنے والی جگہ تو ہیں نا۔۔۔ ٹینا نے تھوڑا تذبذب ہوتے پوچھا۔۔۔ پاکستان کو اتنا ہلکے میں نہ لو وہاں بہت پیاری پیاری جگہ ہیں۔۔۔ عروج نے مزے سے بتایا۔۔۔ اچھا پھر ڈن ہیں ہم پاکستان جائیگے۔۔۔ عروج نے اپنا ہاتھ آگے کئے چارو کو جانچتی نظر و سے دیکھا۔۔۔

ڈن۔۔۔

چارو نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا۔۔۔ سب خوش تھے سوائے راہول کے۔۔۔ لیکن یار کیا ڈیڈ مانیکے۔۔۔ مسٹر اگر وال عروج کو پہلے ہی پسند نہیں کرتے تھے اور راہول کو اسکے ساتھ پاکستان جانے دیتے کبھی نہیں۔۔۔ اس میں کونسی بڑی بات ہیں تمہارے ڈیڈ نے تمہیں کہا لو ربن جاؤ تم بن گئے نہیں نا تو ایسے ہی اگر وہ تمہیں پاکستان جانے سے روکے گے تو تم رک جاؤ گے کیا۔۔۔ اکشے نے پتے کی بات کہیں۔۔۔ اور اگر پھر بھی نہ مانے تو تم رک جانا ہم اکیلے چلے جائیگے کیوں گا۔۔۔ اکشے نے راہول سے چھپا کر سب کو آنکھ و نک کی۔۔۔ جس پر سب نے ایک ساتھ یس کہا۔۔۔ تم لوگ میرے بغیر دہلی سے باہر جا کر دکھاؤ پاکستان تو بہت دور کی بات ہیں۔۔۔ راہول نے اکڑ کر کہا۔۔۔ یہ اکڑ اپنے ڈیڈ کو دکھانا ہمیں نہیں۔۔۔ سڈ نے چیلنجنگ بھرے انداز میں کہا۔۔۔ ڈیڈ سے پر میشن لیکر ہی آؤنگا دیکھ لینا یہ چیلنج ہیں میرا۔۔۔ راہول نے فرضی کالر جھاڑتے کہا۔۔۔ اے جے ویزا میں کوئی پرو بلم تو نہیں ہوگی۔۔۔ ٹینا نے پوچھا۔۔۔ نہیں اگر ہوئی بھی تو بابت دیکھ لینگے تم لوگ بس تیاری کرو چھٹیاں ہوتے ہی ہم چلے پاکستان

۔۔۔ عروج نے ہاتھ کا جہاز بناتے پر جوش انداز میں کہا۔۔۔ جس پر سب کانارا گونجا۔۔۔ اتنی دیر میں
ویٹر بل لے آیا۔۔۔ لاؤ میں دیتا ہوں بل۔۔۔ راہول نے کہتے ساتھ ہاتھ بڑھا کر بل اٹھانا چاہا جسے سڈ نے
اٹھالیا۔۔۔ تم کیوں میں کرونگا بل پے۔۔۔ سڈ نے بل پر نظرے دوڑائی۔۔۔ جب اکشے نے بل اچک لیا
۔۔۔ تم لوگ کیوں میں کرتا ہوں بل پے۔۔۔ نواکشے میں کرتی ہوں بل پے۔۔۔ عروج نے کہا
۔۔۔ ارے تم کیوں میں کر دیتی ہوں۔۔۔ ٹینا بھی میدان میں اتری۔۔۔ پہلے میں نے کہا تھا بل پے
کرنے کو۔۔۔ راہول نے کڑے تیور سے انہیں گھورتے کہا۔۔۔ لاسٹ ٹائم تم نے کیا تھا اب میری
باری ہیں۔۔۔ اکشے نے کہ کر بل پکڑنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی ٹینا نے بل چھین لیا۔۔۔ میں کرونگی بل
پے۔۔۔۔۔ ویٹر ہونق بنا انہیں ایک دوسرے سے بل چھینتا دیکھ رہا تھا۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی میں کرونگی بل
پے۔۔۔ عروج نے بل پکڑنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی سڈ نے بل اچک لیا۔۔۔ دس از چیسنگ سڈ
۔۔۔ ٹینا نے انگلی دکھائے کہا۔۔۔ آس پاس کے لوگ بھی حیرانی سے انہیں بل پر جھگڑتا دیکھ رہے
تھے۔۔۔ پانچوں ایک دوسرے سے بل چھینتے مسلسل جھگڑ رہے تھے۔۔۔ گائز دیکھو پہلے میں نے کہا
تھا۔۔۔ راہول نے کہتے ساتھ ٹینا کے ہاتھ سے بل کھنیچا۔۔۔ آدھا بل ٹینا کے ہاتھ میں ہی رہ گیا اور آدھا
راہول کے ہاتھ میں آگیا۔۔۔۔۔ اب کرلو بل پے۔۔۔۔۔ عروج نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے کہا
۔۔۔۔۔ دونوں ہونق بنے بیٹھے اپنے ہاتھ میں پکڑے بل کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ ویٹر الگ پریشان کھڑا تھا
۔۔۔۔۔ جب سڈ جس نے پہلے ہی بل دیکھ لیا تھا پیسے نکال کر سیدھا ویٹر کے ہاتھ میں پکڑائے۔۔۔۔۔ دس از
چیسنگ۔۔۔۔۔ چارونے ایک ساتھ کہا۔۔۔۔۔ چپ کر کے چلو۔۔۔۔۔ سڈ انہیں لتاڑتا بولا۔۔۔۔۔ اگلی بار

سے دیسٹنڈ کر کے آنا بل کس نے پے کرنا ہیں.... عروج نے چیئر سے اٹھتے کہا۔۔۔۔ ہر بار کا انکا یہی تھا۔۔۔ اگلی بار میں پے کرونگی۔۔۔۔ ٹینا ساتھ ساتھ چلتی بولی۔۔۔۔ تم کیوں میں کرونگا۔۔۔۔ اکشنے نے فورن سے کہا۔۔۔۔ پانچوں ایسے ہی جھگڑتے کیفے ٹیریا سے باہر نکلے۔۔۔۔۔

(حال)

اگلے دن عروج کام پر گئی تو سامنے ہی ٹیبل پر زین اور اسکی گینگ بیٹھی دکھائی دی۔۔۔۔ غلطی کر دی اس سے لفٹ لیکر۔۔۔۔ عروج غصے سے تیوری چڑھائے بڑبڑائی۔۔۔۔ ویٹر۔۔۔۔ وہ ڈریس چینج کر کے آئی جب ویٹر کا نار اگو نجا۔۔۔۔ عروج نے

ناگوار نظروں سے آواز کی سمت دیکھا آواز دینے والا زین ہی تھا جو اسے دیکھ مسکرا کر ہاتھ ہلانے لگا۔۔۔۔ عروج وہاں ویٹر کی حیثیت سے ہی کام کرتی تھی مگر زین کے منہ سے ویٹر کا نام سن اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔۔ اپنے تا سرات چھپاتی وہ ٹیبل تک آئی۔۔۔۔ یس سر۔۔۔۔ سر جھکا کر بہت مودبانہ انداز میں کہا۔۔۔۔ میرے لئے ایک کافی اور انکے لئے جو یہ کہے وہ لے آؤ۔۔۔۔ حکم صادر کر تازین بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا جو اپنے تا سرات چھپانے کی ناکام کوشش کرتی اب اسکے دوستوں کا آرڈر لے رہی تھی۔۔۔۔ آرڈر لا کر سارا سامان سیلے سے ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔ اپنی تھنگ ایلس سر۔۔۔۔ ٹرے کو ہاتھ میں پکڑے جھکے سر سے کہا۔۔۔۔ نو۔۔۔۔ اکڑ کر ایک مختصر لفظ کہتا وہ اپنے دوستوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔۔ عروج خاموشی سے وہاں سے چلی آئی۔۔۔۔ کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی وہ اپنا کام کر رہی تھی جب اسکی نظر سامنے

ٹیبل پر پڑی۔۔۔ وہ پانچ ہی تو تھے بلکل انکے جیسے ویسے ہی ہنستے مسکراتے باتیں کرتے۔۔۔ انہیں دیکھتے
 ایک بار پھر وہ ماضی کی سوچوں میں کھو گئی۔۔۔ وہ ایسا کھوئی کے سامنے سے آتے زین کو بھی نہ دیکھ
 پائی۔۔۔ زین نے پاس آکر اسکے چہرے کے آگے چٹکی بجائی جس سے وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی
 ۔۔۔ زین کو سامنے دیکھ ایک دم اسے شرمندگی سے آگرا۔۔۔ کیا دیکھ رہی ہو ہمارے کھانے کو نظر لگانی
 ہیں اگر چاہیے تو مانگ لو یوں آنکھیں پھاڑ کر نظر لگانے کی کیا ضرورت ہیں۔۔۔ زین طنزیہ کہتا اسکے تن
 بدن میں آگ لگا گیا۔۔۔ لمحوں پہلے ہوئی شرمندگی غصے میں بدل گئی۔۔۔ میں تمہارے کھانے کو کیوں
 دیکھوں گی۔۔۔ عروج نے دبے دبے غصے سے کہا۔۔۔ اچھا تو پھر مجھے دیکھ رہی ہو گی اب اتنا ہینڈ سم لڑکا
 دیکھ کوئی بھی ہوش کھو سکتا ہیں۔۔۔ وہ اکڑ کر بولا۔۔۔ ہو نہہ ہینڈ سم اور تم۔۔۔ عروج استہزایا
 ہنسی۔۔۔ کیوں تمہیں میں ہینڈ سم نہیں لگتا۔۔۔ بھوری آنکھیں اسی پر گاڑے پوچھنے لگا۔۔۔ بلکل نہیں
 ۔۔۔ وہ نظرے پھیرتی بولی۔۔۔ اسکی تو ایک ہی وجہ ہو سکتی ہیں۔۔۔ کاؤنٹر پر کوہنی ٹیکائے اسنے پر سوچ
 انداز میں کہا۔۔۔ اور وہ کیا ہیں۔۔۔ یہی کے تمہارا یہ چشمہ خراب ہو چکا ہیں اسے بدل لو۔۔۔ اسکی بات
 پر عروج نے بے اختیار اپنے چشمے کو چھوا۔۔۔ زین اسے دیکھ مسکرا رہا تھا۔۔۔ عروج نے غصے سے مٹھیاں
 پیچلی۔۔۔ زین ایک ڈیولش سائل پاس کر تا واپس جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔۔۔ عروج ابھی ایک دوسری
 ٹیبل پر کھانا سرو کر کے آئی ہی تھی جب دوبارہ ویٹر کی صدا گونجی۔۔۔ عروج نے بے اختیار آس پاس دیکھا
 جہاں سبھی ویٹر کہیں نہ کہیں بڑی تھے ایک ٹھنڈی آہ بھرتی مجبوری میں دوبارہ اسے زین کے پاس جانا
 پڑا۔۔۔ یس سر۔۔۔ پھر سے وہی مودبانہ انداز۔۔۔ بل۔۔۔ مصروف سے انداز میں کہا گیا۔۔۔ ویٹر کے

ساتھ بل کی آواز بھی لگا دیتا۔۔۔ وہ خود سے بڑبڑاتی واپس بل لینے چلی گئی۔۔۔ یو ر بل

سر۔۔۔ عروج نے بل لا کر ٹیبل پر رکھا۔۔۔ بل پے کر کے زین اپنی گینگ کے ساتھ اٹھا۔ عروج پیسے

لیکر واپس جانے لگی جب زین کی آواز پر رکی۔۔۔ میں تو کچھ بھول ہی گیا۔۔۔ چہرے پر مسکراہٹ سجائے

زین اسکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔ عروج نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ زین نے جیکٹ کی

جیب سے پچاس کا ایک نوٹ نکال کر اسکی اور بڑھایا۔۔۔ تمہاری ٹپ۔۔۔ نو تھنکس سر میں ٹپ نہیں

لیتی۔۔۔ بہت ضبط سے اسنے یہ جملہ کہا۔۔۔ اگر تمہیں کم لگ رہی ہیں تو بتا دو میں زیادہ دے دیتا

ہوں۔۔۔ زین نے تھوڑا آگے کو جھکتے بہ ظاہر مسکرا کر کہا۔۔۔ مگر اسکی آنکھوں میں غرور صاف نظر آرہا

تھا۔۔۔ میں نے کہا نہ سر میں ٹپ نہیں لیتی۔۔۔ اس بار وہ چاہ کر بھی اپنا لہجہ نارمل نہ رکھ پائی۔۔۔ ٹپ

تو تمہیں لینی پڑیگی۔۔۔ چیلنجک انداز میں کہتا وہ اسے سلگا گیا۔۔۔ اگر نہیں لی تو کیا کریں گے۔۔۔ وہ غرائی

تھی۔۔۔ میں تمہارے مینجر کو بلا کر کہو نگا تم نے میرے ساتھ بد تمیزی کی ہیں اور آئی ایم شیور کے وہ ایک

دو ٹکے کی ویٹر کی بات تو نہیں سنے گا۔۔۔ زین اپنی بات کے آخر میں مسکرایا تھا۔۔۔ عروج اسکی بات پر

ذرد پڑ گئی یہ جاب اسکی ضرورت تھی وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی اور یہ بھی سچ تھا اسنے آج تک کسی سے

ٹپ نہیں لی تھی۔۔۔ کانپتے ہاتھوں سے اسنے پچاس کا نوٹ تھاما۔۔۔ ہتک سے اسکا چہرہ لال پڑ گیا

۔۔۔ گڈ گرل۔۔۔ وہ مسکرایا۔۔۔ آنکھوں پر گلاسز لگائے زین اسکے کان کے قریب جھکا۔۔۔ سی یو

ٹو مورو۔۔۔ چبا کر کہتا وہ روکا نہیں۔۔۔ عروج وہی سن کھڑی رہ گئی۔۔۔ اپنے آنسوؤں روکنے کی ناکام

کوشش کرتی وہ وہاں سے سیدھا اسٹور روم میں آئی۔۔۔ آنسوؤں اسکے گال بگورہے تھے۔۔۔ اتنی ذلت

۔۔۔ کیا تھی وہ اور کیا ہو گئی تھی۔۔۔ آنسو پل پل ابل کر باہر گر رہے تھے۔۔۔ اچانک عروج کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا۔۔۔ یہی تو ملا تھا اسے مخلصی کا سلا۔۔۔ کانپے ہاتھوں سے اسنے بیگ سے انہلر نکال کر استعمال کیا۔۔۔۔۔ دل میں درد سا اٹھ رہا تھا کافی دیر لمبے لمبے سانس لیتے عروج نے خود کو کمپوز کیا۔۔۔۔۔ چند لمحے یونہی بے وجہ انہلر کو دیکھتے ایک تلخ مسکراہٹ نے اسکے لبوں کا اثاثہ کیا۔۔۔۔۔

(ماضی)

آئی کانٹ بلیو کے تمہارے ڈیڈ نے تمہیں پاکستان جانے کی پر میشن دے دی۔۔۔۔۔ جب سے سڈ کو پتا چلا تھا تب سے اسکی سوئی وہی اٹکی تھی۔۔۔۔۔ تم نے کیا مجھے کوئی معمولی چیز سمجھاہیں اپنا بھی ایک سٹینڈرڈ ہیں۔۔۔۔۔ راہول نے فرضی کالر جھاڑے۔۔۔۔۔ جبکہ یہ صرف وہی جانتا تھا کہ کتنے گھنٹوں کی بحث کے بعد بھی جب اسے اجازت نہیں ملی تب راہول نے اپنے ڈیڈ کو گھر چھوڑنے کی دھمکی دی تھی۔۔۔۔۔ جس کو سنتے اسکے ڈیڈ خاموش ہو گئے۔۔۔۔۔ پر دوستوں کے آگے نمبر بھی بنانے تھے اسی لئے وہ لمبی لمبی پھینک رہا تھا۔۔۔۔۔ اس وقت سب میر مینشن میں موجود تھے سب کی پیننگ مکمل ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر میں ہی انکی پاکستان کی فلائٹ تھی۔۔۔۔۔ سب کے ساتھ انکا سامان بھی وہی موجود تھا۔۔۔۔۔ سبھی لاؤنج میں بیٹھے گپے لڑا رہے تھے جب رضا میر کے ساتھ سعدیہ بی بھی وہی آگئی۔۔۔۔۔ بابا آپ بھی چلتے نہ ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔ عروج نے لاڈ سے کہا۔۔۔۔۔ نہیں بیٹا آج کل آفس میں بہت کام ہیں ورنہ کبھی بھی تمہیں اکیلے نہیں بھیجتا۔۔۔۔۔ رضا میر نے پیار سے اسے ساتھ لگائے کہا۔۔۔۔۔ دادی آپ تو ساتھ چلتی۔۔۔۔۔ عروج نے سعدیہ بی کی طرف دیکھتے ایک اور کوشش کی۔۔۔۔۔ ارے نہیں بیٹا میری

ہڈیوں میں اتنی جان کہا جو میں سفر کروں۔۔۔ سعدیہ بی کی بات پر عروج نے منہ پھلایا۔۔۔ اسکا چہرہ دیکھ
 سب نے قہقہہ لگایا۔۔۔ ارے میری بچی تو خفا ہو گئی۔۔۔۔۔ رضامیر نے عروج کے پھولے گالوں پر پیار
 کرتے کہا۔۔۔ انکل یہ تو بس نالٹک ہیں اندر سے بہت خوش ہیں یہ آپکے بغیر آزادی سے جو جا رہی ہیں
 ۔۔۔ اکشے نے رضامیر کے کان میں سرگوشی کی مگر آواز سب بہ خوبی سن سکتے تھے۔۔۔۔۔ سچی میں
 ۔۔۔ رضامیر نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔۔۔۔ ہاں نہ انکل یہ تو بس ڈرامے ہیں اسکے۔۔۔ اکشے نے
 خالص زنانیوں والے انداز میں کہا۔۔۔۔۔ بابا۔۔۔ عروج نے اکشے کو کڑے تیور سے گھورتے ناراضگی سے
 رضامیر کا بازو جھنجھوڑا۔۔۔ جس پر سب کے قہقہے دوبارہ گونجے۔۔۔۔۔ یو نہی ہنسی مذاق میں وقت کا پتا
 ہی نہیں چلا۔۔۔ سب سامان گاڑی میں پہلے ہی رکھوا دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ بابا۔۔۔ عروج نم آنکھوں سے انکے
 گلے لگی کھڑی تھی۔۔۔ رضامیر کا دل بھی انہیں اکیلا بھیجنے کا نہیں تھا مگر بی جان سے وعدہ جو کر چکے
 تھے۔۔۔ رضامیر سے ملتی وہ سعدیہ بی کے گلے لگی۔۔۔ سعدیہ بی نے اسے ڈھیر دعوائیں دی۔۔۔۔۔ دونوں
 سے مل کر بوجھل دل سے وہ گاڑی میں بیٹھی۔۔۔ چار پہلے ہی کار میں بیٹھ چکے تھے عروج کے بیٹھتے ہی
 گاڑی ایئر پورٹ کی اور روانہ ہو گئی۔۔۔۔۔ رضامیر نے ایئر پورٹ تک ساتھ چلنے کا کہا تھا مگر سب نے منع کر
 دیا۔۔۔۔۔ اف یار کچھ دنوں کے لئے پاکستان جا رہی ہو اور اداس تو ایسے ہو جیسے ابھی ابھی تمہاری ڈولی
 اٹھی ہو۔۔۔ ٹینا نے اسے اداس دیکھ کہا۔۔۔ باقی تینوں اسکی رونی صورت دیکھ ہنس دیے۔۔۔۔۔ ہنس لو ہنس
 لو سب کے سب۔۔۔۔۔ عروج خفا ہوتی بولی۔۔۔۔۔ ہم ہیں نہ تمہارے ساتھ اداس کیوں ہوتی ہو۔۔۔۔۔ ٹینا
 نے اسے گلے لگائے محبت سے کہا۔۔۔۔۔ عروج نے بھی مسکرا کر اسکے گرد بازو باندھ دیے۔۔۔۔۔ اسلام

آباد ایر پورٹ پر پونہ پختہ ہی تازی ٹھنڈی حوانے انکا استقبال کیا۔۔۔ پانچوں اپنی اپنی ٹرالیا گھیٹے
ایر پورٹ کی حدود سے باہر نکل رہے تھے۔۔۔ نیاملک نیا شہر سب کو ایک عجیب سا احساس ہو رہا تھا
۔۔۔ آسمان پر چھائے بادل اور گیلی زمین اس بات کا پتا دے رہی تھی کہ اسلام آباد میں تازہ تازہ بارش
ہوئی ہیں۔۔۔ پانچوں آس پاس نظرے دوڑائے چل رہے تھے جب عروج کی نظر ایک جانب پڑی
۔۔۔ چاچو۔۔۔ عروج نے دور سے ہی چلا کر ہاتھ ہلایا۔۔۔ باقی چاروں نے بھی اسکی نظر و کا تعقب کیا
۔۔۔۔۔ السلام و علیکم چاچو کیسے ہیں آپ۔۔۔ عروج نزدیک پونہ پختہ ہی چہک کر بولی۔۔۔ الحمد للہ میں
بلکل ٹھیک میری بیٹی کیسی ہیں۔۔۔ احد میر جو رضامیر کے بڑے بھائی تھے انہوں نے مسکرا کر اسے گلے
لگائے پوچھا۔۔۔ میں ٹھیک یہ میرے دوست ہیں۔۔۔ عروج نے پیچھے شرماتے کھڑے چارو کی اور اشارہ
کیا۔۔۔ احد میر مسکرا کر سب کے گلے لگے ٹینا کے سر پر انہوں نے شفقت بھرا ہاتھ رکھا۔۔۔ سلام
دعا کے باد گاڑی افضل ولا کی طرف روانہ ہو گئی۔۔۔ ایر پورٹ سے نکل کر گاڑی اسلام آباد کے صاف
شفاف روڑ پر دوڑ رہی تھی۔۔۔ ہلکی پھلکی گفتگو کے ساتھ سبھی باہر دیکھنے میں مگن تھے۔۔۔ عروج بھی
شیشے سے سرٹیکائے ہریالی بھرے پہاڑوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ سالوں بعد اپنے ملک میں آکر اسے ایک
عجیب سی خوشی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔ گاڑی ایک خوبصورت ولا کے آگے رکی۔۔۔۔۔ پانچوں گاڑی سے
نکل کر سائش بھری نظروں سے گھر کو دیکھ رہے تھے جسے یقیناً انکے آنے کی خوشی میں ہی کسی دلہن کی طرح
سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔ آس پاس کے کچھ لوگ بھی اپنے گھروں کی چھتوں پر کھڑے انہیں دیکھ رہے
تھے۔۔۔۔۔ پانچوں کو کسی فلم سٹار کی طرح وائب آئی۔۔۔۔۔ عروج نم آنکھوں سے بی جان کے گلے لگی

--- کیسی ہیں میری بچی۔۔۔ بی جان نے محبت سے چور لہجے میں پوچھا۔۔۔ ٹھیک ہوں بی جان آپ
کیسی ہیں۔۔۔ عروج نے بمشکل اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے پوچھا۔۔۔ تمہیں دیکھ لیا میری عمر بڑ گئی
۔۔۔ بی جان نے مسکرا کر کہتے اسے خود سے الگ کیا جب انکی نظر پیچھے جھینپے کھڑے تینوں پر
پڑی۔۔۔ یہ میرے دوست ہیں۔۔۔ عروج نے انکی نظر کے تعقب میں دیکھا۔۔۔ بی جان نے آگے
بڑ کر سب کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرا۔۔۔ سب سے الگ سلیک کے بعد سب اندر آئے گھر کو
اندر سے بھی اتنی ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔ کافی دیر چائے کے ساتھ دیگر لوازمات کا دور چلا
۔۔۔ سب فلائٹ میں ہی کھانا کھا چکے تھے اسی لئے کسی کو بھی بھوک نہیں تھی۔۔۔ کافی دیر کی گپ
شپ کے بعد پانچوں کو انکے کمروں میں پوہنچا دیا گیا۔۔۔۔۔

گائز سب کتنے اچھے ہیں۔۔۔۔۔ ٹینا نے چمک کر کہا۔۔۔۔۔ رضا انکل کی فیملی ہیں انکے جیسی ہی ہوگی
نہ۔۔۔۔۔ اکشے نے بھی تعریفی لفظ کہے۔۔۔۔۔ چارو کو رضا میر کی فیملی بہت پسند آئی تھی۔۔۔۔۔ اس وقت
پانچوں ٹینا اور عروج کے کمرے میں موجود باتوں میں مصروف تھے جب ملازمہ نے ڈنر کا آکر کہا
۔۔۔۔۔ پانچوں ایک ساتھ ڈنر ٹیبل پر پوہنچے۔۔۔۔۔ اسلام و علیکم۔۔۔۔۔ عروج نے بلند آواز سلام کیا اور
کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی باقی چاروں نے بھی اسکی تقلید کی۔۔۔۔۔ پاکستانی کھانے دیکھ انکی بھوک
جاگی۔۔۔۔۔ سوائے عروج کے چارو شرمائے شرمائے سے کھانا کھا رہے تھے۔۔۔۔۔ پاکستانی کھانے پانچوں
کو بہت پسند آئے۔۔۔۔۔ سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے جب بی جان کی آواز نے خاموشی کو توڑا
۔۔۔ دیکھو بچو جس طرح عروج اس گھر کی فرد ہیں اسی طرح یہ گھر آپکا بھی ہیں آپ سب بھی اس گھر کے

فرد ہیں اسی لئے بنا جھکے اور شرمائے کھانا کھاؤ۔۔۔ بی جان کی بات سمجھ کر چارونے سر ہلا دیا۔۔۔۔ کیا
 بات ہیں بیٹا آپ کھانا کیوں نہیں کھا رہی۔۔۔ ٹینا جو شرمائی سی سوچ رہی تھی کے اگلی ڈش کو نسی ٹرائی
 کرے نبیلہ (احد میر کی زوجہ) کی بات پر بوکھلا گئی۔۔۔ وہ میں۔۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتی سڈ جو بی
 جان کی بات پر اپنی ساری شرم کو بائے بائے کر چکا تھا فورن سے بولا۔۔۔ آنٹی ایکچولی ٹینا کو کھانے کے
 ساتھ لیگ پیس بہت پسند ہیں جس کھانے کے ساتھ لیگ پیس نہ ہو وہ ٹینا سے کھایا ہی نہیں جاتا۔۔۔۔ سڈ
 نے مسکرا کر کہا۔۔۔ ٹینا جو پہلے ہی بوکھلائی بیٹھی تھی سڈ کی بات پر زور زور سے کھانسنے لگی۔۔۔۔ ارے
 کیا ہوا بچی کو پانی دو جلدی۔۔۔۔ بی جان نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔ نبیلہ نے فورن ٹینا کو پانی کا گلاس تھمایا
 جو وہ ایک ہی سانس میں گٹک گئی۔۔۔۔ سڈ اسکی حالت سے لطف اندوز ہوتا مزے سے کھانا کھا رہا تھا
 ۔۔۔۔ ٹینا کچھ شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔۔ راہول اور اکشے نے بمشکل اپنی ہنسی کا گلہ گونجا جیکے عروج فکر مند سی
 اسکی پیٹھ سہلار ہی تھی۔۔۔۔ ٹینا کا چہرہ خفت سے سرخ پڑ گیا۔۔۔۔ کوئی بات نہیں بیٹا ایسا ہوتا رہتا ہیں
 آپ کھانا کھاؤ۔۔۔۔ احد میر نے نرمی سے کہا جس پر ٹینا سر ہلاتی کھانا کھانے لگی۔۔۔۔ لیکن سڈ کو خو خوار
 نظرو سے گھورنا نہیں بھولی۔۔۔۔ میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی کمینے انسان۔۔۔۔ ٹینا غصے سے کہتی اس پر جھپٹی
 مگر سڈ اپنا بچاؤ کرتا سائیڈ پر ہو گیا۔۔۔۔ اب کہا بھاگ رہے ہو تم نے سب کے سامنے میری انسلٹ
 کر دی ہاؤ ڈیر یو۔۔۔۔ ٹینا غصے سے پاگل ہوتی مسلسل سڈ کو پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی جو کے ہاتھ ہی
 نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔ سارا کمرہ تہس نہس ہو چکا تھا کمرے کی ہر چیز بکھری پڑی تھی۔۔۔۔ اکشے ایک طرف
 صوفے پر بیٹھا سارے سین سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔۔ آؤ پہلے پکڑو تو پھر سر بھی پھاڑ لینا۔

---سڈ اسے چڑھاتا مزید سلگ رہا تھا۔۔۔۔۔ جو بھی چیز ٹینا کے ہاتھ میں آتی وہ سڈ کو مارتی مگر سڈ کسی نہ
 کسی طرح اپنا بچاؤ کر ہی لیتا۔۔۔۔۔ عروج اس وقت بی جان کے کمرے میں بیٹھی پرانی باتیں یاد کر رہی تھی
 جبکہ راہول لون میں کھڑا فون پر بات کرتا کسی کو منانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔ کافی دیر کی مشقت کے
 بعد بھی جب سڈ ہاتھ نہیں آیا تو ٹینا تھک کر وہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ ٹینا کو بیٹھتا دیکھ سڈ بھی سکون کا سانس
 لیتا اکشے کے ساتھ ہی صوفے پر ڈھیر ہو گیا۔۔۔۔۔ ٹینا لمبے لمبے سانس لیتی خود کو کمپوز کر رہی تھی جب
 اسکی نظر اپنی ہیل والی جوتی پر پڑی ایک شیطانی مسکراہٹ نے اسکے لبو کا اثاثہ کیا۔۔۔۔۔ سڈ بچا رہا جو ابھی
 اپنی سانس بحال کر رہی رہا تھا ٹینا کو دیکھ اچھل کر صوفے کے ہوا۔۔۔۔۔ ٹینا نونو۔۔۔۔۔ ٹینا کے ہاتھ میں ہیل
 دیکھ سڈ نونو کا راگ چنے لگا۔۔۔۔۔ اکشے جو انکے بیٹھے ہی سمجھا سارا کھیل ختم ایک بار پھر آنکھوں میں چمک
 لئے سارا منظر دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ ٹینا مذاق اپنی جگہ پر یہ نہیں پلیز۔۔۔۔۔ سڈ ملتی ہوا۔۔۔۔۔ مذاق جو تم نے کیا
 وہ مذاق تھا۔۔۔۔۔ ٹینا پھنکاری۔۔۔۔۔ ٹینا چھوڑنا مت۔۔۔۔۔ اکشے صوفے پر اچھلتا بولا۔۔۔۔۔ تو چپ کر
 میرے باپ کیوں میری جان کا دشمن بنا ہوا ہیں۔۔۔۔۔ سڈ نے چبا کر کہا۔۔۔۔۔ اسکی نظر ٹینا کے ہاتھ میں
 پکڑی ہیل پر تھی۔۔۔۔۔ ٹینا نے پوری قوت سے ہیل گما کر سڈ کو ماری سڈ بروقت نیچے جھکا اور ہیل پیچھے
 رکھے ایک خوبصورت شوپیس پر لگی۔۔۔۔۔ شوپیس جو تا لگتے ہی نیچے گرا اور ٹک کی آواز سے دو ٹکرو میں
 بٹ گیا۔۔۔۔۔ تینوں جہاں تھے وہی جم گئے۔۔۔۔۔ کمرے میں ایک دم سکوت چھا گیا۔۔۔۔۔ یہ کیا کیا تم لوگوں
 نے۔۔۔۔۔ دونوں کے سکتے کو اکشے کی آواز نے توڑا۔۔۔۔۔ میں نے نہیں اسنے۔۔۔۔۔ سڈ نے فورن انگلی ٹینا
 کی اور موڑی۔۔۔۔۔ میں تو تمہیں مار رہی تھی تمہاری غلطی ہیں۔۔۔۔۔ ٹینا ہکلاتی سارا الزام اس پر ڈال گئی۔

--- تم دونوں نے ہی کیا ہے۔۔۔۔ سڈ کو منہ کھولتا دیکھ اکشے نے مزے سے کہا۔۔۔ کیونکی دونوں کی صورت دیکھنے لائق تھی۔۔۔۔ اب کیا کرے۔۔۔۔ سڈ پریشان سا بولتا صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔ کرنا کیا ہیں عروج کو بتا دو تم دونوں نے یہ شو پیس توڑ دیا ہیں باقی کیسے توڑا وہ میں بتا دوں گا۔۔۔۔ اکشے مزے سے کہتا دونوں کی شکل دیکھنے لگا۔۔۔۔ نہیں وہ کیا سوچے گی کے پہلے ہی دن انکا نقصان کر دیا۔۔۔۔ ٹینا بھی فکر مندی سے کہتی وہی صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔۔۔۔ تو کیا دوسرے دن نقصان کرنا تھا۔۔۔۔ اکشے انہیں زچ کرتا بولا۔۔۔۔ اکشے یار چپ کر جاؤ پہلے ہی ٹینشن ہو گئی ہیں۔۔۔۔۔ سڈ اسکی بات پر پیشانی مسلتا غصے سے بولا۔۔۔۔۔

ہاں تو کس نے کہا تھا یہ سب کرو اور اب جب کر دیا ہیں تو بھکتو بھی۔۔۔۔۔
اچھا اب یہ سوچو اس شو پیس کا کیا کرنا ہیں۔۔۔۔ ٹینا نے پریشانی سے کہا
تم نے توڑا ہیں تم ہی سوچو۔۔۔۔۔
BEING THE STRING OF YOUR KITE

اکشے نے صاف ہاتھ جھاڑتے کہا

اکشے تم میرے پیارے فرینڈ ہونا پلیز میری ہیلپ کرو کوئی آئیڈیا دو۔۔۔۔۔ ٹینا مسکے لگاتی بولی۔۔۔۔۔

ارے واہ جب کام ہو تو دوست اور وہ بھی پیارا اور جب کام ختم تو ہم آپکے ہیں کون

اکشے نے حیرت سے کہا۔۔۔۔۔

اکشے پلینز۔۔۔۔ ٹینار نجیدہ ہوئی

اوکے اوکے کچھ سوچتا ہوں۔۔۔ اکشے نے اسکی رونی صورت دیکھ ہتھیار ڈالے۔۔

کافی دیر کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔۔۔

ٹینا انگلیاں آپس میں پھسائے پریشان سی بیٹھی تھی سڈ بھی تھوڑا فکر مند تھا۔۔ عروج کے سامنے دونوں
شرمندہ نہیں ہونا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

ایک آئیڈیا ہیں۔۔۔ اکشے نے چٹکی بجاتے خاموشی کو توڑا۔۔۔۔

کیا آئیڈیا ہیں۔۔۔۔ دونوں کی آواز ایک ساتھ آئی۔۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔۔ اکشے نے ہاتھ کے اشارے سے دونوں کو پاس بلایا

تینوں آپس میں سر جوڑے بیٹھے تھے
BEING THE STRING OF YOUR LIFE

اس ٹوٹے شوپیس کو بیگ میں ڈالو اور موقع ملتے ہی ٹھکانے لگا دینا۔۔۔

اکشے نے پراسرار انداز میں سرگوشی کی جیسے کوئی شوپیس نہیں ٹوٹا خدا نہ خواستہ کوئی قتل ہو گیا ہو۔۔۔۔۔

پاگل ہو اگر کسی نے پوچھ لیا تو۔۔۔۔۔

سڈ کو اسکا آئیڈیا پسند نہیں آیا۔۔۔۔

ارے کون پوچھے گا اور ویسے بھی اس گھر میں اتنے شوپیس ہیں کسی ایک کا نہ ہونا کون محسوس کریگا
--- اکشے نے پتے کی بات کی۔۔۔۔

یہ محسوس کیا ہوتا ہیں۔۔۔۔۔

سڈ نے نہ سمجھی سے کہا۔۔۔

جس پر دونوں نے اپنا ماتھا پیٹا۔۔۔۔

کب تمہیں اردو سمجھ آئیگی۔۔۔۔

ٹینا زچ ہوتی بولی۔۔۔۔۔

تم لوگوں کو تو جیسے بہت آتی ہیں۔۔۔۔

سڈ نے ناک چڑھائے کہا۔۔۔۔
BEING THE STRING OF YOUR KITE

یہ سچ تھا اردو سوائے عروج کے کسی کو بھی اردو نہیں آتی تھی۔۔۔۔ ٹینا اکشے اور راہول پھر بھی معمولی سی
سمجھ لیتے مگر سڈ اردو میں بالکل ہی فیل تھا۔۔۔۔۔

اکشے اگر کوئی مسئلہ ہو گیا تو۔۔۔۔۔

ٹینا نے بات بدلتے کہا۔۔۔۔۔

تو پھر خود ہی کوئی آئیڈیا ڈھونڈو ورنہ عروج کو بتادو۔۔۔۔

اکشے نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔

اسکی بات پر ٹینا نے اپنے لب کاٹے۔۔۔۔

کافی دیر کی خاموشی کے بعد ٹینا نے کچھ سوچ کر ٹوٹے شوپیس کو اٹھا کر اپنے بیگ میں رکھے کپڑو کے نیچے
ٹھونس دیا۔۔۔۔

اپنا کام نپٹا کر ٹینا ایک لمبا سانس لیتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد تینوں کی نظرے ملی۔۔۔ ایک دم خاموشی کو چیرتے تینوں کے قہقہے گونجنے
لگے۔۔۔۔

یقیناً آج کا دن انکی زندگی کے یادگار دنوں میں گنا جانا تھا۔۔۔۔
BEING THE STRING OF YOUR KITE

جاری ہے۔۔۔

باقی آئندہ قسط میں

(حال)

پچھلے کچھ دنوں سے انکی یہی روٹین تھی، "عروج جب بھی ہوٹل جاتی سامنے پہلے ہی زین اپنی گینگ کے ساتھ موجود ہوتا ہوٹل میں بھی اس کی روم میٹ کی جگہ ایک نئی لڑکی آئی تھی جو زین کی گینگ کی ہی ایک لڑکی تھی.. عروج اسے دل ہی دل میں لعنت ملامت کرتی رہتی جب تک اس سمیت اس کی گینگ ہوٹل میں ہوتی پورے ہوٹل میں ویٹر ویٹر کی آوازیں گونجتی رہتیں "ہوٹل کے مینیجر سمیت باقی ورکرز نے بھی انہیں نوٹ کیا تھا کام سے جب وہ واپس گھر آتی وہاں الگ اس کا جینا حرام ہوتا تھا جینی کو خاص زین نے عروج کا جینا مشکل بنانے کے لئے ہی وہاں بھیجا تھا جینی کی زیادہ تر چیزیں عروج کے سنگل بیڈ پر بکھری ہوئیں جب عروج سونے کے لئے لیٹی جینی روم کی لائٹ آن کر دیتی، نہیں تو میوزک لگا کر اسے ڈسٹرب کرتی عروج کو پہلے ہی نیند کم آتی تھی اور جو آتی وہ بھی جینی تباہ کر دیتی تھی.. جب بھی عروج کالج جانے کے لئے تیار ہوتی تو کبھی اس کے کپڑے جلے ملتے کبھی بکس غائب ہوتیں کبھی نوٹس پر انک گری ملتی!

کئی بار عروج نے جینی کو تنبیہ کی مگر وہ پھر بھی باز نہیں آئی، "آخر تھک ہار کر اس نے ہو سٹل چھوڑنے کا فیصلہ کیا!

ایک دن کام سے آتے وقت وہ اپنے ساتھ ڈھیر ساری اخبارات لے آئی جینی سے چھپ چھپا کر عروج نے کئی گھر اور فلیٹ دیکھے مگر کوئی کالج سے خاصہ دور تو کوئی اس کے بجٹ سے بالاتر ہوتے"

آخر کئی دنوں کی محنت کے بعد اسے ایک فلیٹ ملا عروج نے سکون کا سانس لیتے وہاں جانے کا پروگرام بنایا۔

اگلے دن اخبار سے ایڈریس لیتی وہ اسی جگہ پہنچی،

عروج نے دروازے پر دستک دیتے آس پاس دیکھا جہاں راہداری بالکل خالی تھی۔ "چند لمحے بعد ہی ایک چالیس سینتالیس سالہ خوبصورت عورت نے دروازہ کھولا۔

السلام وعلیکم؛

دروازہ کھلتے ہی اس نے تیزی سے سلام کیا مگر اگلے ہی پل وہ ٹھٹھکی!

سامنے کھڑی عورت کو دیکھ ایک پل کے لئے اسے لگا اس نے اس عورت کو کہیں دیکھا ہے۔۔

وعلیکم السلام"،

اس کی آواز بھی اس کی طرح خوبصورت تھی عورت کی آواز پر عروج سوچوں سے باہر نکلی!

وہ اپنے دماغ میں آئی سوچ کو جھٹکتی مسکرائی۔۔ یہ جان کر کہ وہ عورت مسلمان ہے عروج کو خوشی ہوئی تھی"

میرا نام عروج ہے اخبار میں دیکھا تھا آپ یہ فلیٹ شیئر کرنا چاہتی ہیں سوری میں بنا اطلاع دیئے ہی آگئی۔۔

عروج تھوڑی شرمندہ ہوئی

آؤ اندر آؤ۔"

عورت نے مسکرا کر اسے راستہ دیا۔ عروج جھجھکتی اندر آئی فلیٹ اندر سے کافی خوبصورت تھا عروج لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

کیا لوگی چائے کافی؟۔

عورت نے مسکرا کر پوچھا

نو تھنکس اس کی ضرورت نہیں ہے:

عروج بلا وجہ ہی نروس ہو رہی تھی، تم بیٹھو میں کافی لیکر آتی ہوں۔

عورت اس کی بات نظر انداز کرتی بنا اس کی سنے کچن میں چلی گئی!

عروج دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسائے پورے فلیٹ کا جائزہ لینے لگی فلیٹ زیادہ بڑا نہیں تھا مگر خوبصورت تھا، ہر چیز سلیقے سے اپنی جگہ پر تھی فلیٹ پر ایک نظر ڈالتے ہی عروج کو اندازہ ہو گیا تھا کہ عورت کافی نفاست پسند ہے۔

یا اللہ یہاں کام بن جائے

عروج دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی جب عورت ہاتھ میں ٹرے پکڑے کچن سے باہر آئی،

"میرا نام عدن کریم ہے اور میں یہاں پاس ہی کے ایک اسلامک کالج میں لیکچرار ہوں۔"

عدن نے ٹرے ٹیبل پر رکھتے مسکرا کر کہا،

عروج صرف سر ہلا کر رہ گئی!

تم لو نہ کچھ۔"

عدن نے ٹرے کی طرف اشارہ کیا!

یہ عورت کافی میزبان بھی ہے۔ عروج نے ٹرے پر نظریں دوڑائے سوچا جہاں دو کپ کافی کے ساتھ دیگر لوازمات تھے۔۔

عروج نے جھنجھکتے ایک کپ اٹھالیا، کافی پر نظریں جمائے کئی یادیں اس کے گرد منڈلائی تھیں۔

آپ یہاں اکیلی رہتی ہیں؟؟

اپنا دھیان بھٹکانے کے لئے اس نے سلسلہ کلام جوڑا۔

جی میں یہاں اکیلی ہی رہتی ہوں انفیکٹ میں یہ فلیٹ بھی اسی لئے شیئر کرنا چاہتی ہوں تاکہ میری تنہائی بھی کم ہو جائے اور کسی ضرورت مند کی مدد بھی۔۔

عدن نے سادہ سے انداز میں کہہ کر کافی کا کپ اٹھالیا!

تبھی اس فلیٹ کا کرایہ اتنا کم ہے،"

عروج نے دل میں سوچتے کافی کا کڑوا گھونٹ بھرا سا تھ ہی اسے عدن بھی کافی اچھی لگی تھی!

تم ابھی کہاں رہتی ہو۔؟

میں یہاں پاس کے ہی ایک کالج میں پڑھتی ہوں اور وہیں کے ایک ہوسٹل میں رہتی ہوں۔"

تو پھر فلیٹ شیئر کرنے کی کیا ضرورت جب کے تم پہلے ہی ہوسٹل میں رہتی ہو!

عدن نے تعجب سے پوچھا؟

ایکچونکی میں اسٹڈی کے ساتھ جاب بھی کرتی ہوں اسی لئے تھوڑی مشکل ہوتی ہے میری جاب
ٹائمنگ اور ہو سٹل ٹائمنگ الگ ہیں"،

عروج نے بیچ کی بات چھپائی۔"

آئی انڈرسٹینڈ میں سمجھ سکتی ہوں ویسے تمہاری فیملی کہاں ہے؟؟۔ عدن نے خالی کپ ٹیبل پر رکھتے
پوچھا۔۔

میری کوئی فیملی نہیں ہے۔۔

عروج نے اتنی آہستہ کہا عدن بمشکل ہی سن پائی"

مجھے بہت افسوس ہوا سن کر۔۔ عدن افسردہ سی بولی!

عروج زبردستی مسکرائی،

او کے تو تم یہاں جب چاہے شفٹ ہو سکتی ہو۔

عدن کو عروج سے ہمدردی محسوس ہوئی تھی!

تھینک یو۔"

عروج نے خوشی سے کہا۔

میں کرایہ وقت پہ دیا کرونگی اور پوری کوشش کرونگی آپ کو کسی شکایت کا موقع نہ دوں،"

عروج نے فوراً کہا کہ گویا اسے خدشہ ہو کہیں عدن منع ہی نہ کر دے،

کرائے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا مجھے جھوٹ بولنے والے لوگ بالکل پسند نہیں ہیں اور مجھے یقین ہے تم مخلص رہو گی!

بظاہر نرمی سے کہتی وہ عروج کو بہت کچھ باور کروا گئی تھی۔

"جی"،

عروج زبردستی مسکرائی۔

تم نے کافی کے ساتھ کچھ لیا ہی نہیں؟؟

عروج کے خالی کپ ٹیبل پر رکھتے ہی عدن نے کہا "

نہیں بہت شکریہ اب میں چلتی ہوں۔۔

عروج اپنا بیگ سنبھالتی اٹھی۔

عدن اسے دروازے تک چھوڑنے آئی تھی!

لفٹ میں داخل ہوتے ہی عروج نے سکون کا سانس خارج کیا:

زین کے ٹارچر سے جان چھوٹنے کا سوچ کر ہی وہ پرسکون ہو گئی تھی "، بنایہ جانے انسان چاہے جتنی بھی کوشش کر لے اپنے سائے سے پیچھا چھڑانے کی نہیں چھوڑا سکتا اور زین عباسی بھی اس کے ساتھ تا عمر سائے کی طرح چمٹنے والا تھا۔"

(ماضی)

"استغفر اللہ ٹینا تم ایسے کپڑے پہنو گی یہاں تمہیں پتہ ہے ناپاکستان میں ایسے کپڑے نہیں پہنتے؟۔"

ٹینا کی ٹاپ اور ویسٹرن ڈریسز دیکھ عروج نے بے اختیار کانوں کو ہاتھ لگاتے کہا۔۔

یار میرے پاس ایسے ہی کپڑے تھے اسی لئے یہی ساتھ لے آئی۔

ٹینا تھوڑا اثر مندہ ہوتی بولی:

اچھا ایک کام کرتے ہیں تم ریڈی ہو جاؤ ہم شاپنگ پر چلتے ہیں میں ان تینوں کو بھی بتا کر آتی ہوں اور
ہاں میرے کپڑوں میں سے کوئی کپڑے پہن لینا وکے؟؟

عروج اسے ہدایت کرتی بنا اس کی سنے کمرے سے نکل گئی!

عروج انہیں اسلام آباد کے سینٹورس مال میں لائی تھی:

واہ یار کتنا خوبصورت مال ہے۔" ٹینا سٹائش بھری نظروں سے مال کو دیکھتی بولی۔

"وہ تو ہے۔"

راہول نے بھی اس کی تائید کی۔۔ عروج انہیں لئے ایک دکان میں آئی اف میں تو بھول ہی
گئی۔" عروج ایک دم رکی۔

کیا ہوا؟"

چاروں نے ایک ساتھ پوچھا،

ہمارے پاس تو انڈین کرنسی ہیں۔ عروج کی بات پر چاروں پریشان ہو گئے!

ایک کام کرو تم لوگ اپنی اپنی شاپنگ کرو تب تک میں جا کر بینک سے چینج کرواتی لاتی ہوں۔"

عروج نے حل نکالا۔

اوکے میں بھی چلتا ہوں تمہارے ساتھ۔"

سڈ نے کہا۔

نوسڈ تم لوگ یہی رہو میں یوں گئی اور یوں آئی'

عروج نے چٹکی بجاتے کہا۔۔

سڈ تم اپنی نگرانی میں ٹینا کو کپڑے لیکر دینا کہیں پھر سے یہ لیگ پیس ٹائپ کپڑے نہ خرید لے۔" عروج نے شرارت سے کہا جبکہ ٹینا منہ پھلا گئی۔"

عروج نے اس کے پھولے گالوں کو زور سے کھینچا۔

اے جے کپڑے تو میں اسے لے دوں گا مگر یہ نگرانی کیا ہوتا ہے؟؟۔

سڈ نے نا سمجھی سے عروج کو دیکھا!

جو اس کی بات پر سرنفی میں ہلانے لگی۔"

سڈ کب تمہیں اردو کے چھوٹے چھوٹے لفظ سمجھ آئینگے؟۔

"عروج نے جھنجھلا کر کہا۔

سڈ بتیسی دکھا کر سر کھجانے لگا۔

تم ٹینا پر نظر رکھناو کے"۔ عروج نے آسان لفظوں میں سمجھایا۔"

سڈ نے سمجھ کر سر ہلادیا۔

او کے اب میں چلتی ہوں اور ہاں کچھ گرم کپڑے بھی لینا تم سب۔ عروج کہتی دکان سے باہر نکل گئی جب کے پیچھے سب اپنی شاپنگ کرنے لگے۔ "سڈ نے خاص ٹینا کو اپنی نگرانی میں کپڑے لیکر دیئے۔" سب اپنی شوپنگ کمپلیٹ کر کے عروج کا انتظار کر رہے تھے:

ابے یار وہ دیکھو۔ "اکشے نے ایک طرف اشارے کرتے حیرت سے کہا!

سب کی نظرے ایک ساتھ اس جانب گھومی۔ "جہاں کچھ لڑکیاں ویسٹرن ڈریسنگ کئے ان کے پاس سے گزریں۔"

یہ پکلا انڈیا کی ہونگی یا پھر کسی اور ملک کی پاکستان کی نہیں لگتیں،"

سڈ نے اپنی رائے دی۔

اے جے نے کہا تھا یہاں ایسے کپڑے نہیں پہنتے؟۔

ٹینا نے عروج کی کہی بات ان کے گوش گزاری "

مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے:

راہول نے بھی ان کی ہاں میں ہاں ملائی۔

پانچوں اس وقت خالص زنانیوں کی طرح سر سے سر جوڑے باتیں کر رہے تھے۔

خیر جو بھی ہمیں کیا ہمارے پاس پہلے ہی ایک مس لیگ پیس ہیں: سڈ نے ٹینا کو چڑاتے کہا "سڈ میں یہاں گھومنے آئی ہوں میں نہیں چاہتی میری باقی کی زندگی جیل میں گزرے۔ ٹینا نے دانت پستے اسے تنبیہ کی جس پر سڈ بتیسی دکھاتا خاموش ہو گیا،" پانچوں دکان میں بیٹھے عروج کا انتظار کر رہے تھے! کتنا ٹائم ہو گیا ہے اے جے ابھی تک نہیں آئی۔ ٹینا نے جھنجھلا کر کہا۔ جاتے وقت تو کہہ

کر گئی تھی یوں گئی اور یوں آئی "سڈ نے چٹکی بجاتے اس کی نکل اتاری۔ جب انہیں عروج آتی دکھائی دی۔۔ سوری گائزلیٹ ہو گئی"۔ عروج پاس آتی عجلت میں بولی "کہاں رہ گئی تھی یار کتنی دیر سے ہم ویٹ کر رہے ہیں۔۔ ٹینا نے منہ بسور کر کہا"،

سو سوری تم لوگ بتاؤ شاپنگ کمپلیٹ ہو گئی؟۔

ہاں سب ہو گیا ہے بس تمہارا ہی ویٹ تھا !

اچھا اکشے یہ پیمنٹ کر دو۔ عروج نے پیسے اکشے کی طرف بڑھائے!

نووے خود ہی کرو۔

اکشے نے صاف انکار کیا"،

کیوں؟؟ عروج نے حیرت سے کہا

یاد رہے کیا ہے نانا ملک نئے لوگ بات کرنے میں۔

اکشے نے کان کھجاتے بات ادھوری چھوڑی۔ اوکے میں کر لیتی ہوں

عروج مسکراتی پیمنٹ کرنے چلی گئی، واہ مجھے یہاں دس باتیں سناتی اور تمہیں کچھ کہا ہی نہیں!۔ سڈ نے صدمے سے کہا۔ جس پر سب ہنس دیئے:

عروج نے اپنے لئے کچھ شوپنگ کی۔،

شاپنگ سے فری ہو کر پانچوں ایک خوبصورت ریسٹورانٹ میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے!

اے جے پاکستانی کھانا بہت مزے کا ہوتا ہے۔ ٹینانی پلاؤ کے ساتھ انصاف کرتے کہا، "عروج
مسکرا کر ان کی حرکتیں دیکھ رہی تھی جو ایک دوسرے سے پلاؤ چھیننے میں مصروف تھے! اگر
تمہیں اپنی عزت کا خیال نہی ہے تو میری عزت کا ہی کر لو یوں بھوکوں کی طرح لڑنے سے اچھا ہے
تم اور آرڈر کر لو آس پاس کے لوگ کیا کہیں گے کے انڈینز میں ذرا میسرز نہیں ہوتے۔ اکشے
تاسف سے سر ہلاتا ہولا۔"

سب پلاؤ کو چھوڑا سے دیکھنے لگے جو خود پلاؤ سے بھری پلیٹ آگے رکھے رغبت سے کھا رہا تھا! ایک
تو تمہاری پہلے ہی کوئی عزت نہیں ہے اور دوسرا لوگوں کو کیا پتا ہم انڈیا سے آئے ہیں اور آخری
بات جب تک پلاؤ آئیگا تب تک سارا سواد مٹ جائیگا۔ راہول نے چٹخا رہا تھا!

صبر کر لو صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ اکشے بڑھے بزرگوں کی طرح بولا "

تم ایک کام کرو یہ پلیٹ مجھے دے دو اور خود دوسری آرڈر کر لو۔"، راہول نے اسکے آگے سے
پلیٹ اٹھاتے کہا

"اے اسٹاپ یہ میری ہے۔" اکشے نے پھرتی سے پلیٹ واپس کھینچی!

اسٹاپ اٹ گاؤز کیا ہو گیا ہے اور منگوا لویوں جھگڑو تو مت۔ عروج نے ٹیبل پر گرے چاولوں پر
نظریں

گھومائے جھنجھلا کر کہا۔۔ جو اکشے کے پلیٹ کھینچنے پر گرے تھے:

اچھا منگوا دو ویٹ کر لیتے ہیں۔ ٹینا نے جتانے والے انداز میں کہا۔۔

عروج نے پلاؤ کا آرڈر کر کے انہیں دیکھا جو مسکین سی شکل بنائے انتظار میں بیٹھے تھے! عروج کے
لب بے اختیار مسکراہٹ میں ڈھلے۔ اے جے پاکستان میں کہاں گھوم رہی ہو؟؟۔ سڈ نے

سر سری ساپو چھا"۔ یہ سر پرانز ہے! عروج نے ٹیشو سے منہ صاف کرتے کہا۔ سر پرانز کیسا سر پرانز؟ سر پرانز کے نام پر ٹینا کے چہرہ کھل اٹھا۔ بتا دیا تو سر پرانز کیسا "عروج نے کہہ کر پانی کا گلاس منہ سے لگا لیا"، اتنی دیر میں ویٹر پلاؤ لے آیا۔ عروج کو چھوڑ چاروں پلاؤ کھانے لگے عروج اپنا کھانا پہلے ہی کھا چکی تھی:

اے جے تمہیں پتا ہے ہم نے تھوڑی دیر پہلے مال میں کچھ لڑکیاں دیکھیں جنہوں نے ویسٹرن ڈریسنگ کی تھی؛ اکشے نے یاد آنے پر بتایا۔

اچھا مجھے نہیں پتا "عروج نے انجان بنتے کہا" ورنہ اس نے بھی مال میں کچھ ایسی لڑکیاں دیکھی تھی جنہوں نے پاکستانی کلچر سے ہٹ کر ڈریسنگ کی تھی! چھوڑو یا رتم لوگ تو ایک ہی بات کے پیچھے پڑ گئے زمانہ ایڈوانس ہو گیا ہے۔ راہول نے بات ختم کرتے کہا: سب خاموشی سے کھانا کھانے لگے!۔ واپس گھر جاتے انہیں رات ہو گئی۔ گھر جاتے ہی سب نے اپنے کمروں کی راہ لی:

صبح عروج فریش ہو کر نیچے آئی جہاں صوفے پر بیٹھے شخص کو دیکھ اس کی چیخ نکل گئی۔ آکاش بھائی۔"

آکاش نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور مسکرا دیا۔ کیسی ہو گڑیا؟؟ آکاش نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا، "میں ٹھیک آپ کیسے ہیں کہاں تھے آپ آپ کو پتا ہے نامیں نے آنا تھا پھر بھی آپ گھر نہیں آئے؟۔ عروج ایک ہی سانس میں بولی!

ناراض کیوں ہوتی ہو گڑیا اب تو آگیا نا اور تمہیں تو پتا ہے فوجیوں کو چھٹی آسانی سے نہیں ملتی:

آکاش نے وضاحت کرتے کہا۔ اچھا ٹھیک ہے معاف کیا۔ عروج نے جتانے والے انداز میں کہا "آکاش احد میر کا بیٹا تھا آخری بار جب عروج پاکستان آئی تھی تبھی اس کی آکاش سے کافی دوستی ہو گئی تھی: احد میر بھی وہیں آگئے۔ نبیلہ کچن میں اپنی نگرانی میں ناشتہ بنوا رہی تھی: بی جان اپنے کمرے میں تھی: عروج آکاش کے ساتھ بیٹھ کر آرمی کے متعلق سننے لگی جسے سن کبھی اس کے آنکھوں میں چمک آتی تو کبھی اس کے چہرے پر حیرانی کے آثار چھا جاتے۔"

تبھی وہاں باقی چاروں بھی آگئے!

بھائی یہ میرے دوست ہیں"

عروج آকাশ کے قریب سے اٹھ کر انکے پاس آگئی"،

آকাশ بھی چہرے پر سنجیدگی لئے انکے قریب آکر کھڑا ہوا،

ہیلو"۔

راہول نے مصافحہ کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا!

آکاش نے ایک سرسری نظر اس کے بڑھے ہاتھ پر ڈالی۔

ہیلو!

جیبوں میں ہاتھ ڈالے آکاش نے سنجیدگی سے کہا:

عروج جو مسکراتی کھڑی تھی ایک پل میں اس کی مسکراہٹ سمٹی!

احد بھی کچھ نجل ہوئے"

راہول نے چہرہ سپاٹ بنائے ہاتھ واپس کھینچا اور خاموشی سے جا کر صوفے پر بیٹھ گیا، "پیچھے تینوں
جولائُن میں ملنے کے لئے کھڑے تھے شرافت سے راہول کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئے،،

آکاش بھی ٹانگ پر ٹانگ چڑائے بیٹھا بہت سنجیدگی سے انہیں دیکھ رہا تھا:

تو آپ لوگ انڈیا سے آئے ہیں۔

چند لمحوں کی خاموشی کی بعد آکاش کی بھاری بھر کم آواز گونجی۔ ہم ہی نہیں اے جے بھی انڈیا سے ہی آئی ہیں۔۔

راہول نے ایک نظر عروج پر ڈالتے اطمینان سے کہا: عروج ہونق بنی کبھی آکاش اور

کبھی راہول کا چہرہ دیکھ رہی تھی!

عروج تمہیں پورا یقین ہے یہ تمہارے دوست ہی ہیں؟؟۔

آکاش کے سوال پر عروج نے نا سمجھی سے اسے دیکھا،

آکاش یہ کیسا سوال ہے "

احد میر نے آواز میں سختی لائے پوچھا،

بابا سر سری سا پوچھ رہا ہوں کیا پتا یہ جاسوس ہوں جو جاسوسی کرنے ہمارے ملک آئے
ہوں؛ "آکاش نے مشکوک نظروں سے انہیں گھورا!

چاروں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنے لگے۔

بھائی یہ میرے دوست ہیں۔ "

عروج کے حلق سے مری مری آواز نکلی۔

گڑیا تم ابھی نا سمجھ ہو دنیا کی چالاکیاں نہیں سمجھتی۔"

آکاش کی مشکوک نظریں چاروں پر ٹکی تھیں،

آکاش ہوش میں ہو گھر آئے مہمانوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں تم اپنے اندر کے فوجی کو

"انکل پوچھنے دیں فوجی ہیں حق ہے انکا،"

راہول نے انکی بات کاٹتے کہا۔

جس پر احد میر شرمندہ سے ہو کر خاموش ہو گئے:

کیا ثبوت ہے کے تم لوگ جاسوس نہیں ہو؟؟ آکاش دوبارہ اپنی بات کی طرف آیا۔

ثبوت ڈھونڈنا آپ کی ڈیوٹی ہے۔

راہول نے طنز آگیا

جس پر آکاش کے چہرے پر سختی کے آثار نمودار ہوئے۔

ایک پرائے ملک میں بیٹھ کر اسی ملک کے فوجی کے آگے ہمت دکھا رہے ہو۔

آکاش چل کر اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا

راہول بھی اس کے مقابل آیا،

عروج رونی صورت لئے دونوں کو دیکھ رہی تھی،

جب دونوں کا قہقہہ ایک ساتھ گونجا

سب ہونق بنے انہیں دیکھ رہے تھے!

ہم اپنے گھر اور ملک میں آئے لوگوں کی عزت کرتے ہیں،

آکاش نے راہول کو گلے لگائے کہا؛

تم بھائی سے کب ملے؟ عروج نے الجھن سے پوچھا۔

کل رات جب تم سب لوگ اپنے کمروں میں تھے۔

راہول نے کندھے اچکائے مزے سے کہا۔

شرم نہیں آتی ایسا مذاق کرتے؟۔ عروج ٹھٹکی پھر احتجاجاً بولی۔

گڑیا یہ مذاق آپ کو ساری زندگی یاد رہیگا۔ جواب آکاش کی طرف سے آیا:

جواب دیکر آکاش سڈ اور اکشے سے ملنے لگا ٹینا کے سر پر اس نے عروج کی طرح ہی ہاتھ رکھا
تھا! احد میر مسکراتی آنکھوں سے سارا منظر دیکھ رہے تھے

ہلکی پھلکی گپ شپ میں سب بریک فاسٹ کر رہے تھے۔

ٹینا کا چہرہ دیکھ سڈ بار بار اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کی کوشش رہا تھا جو اپنے سامنے پڑے لیگ پیس کی پلیٹ کو آنکھیں سکیرتی گھور رہی تھی ساتھ ہی ایک ادھ گھوری سے سڈ کو بھی نوازتی "بیٹا یہ ٹرائی کر کے دیکھو یہ یہاں کے فینس کباب ہیں۔ احد میر نے چلی کباب کی پلیٹ سڈ کی طرف بڑھائی"،

شہر بانی"،

سڈ نے کہہ کر ٹرے تھامی۔

جی بیٹا جی؟؟

احد میر نے نہ سمجھی سے کہا۔ شہر بانی؛

دوسری بار کہتا سڈ تھوڑا کنفیوز ہو گیا وہ سمجھ گیا تھا اس نے پھر سے غلط بول دیا ہیں! سڈ نے مدد طلب نظروں سے عروج کو دیکھا جو اپنی ہنسی چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ سڈ کی مدد طلب نظروں کو دیکھ عروج بھی سنجیدہ ہوئی چاہے کچھ بھی ہو وہ اپنے دوستوں کا مان رکھنا جانتی تھی۔

اس سے پہلے احد میر پھر سے نا سمجھی کا اظہار کرتے عروج بول پڑی۔

چاچو سڈ مینز مہربانی،

عروج نے آسان لفظوں میں کہا۔

جی جی مہربانی۔

سڈ نے فورن عروج کے جملے کی تائید کی۔

مہربانی کیسی بیٹا آپ ٹرائی کرو۔

احد میر نے اس کی شر مندگی دیکھتے کہا

جی،

سڈ شر مندہ سا ہو گیا۔

وہاں پر بیٹھے سبھی نفوسوں نے بمشکل اپنی ہنسی چھپائی تھی۔

سڈ کی نظر ٹینا پر پڑی جو اپنی ہنسی چھپانے کے لئے بار بار پانی کا گلاس منہ کو لگا رہی تھی۔

سڈ نے بھسم کر دینے والی نظروں سے اسے گھورا جس پر ٹینا نے ایک آنکھ سے ونک کر کے اسے اور آگ لگائی تھی:

ہا ہا ہا۔۔

چاروں پیٹ پکڑ کر ہنس رہے تھے اور سڈ ایک طرف منہ بسورے بیٹھا انہیں گھور رہا تھا:

شہر بانی انکل!

اکشے نے اس کی نقل اتاری۔

سڈ کچھ شرمندہ سا کچھ خفا سا بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا"

شکر کرو سڈ کہیں تم نے خرابانی نہیں کہہ دیا " خرابانی انکل "۔

عروج نے بھی اسے چڑایا۔

چاروں ہنس ہنس کر لوٹ پھوٹ ہو رہے تھے۔

خرابانی چھوڑو کہیں اس نے شیروانی نہیں کہہ دیا ورنہ احد چاچو بھی سوچتے یہ یہاں گھومنے آیا ہے یا شادی کرنے:

ٹینا کا فلک شگاف قہقہہ گونجا۔

سڈ نے خونخوار نظروں سے اسے گھور اسب میں اسے ٹینا ہی ہنستے ہوئے زہر لگ رہی تھی۔۔

میں نے کوئی جوک نہیں سنایا جو تم ایسے ہنس رہے ہو ایک لفظ ہی غلط ہوا ہے، m، کی جگہ ، s،
کہہ دیا اور وہ بھی منہ میں کھانا تھا اسی لئے ایسا ہوا۔" سڈ ڈھٹائی سے کہتا اپنی صفائی دینے لگا،،،"

تو تجھے کس نے کہا تھا اردو بولنے کو ہندی میں ہی دھنیواد کر دیتا۔"

راہول بمشکل اپنی ہنسی کے درمیان ہاتھ جوڑتا بولا، جس پر سب کی ہنسی مزید تیز ہو گئی۔

سڈ نے پاس پڑا کشن اٹھا کر راہول کو مارا جسے راہول نے بروقت کیچ کیا۔۔

کل سب کے سامنے میری انسلٹ کی تھی آج خود کی ہو گئی پلیر آج کے بعد اردو کی ارتھی مت
نکالنا؛

ٹینا کی بات سڈ کو مزید سلگا گئی،

میں بولونگار دو تمھیں اس سے کیا تم اپنے کام سے کام رکھو مس لیگ پیس۔

سڈ بھی برابر کی کاروائی کرتا پیرچ کر وہاں سے واک آؤٹ کر گیا:

پیچھے ابھی بھی چاروں کے نہ رکنے والے قہقہے گونج رہے تھے:

عروج بی جان کے کمرے میں بیٹھی ان سے باتیں کر رہی تھی جب یاد آنے پر اس نے بی جان سے
پوچھا "

بی جان کیا پاکستان بھی اتنا ایڈوانس ہو گیا ہیں کے یہاں کی عورتیں بھی بے حیائی والے کپڑے
پہنتی ہیں؟؟۔

بات پاکستان یا کسی اور ملک کی نہیں ہے بات حیا کی ہیں اور جب حیا ختم ہو جائے تب ایمان کمزور ہوتا ہے اور جب ایمان کمزور ہو تو ایک مسلمان کچھ بھی کر سکتا ہے۔"

بی جان کی آواز میں افسوس تھا۔

مطلب بی جان؟ عروج نے نہ سمجھی سے انہیں دیکھا۔

ہمارے پیارے کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے: جب تم حیانہ کرو تو جو چاہے کرو۔"

کیوں کہ بیٹا حیا ایمان کا بہت مضبوط حصہ ہے اور اگر ایک مسلمان میں حیا ختم ہو جائے تو اس کا ایمان بھی کمزور پڑ جاتا ہے اسی لئے وہ گناہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور جس مسلمان کا ایمان مضبوط ہو اور اس میں حیا ہو تو وہ کبھی بھی گناہ کی طرف راغب نہیں ہوتا آج بھی بہت سی عورتیں ہیں جن میں حیا ہے وہ پردہ بھی کرتی ہیں اور کچھ ایسی بھی ہیں جو پردہ نہیں کرتیں مگر ان میں بھی حیا ہے اسلام میں پردہ کرنا چاہیے لیکن صرف چہرے کو چھپانا ہی پردہ نہیں ہے نظروں کا پردہ بھی ہوتا ہے

اور کچھ منہ چھپا کر پردہ کرتی ہیں اور کچھ نظرے جھکا کر اور کچھ بے حیا ہوتی ہیں جو پردہ بھی نہیں کرتی اوپر سے بے حیائی پھیلاتی ہیں۔ "بی جان نے قدرے ٹھہرے ٹھہرے انداز میں کہا:

جسے سمجھتے عروج کو افسوس کے ساتھ شرمندگی بھی ہوئی کیونکہ وہ بھی پردہ نہیں کرتی تھی؛ اچھا بتاؤ اپنے دوستوں کو کہاں لیکر جا رہی ہو؟ بی جان نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے پوچھا۔ بی جان وہ میں نے سوچ لیا ہے ہم کل ہی یہاں سے نکلیں گے؛ عروج کہتے ساتھ انہیں آگے کا بتانے لگی۔

(حال)

"ہوٹل سے دو دنوں کی چھٹی لیکر وہ اپنی پیکنگ کر رہی تھی آج ہی اس نے عدن کے ہاں شفٹ ہونا تھا"

جینی روم میں نہیں تھی اور اسی موقعے کا فائدہ اٹھاتے عروج تیز تیز پیکنگ کر رہی تھی؛

کیب اس نے پہلے ہی بک کروالی تھی۔"

پیکنگ کے نام پر چند اک کپڑے، جوتے، کتابیں، اور چند اک اشیاء رکھتے اس نے اپنی پیکنگ کمپلیٹ کی:

اپنا بیگ گھسیٹتے وہ باہر آئی، راہداری معمول کی طرح خالی تھی۔

تیز تیز قدموں سے راہداری عبور کرتے عروج سیڑھیوں تک پہنچی۔۔

سیڑیاں دیکھ اس نے دل ہی دل میں زین کو سوسلواتوں سے نوازا۔

اکھڑے سانس کے ساتھ عروج ہو سٹل سے باہر نکلی۔ اس کی خوش قسمتی کیب والا اس کے ساتھ ہی وہاں آکر رکا تھا"

عروج نے بنانا خیر کیے سامان کیب میں رکھا اور خود بھی بیٹھ کر اپنا سانس بحال کرنے لگی۔

عروج کے بیٹھتے ہی کیب آگے بڑ گئی۔ "کیب کے وہاں سے جاتے ہی ایک وجود ستون کی اوٹ سے نکل کر باہر آیا۔"

جینی نے جلدی جلدی زین کو کوئی میسج کیا تھا:

عدن اسے اسکا کمرہ دکھا کر روم سے جا چکی تھی عروج نے ایک سرسری نظر کمرے پر ڈالی کمرہ کافی خوبصورت تھا عروج نے سارا سامان الماری میں سیٹ کیا اور باہر نکل آئی "سامنے ہی عدن ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی۔۔"

ہو گیا سامان سیٹ؟

عدن نے ٹیبل پر پلیٹیں سجاتے مسکرا کر پوچھا،

ہو گیا کمرہ بہت اچھا ہے؛

عروج بھی مسکرائی۔

آؤ ڈنر کرتے ہیں۔"

عدن ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔۔

عروج بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ٹیبل تک آئی اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔"

آپ نے کیوں تکلف کیا میں خود ہی ڈنر بنا لیتی؟۔

عروج خوا مخوا ہی شرمندہ ہوئی،

آج تم میری مہمان ہو کل سے مل کر بنائیں گے۔۔

عدن نے مسکرا کر دوستانہ انداز میں کہا "ZubinoNovelsZone.com"

کھانا بہت مزے کا ہے آپ کے ہاتھ میں بہت زائقہ ہے۔۔

عروج نے نوالہ نگتے کہا۔

جزاک اللہ!

عدن کھل کر مسکرائی۔۔

جزاک اللہ! عروج زیر لب بڑبڑائی۔۔

آپ کو استھما ہے میں نے آپ کا انسیلر دیکھا تھا؟؟۔

عدن نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

جی آپ کو کوئی پرابلم تو نہیں۔"

عروج سٹیٹائی؛

نہیں مجھے بھلا کیا مسئلہ ہوگا میں تو یو نہی پوچھ رہی تھی۔۔

عدن اس کے سٹپٹانے پر مسکرا کر بولی۔"

عروج نے بے اختیار سکون کا سانس لیا۔

کب سے ہے؟ عدن نے ایک اور سوال کیا:

سات مہینوں سے۔"

عروج مختصر آگہ کر کھانے کی طرف متوجہ ہوئی مگر کھا نہیں رہی تھی "

کیا سات مہینوں سے؟؟ عدن نے حیرت سے کہا۔

جی!

کیسے میرا مطلب ہے کوئی حادثہ ہوا تھا؟ عدن تھوڑا تذبذب کا شکار ہوئی۔۔

عدن کی بات پر کچھ تلخ لمحے اس کی آنکھوں کے آگے لہرائے۔۔

جی حادثہ ہی ہوا تھا! عروج نے غائب دماغی سے کہا۔

اس کے لہجے کا خالی پن عدن نے بخوبی محسوس کیا:

ویسے آپ کی فیملی کہاں ہے آئی مین آپ یہاں اکیلی رہتی ہیں؟؟

عروج نے بات بدلتے پوچھا۔۔

عروج کی بات پر عدن کے چہرے پر کرب کے آثار نمایاں ہوئے۔

جسے عروج نے بخوبی محسوس کیا

میں اپنے والدین کی ایک ہی بیٹی تھی اور مجھ سے بڑے میرے دو بھائی تھے میں نے اپنی پسند کی شادی کی تھی جس پر میرے بھائی بالکل راضی نہیں تھے میری شادی کے چند مہینوں کے بعد میرے والدین ایک کار ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گئے: عدن کی آواز میں موجود دکھ عروج محسوس کر سکتی تھی۔ میرا ایک دس سال کا بیٹا تھا راحب، بیٹے کے نام پر عدن کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی۔ میرے شوہر نے مجھے بتائے بغیر دوسری شادی کر لی اور جب مجھے پتا چلا تب اس نے مجھے طلاق دے دی ساتھ ہی پیسوں کے زور پر مجھ سے میرا بیٹا چھین لیا، عدن کی آواز بھرا گئی۔

طلاق کے بعد میں اپنے بھائیوں کے پاس گئی اور انہوں نے یہ کہہ کر مجھ سے سارے تعلق توڑ لئے
کہ میں نے اپنی پسند کی شادی کی تھی اور اس کا انجام بھی میں خود ہی بھگتوں: یہ فلیٹ میرے
والدین نے مجھے دیا تھا اور تب سے میں یہیں رہ رہی ہوں۔"

عروج کو دکھ ہوا تھا سن کر، ساتھ ہی عدن کے بھائیوں پر افسوس بھی۔

مجھے سن کر بہت دکھ ہوا میری دعائیں ہے اللہ آپ کے بیٹے کو جلد آپ سے ملا دے! عروج نے
اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے ہمدردی بھرے انداز میں کہا۔۔

جزاک اللہ 'for your precious dua' ،

عدن نے نم آنکھوں سے مسکرا کر کہا۔۔

چلو کھانا کھا لو ورنہ ٹھنڈا ہو جائیگا"،

عدن کی بات پر عروج سر ہلاتی کھانا کھانے لگی:

(ماضی)

چلو جلدی ہمیں نکلنا بھی ہے۔ عروج راہول اور سڈ کے کمرے کا دروازہ بجاتی اپنے کمرے میں آئی۔ ٹینا جلدی کرویا رلیٹ ہو جائینگے "ٹینا کو پیکنگ کرتا دیکھ عروج تنک کر بولی۔ پچھلے دو گھنٹوں سے وہ پیکنگ کر رہے تھے۔ ہاں بس ہو گیا، ٹینا اپنے شو زیگ میں رکھتی مصروف سے انداز میں بولی۔ اسی لئے کہا تھارات کو ہی پیکنگ کر لو اگر تب کر لیتے اتنی دیر نہ ہوتی۔ عروج اسے سناتی اپنا سامان اٹھائے باہر آگئی "عروج اپنی پیکنگ رات کو ہی کر چکی تھی؛ باہر آتے ہی اسکا سامنا تینوں سے ہوا جو اپنا اپنا سامان لئے سیڑھیاں اتر رہے تھے۔ چلو یار ہمیں آدھے گھنٹے میں نکلنا ہے، عروج نے سامان سمیت ٹینا کو باہر نکلتے دیکھ کر کہا۔ آدھا گھنٹہ، ٹینا نے حیرت سے منہ کھولا۔ اتنا ٹائم تو ہے ابھی تم نے ایسے ہی اتنی جلدی مچائی ہوئی تھی: ٹینا نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا۔" اچھا بچو ابھی جب سب سے ملینگے نہ تب وقت کا پتا ہی نہیں چلنا۔ عروج کمر پر ہاتھ ٹکائے لڑاکا عورتوں کی طرح بولی'

اچھا اب چلو کہیں تمہارا آدھا گھنٹہ یہیں نہ نکل جائے۔" ٹینا سے چڑاتی سیڑیاں اترنے لگی۔ عروج بھی مسکراتی اس کے پیچھے ہی چل دی۔

میرے بچو میرا تو من نہیں کر رہا تھا آپ لوگوں کو اکیلے بھیجنے کا رضائے اتنی دور سے آپ سب کو میرے بھروسے یہاں بھیجا ہے خدا نا خواستہ اگر تم لوگ راستہ بھول گئے تو؟۔ بی جان ایک ہی سانس میں انہیں اپنے دل میں آئے خدشوں سے آگاہ کرتی قدرے افسردہ ہوئیں۔" بی جان آپ فکر مت کریں ہم لوکیشن لگائینگے اور یوں اپنی منزل تک پہنچ جائینگے۔۔ عروج نے چٹکی بجاتے کہا۔۔

پر پھر بھی میرا من نہیں مان رہا۔"

بی جان وہ بچے تو نہیں جو راستہ بھول جائینگے اور ویسے بھی یہ انٹرنیٹ کا زمانہ ہے،"

آکاش نے انکے گرد بازو پھیلائے محبت سے سمجھایا؛

چاروں ایک طرف کھڑے مسکراتی نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے،

ویسے بی جان آپ بھی چلتیں نا ساتھ تو بہت مزہ آتا؟۔۔

عروج نے بات بدلتے شرارت سے کہا۔

ارے میری بوڑھی ہڈیوں میں اتنی جان کہاں جو میں سفر کروں:

ان سب بڑے لوگوں کے پاس ایک ہی ڈانٹاگ ہوتا ہے کہ،

میری بوڑھی ہڈیوں میں اتنی جان کہاں "۔ اکشے نے پاس کھڑے راہول کے کان میں

سرگوشی کرتے بی جان کی نقل اتاری۔ چپ چاپ کھڑے رہو ورنہ اگر بی جان کے پیچھے کھڑے
انکے فوجی پوتے نے سن لیا تو تم اپنی ہڈیوں پر سلامت نہیں جا پاؤ گے۔۔

راہول کی دھمکی پر اکشے ہونٹوں پر انگلی رکھے سیدھا ہو گیا: تبھی آکاش انکی طرف آیا"

کہیں اس نے سن تو نہیں لیا؟"

اکشے نے تشویش سے پوچھا۔

تم تو گئے۔"

سڈ نے مزے سے کہا؛

مجھے امید ہے آپ لوگوں کا سفر اچھے سے گزرے گا۔ آکاش پاس آتا مسکرا کر کہنے لگا۔

اکشے نے بے اختیار سکون کا سانس لیا۔ "اس کی حالت دیکھ راہول نے سر نیچے کر کے اپنی ہنسی چھپائی:

مجھے ایک ضروری کام تھا جس کی وجہ سے میں آپ سب کے ساتھ نہیں جا پایا ورنہ کبھی بھی میں آپ سب کو اکیلے نہیں بھیجتا"،

آکاش نے معذرت خواہ لہجے میں کہا۔

تینوں خاموشی سے اس کی بات سن رہے تھے۔

اس سفر میں آپکے ساتھ دو خواتین ہیں مجھے امید ہے آپ ان کی حفاظت کریں گے؟؟۔ آکاش نے راہول کے کندھے پر ہاتھ رکھے دوستانہ لہجے میں کہا۔

جس پر راہول نے مسکرا کر سر کو خم دیا۔

اکش نے بھی مسکرا کر سر ہلایا۔

آکاش نے سڈ کی طرف دیکھا۔

جو کنفیوز سا کھڑا تھا۔

آکاش کو اپنی طرف دیکھتا پا کر

سڈ نجل سا مسکرایا۔

جی جی ہم پہنچ کر فون کرینگے،" سڈ نے زبان تر کرتے کہا: جی ضرور،"

پھر ملتے ہیں آپ سب کی واپسی پر "آکاش باری باری تینوں کے گلے ملا۔

اور ہاں ایک بات اور۔

آکاش کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔۔

ہمیں بڑوں کا احترام کرنا چاہیے۔

میرا مطلب ہے بڑو کا آدر کرنا چاہیے۔۔

آکاش کی بات سے لگ رہا تھا وہ انکی کچھ دیر پہلے والی بات سن چکا تھا؛

تینوں حیران ہونے کے ساتھ جی جان سے شرمندہ بھی ہوئے۔ ہم فوجیوں کے کان اور آنکھیں بہت تیز ہوتی ہیں۔" آکاش ان کی حیرانی بھانپتا بولا اور اکشے کا کندھا تھپتھپاتا واپس بی جان کی طرف چلا گیا:

کرادی نابے عزتی۔۔ راہول نے اکشے کی کمر میں دھموکا جڑا۔۔

مجھے کیا پتا تھا وہ سن لگا،

اکشے کمر سہلاتا سکا۔ اور توہر جگہ ڈھنڈور ایسٹنا ضروری ہوتا ہے کہ تجھے اردو نہیں آتی۔؟

راہول اب سڈپر چڑھ دوڑا۔

جس بات کی سمجھ نہ آئے وہاں بس مسکرا کر سر ہلادیا کر ہماری طرح اور۔

ایک منٹ تم لوگوں کو بھی سمجھ نہیں آئی اس نے کیا کہا؟۔

سڈ نے اس کی بات کاٹی۔

تو اور کیا تجھے کیا لگتا ہے ہم نے اردو میں پی ایچ ڈی کی ہے۔

راہول ڈھیٹائی سے بولا؛

ایک ادھ الفاظ سمجھ آ جاتے ہیں مگر اتنا لمبا۔

اکشے نے لمبے لفظ کو کھینچا۔

پر اس نے کہا کیا؟"

سڈپر سوچ انداز میں بولا،

میں نے اس کی کہی لا سنز یاد کر لی ہیں عروج سے پوچھ لینگے اب چلو:

راہول انہیں اپنے پیچھے آنے کا کہتا عروج کی طرف چلا گیا:

پانچوں اپنی منزل کی طرف روانہ ہو چکے تھے "عروج نے صحیح کہا تھا سب سے ملنے ملانے میں

وقت کا پتا ہی نہیں چلا۔۔

ڈرائیونگ سیٹ عروج نے سنبھالی تھی فرنٹ سیٹ پر ٹینا اور تینوں لڑکے پیچھے بیٹھے تھے۔

اے جے ہم جا کہاں رہے ہیں؟؟۔

ٹینا ایکسائیٹڈ تھی۔

کہا تھانہ اس آسرپرائز۔

عروج سامنے نظریں ٹکائے مصروف سے انداز میں بولی۔

یاردس از نوٹ فیئر تم دونوں لڑکیاں آگے بیٹھ گئی اور ہم تینوں کو پیچھے بیٹھا دیا۔

سڈ منہ بسور کر بولا۔

عروج نے بیک ویو مر میں سے مسکرا کر اسے دیکھا جو منہ پھلائے بیٹھا تھا؛

مسٹر جب لڑکی ڈرائیو کرے تو آگے بیٹھنے کا حق بھی لڑکی کا ہی ہے اور جب لڑکا ڈرائیو کرے تو لڑکا۔

ٹینا نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے کہا،

تو ہم میں سے کسی کو کرنے دو ڈرائیونگ ہمیں بھی آتی ہے!

سڈ نے ٹینا کو خونخوار نظروں سے گھورتے لفظوں پر زور دیتے کہا۔

اگر ڈرائیو تم کرو گے تو سارا سر پرانز خراب ہو جائیگا!

جواب عروج کی طرف سے آیا۔

واہ اے جے سر پرانز ہو تو ایسا؛

ٹیٹا نے سڈ کو دیکھتے مزے سے کہا،۔

سڈ اس کی بات پر جل بھن کر باہر دیکھنے لگا۔

اکشے راہول کے کندھے پر سر رکھے مزے سے سو رہا تھا جبکہ راہول کانوں میں ہیڈ فونز لگائے
میوزک سننے کے ساتھ باہر کا موسم بھی انجوائے کر رہا تھا:

آسمان پر چھائے بادل وقفے وقفے سے ہوتی بارش ایک خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔ سب باہر کے منظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے جبکہ عروج کا سارا دھیان ڈرائیونگ پر تھا؛ وہ ڈرائیونگ کے معاملے میں بہت حساس تھی۔

اے جے اور کتنی دیر ہے؟۔

تقریباً دو گھنٹے گزرنے کے بعد ٹینا نے پوچھا!

صبر رکھو ٹینا تھوڑی دیر میں پہنچ جائینگے۔

عروج نے موبائل پر نظریں دوڑائے کہا جہاں ابھی بھی گھنٹوں کا سفر باقی تھا؛

کار میں مکمل خاموشی چھا گئی:

چار گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد بھی جب منزل نہیں آئی تب ٹینا دوبارہ اکتائی بولی "

اے جے یار کتنا ٹائم ہے؟؟

صبر رکھو! عروج نے دوبارہ وہی جملہ دوہرایا۔

اے جے کہیں تم ہمیں گاڑی کے ذریعے ہی واپس انڈیا تو نہیں لیکر جا رہی نا؟؟۔ ٹینا نے مشکوک نظروں سے اسے گھورا " ،

اس کی بات پر عروج کا زندگی سے بھرپور قہقہہ گاڑی میں گونجا۔۔

ڈونٹ وری ایسا کچھ نہیں ہو گا تم بس صبر رکھو اور تھوڑا اور ویٹ کر لو پلیز"۔ عروج نے التجائیہ انداز میں کہا۔

اچھا ٹھیک ہے؛ ٹینا جتانے والے انداز میں کہتی باہر دیکھنے لگی۔۔

عروج نے ایک نظر پیچھے دوڑائی جہاں اب اکشے کے کانوں میں ہیڈ فونز تھے اور راہول اس کے کندھے پر سر رکھے سو رہا تھا۔ سڈو ایسے ہی منہ پھلائے باہر دیکھنے میں مگن تھا: اسے دیکھ عروج کے لب بے اختیار مسکراہٹ میں ڈھلے،"

ایک جگہ عروج نے گاڑی روکی سب ہی سستاتے باہر نکلے سوائے راہول کے کیونکہ وہ مردوں سے شرط لگا کر سویا تھا: تھوڑی دیر کمرسیدھی کرنے کے بعد کھانے پینے کی کچھ چیزیں لیکر چاروں دوبارہ گاڑی میں آکر بیٹھ گئے۔ سفر دوبارہ شروع ہو گیا، "مگر اس بار گاڑی میں خاموشی کا راج نہیں تھا چاروں کھانے پینے کی چیزوں سے لطف اندوز ہوتے کوئی نہ کوئی بات کر رہے تھے۔

سڈ بھی اپنا موڈ خود ہی ٹھیک کرتا ان سے باتیں کر رہا تھا۔

رات کا اندھیرا چاروں طرف پھیل چکا تھا عروج بھی مسلسل ڈرائیونگ کرتی تھکن محسوس کر رہی تھی۔ "عروج نے ایک سرسری نظر چاروں پر ڈالی، جو سب سے بے خبر سو رہے تھے۔" اپنی منزل پر پہنچ کر عروج نے گاڑی ہوٹل کے آگے جھٹکے سے روکی۔

چاروں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟۔ ٹینا نے لال آنکھوں سے اسے گھورا۔

تم سب کو اکیلے اکیلے اٹھانے کی مجھ میں ہمت نہیں تھی چلو اٹھو پہنچ گئے ہیں۔" عروج کی آواز میں واضح تھکن تھی۔

چاروں نیند میں جھولتے اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔

کاؤنٹر پر پہنچ کر عروج نے روم کی چابیاں لیں۔

یہاں آنے سے پہلے ہی عروج اپنی بکنگ کروا چکی تھی۔

تینوں کو ان کے روم کے باہر چھوڑ کر عروج ٹینا کو لئے اپنے کمرے میں چلی آئی:

راہول بنا روم لاک کئے ہی بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ کر دوبارہ نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔

اکشے نے روم میں آتے ہی روم لاک کیا سڈ پہلے ہی بستر سنبھال چکا تھا اکشے بھی جمائی لیتا اس کے ساتھ ہی آکر بیڈ پر لیٹ گیا:

ٹینا بھی کمرے میں آتے ہی بستر میں گھس گئی عروج مسکرا کر اسے دیکھتی فریش ہونے کی غرض سے واشروم چلی گئی، "سب کا سامان گاڑی میں ہی تھا۔ فریش ہونے کے بعد عروج نے بھی آکر بستر سنبھالا" ایک بار صبح کا سوچ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی اور مسکراتے ہی کب وہ نیند کی وادی میں اتر گئی پتا ہی نہیں چلا:

(حال)

"ڈیوٹی سے واپس آکر عروج اپنے کمرے میں بیٹھی اسائمنٹ بنا رہی تھی"، یہ کچھ دن کافی سکون سے گزرے تھے زین اور اس کی گینگ کچھ دنوں سے ہوٹل نہیں آئی اور عروج کو بھی یہی لگا شاید زین نے اس کا پیچھا چھوڑ دیا ہے! ابھی بھی تھکن کے باوجود وہ اسائمنٹ بنا رہی تھی؛ عدن اپنے کمرے میں تھی کے یک دم تیز میوزک کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ عروج کی پیشانی پر چند شکنیں نمودار ہوئیں پھر سر جھٹک کر اسائمنٹ بنانے لگی مگر میوزک کی وجہ سے اس کا دھیان بار بار بھٹک رہا تھا پہلے تو کافی دیر وہ انور کرتی رہی مگر جب برداشت سے باہر ہوا تب اٹھ کر اپنے کمرے سے باہر آئی، "عدن بھی تبھی اپنے کمرے سے نکلی تھی۔ پتا نہیں کس نے اتنی اونچی آواز

میں میوزک لگایا ہے "عدن اس کے قریب آتی چلائی۔ پہلے تو کبھی کسی نے اتنی اونچی آواز میں میوزک نہیں لگایا"،

عدن کی دوسری بات پر عروج کے دماغ میں ایک خدشہ آیا۔ "میں دیکھ کر آتی ہوں۔۔ عدن دروازے کی طرف جانے لگی جب عروج نے انہیں روکا۔

نہیں آپ رہنے دیں میں دیکھ کر آتی ہوں ایسے ہی خواہ مخواہ کسی نے آپ کے ساتھ بد تمیزی کر دی تو آپ رہنے دیں میں جاتی ہوں! عروج فکر مند سی کہتی دروازے کی طرف بڑھی پیچھے عدن اس کی بات پر مسکرائی تھی:

عروج نے باہر نکل کر آس پاس نظر دوڑائی، آواز سامنے والے فلیٹ سے آرہی تھی۔ تیز میوزک کی آواز سے اس کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر ایک بار پھر اسے زین نامی خدشہ لاحق ہوا۔ "عروج نے دروازے پر دستک دی" دو منٹ تک انتظار کے بعد بھی کسی نے دروازہ نہیں کھولا شاید تیز میوزک کی وجہ سے کسی کو سنائی نہیں دیا۔ عروج دوبارہ دستک

دینے لگی جب اس کی نظر ڈور بیل پر پڑی،، خود کو دل ہی دل میں صلواتیں سناتے اس نے گھنٹی پر انگلی رکھی۔ بیل مسلسل بج رہی تھی ساتھ ہی اس کے دل کی دھڑکن بھی بڑھ رہی تھی "عروج نے بیل سے ہاتھ اٹھایا ہی تھا جب دروازہ کھلا، اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ عروج کی تیوری چڑھ گئی دل کی بڑھی دھڑکن ایک دم ساکت ہوئی تھی۔ اس کا خدشہ صحیح ثابت ہوا "زین اسے دیکھتا مسکرا کر ہاتھ ہلانے لگا:

آواز آہستہ کرو!

وہ غصے سے بولی۔

کیا؟؟

تیز میوزک کی وجہ سے آواز زین عباس تک نہیں پہنچی یا شاید وہ ایسی ایکٹنگ کر رہا تھا"

میں نے کہا آواز آہستہ کرو!

اس بار اس نے قدرے چلاتے ہوئے کہا۔

زین اس کی بات سمجھتا عجیب سے انداز میں مسکرایا اور ساتھ ہی اس نے اپنے دوست کو کوئی اشارہ کیا جسے سمجھتے اس نے میوزک بند کر دیا:

آواز بند ہوتے ہی سناٹا چھا گیا۔۔

عروجِ خونخوار نظروں سے اسے گھور رہی تھی جیسے اسے سالم نگل جانے کا ارادہ رکھتی ہو،،

تمہیں کیا لگتا ہوں ہو سٹل چھوڑ کر تم مجھ سے پیچھا چھڑالو گی؟۔

زین استہزائیہ ہنسا۔

دیکھو تمہارا مسئلہ مجھ سے ہے لیکن یہاں اس طرح تمہاری حرکتوں سے دوسروں کو بھی پر اہلم ہو رہی ہے اسی لئے اپنا بوریا بستر سمیٹو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے "۔ عروج درشتگی سے کہتی رکی نہیں واپس اپنے فلیٹ میں آگئی،،

زین کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ دوڑ گئی۔:

کیا ہوا؟

عروج کے اندر آتے ہی عدن نے پوچھا۔

اس سے پہلے عروج کوئی جواب دیتی میوزک دوبارہ شروع ہوا اور اس بار پہلے سے بھی زیادہ اونچی آواز میں۔۔

عروج نے بے بسی سے عدن کو دیکھا

عدن بھی بنا کچھ بولے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

عروج نے دکھ سے انہیں دیکھا اس سب کی وجہ وہی تھی۔

ساری رات دونوں سو نہیں پائی تھیں۔۔

صبح کالج کے لئے تیار ہوتے اسے اپنے سر میں درد محسوس ہو رہا تھا؛ سرخ آنکھیں بھی چیخ چیخ کے رتجگے کی گواہی دے رہیں تھیں عدن کا بھی کچھ یہی حال تھا۔

پتا نہیں کیسے لوگ ہیں اللہ! انہیں ہدایت سے نوازے، "عدن اپنی پیشانی مسلتی بڑبڑائی۔

خود کو سستی عروج ناشتہ بھی صحیح سے نہ کر پائی۔ ناشتے کے بعد اس نے عدن کے ساتھ مل کر برتن سمیٹے اور اپنا کالج بیگ اٹھائے عدن کو خدا حافظ کہتے باہر نکلی:

ابھی اس نے لفٹ میں قدم رکھا ہی تھا جب زین کو دیکھ ٹھٹھکی!

زین بھی اسے دیکھتا مسکرا کر ہاتھ ہلانے لگا۔

عروج نظر غلط اس پر ڈالتی ایک طرف کھڑی ہو گئی۔

گڈ مارنگ،،

زین نے مسکرا کر کہا۔

عروج بنا جواب دیئے خاموش کھڑی رہی۔

انسان جواب ہی دے دیتا ہے صبح صبح ایک ہینڈ سم لڑکا تمہیں گڈ مارنگ بول رہا ہے اور تم نخرے دکھا رہی ہو؟۔

وہ ایسے بولا جیسے دونوں سالوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔"

عروج نے ایک نظر اس پر ڈالی،

جو بلیک پینٹ شرٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے آنکھوں پر بلیک گلاسز لگائے واقعی بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا،

عروج کو بلیک کلر بہت پسند تھا مگر اس وقت زین کو دیکھ اسے بلیک کلر بھی برا لگنے لگا۔

کیا دیکھ رہی ہو نظر لگانی ہے کیا؟"

زین شوخ ہوتے بولا۔"

تم کیا کوئی پرستان سے آئے پرے ہو جو میں تمہیں نظر لگاؤنگی۔

وہاٹ پری تو سنا ہے مگر یہ پرا کیا ہوتا ہے؟؟۔ زین نے تعجب سے منہ کھولتے ہوئے کہا۔

تمہارا مسئلہ کیا ہے تمہیں کوئی دوسرا کام نہیں ہے جو تم ہر وقت میرا سر کھاتے رہتے ہو پتا نہیں میرے کس گناہ کی سزا ہو تم یا اللہ مجھے معاف کر دے"،

عروج نے اپنی بات کا رخ موڑتے آسمان کی طرف دیکھتے کہا

تم مسلمان ہو؟؟ زین چونکا!

تو کیا تمہیں میں کافر لگتی ہوں؟۔

عروج صدمے سے بولی۔

جواباً زین نے مسکرا کر کندھے اچکا دیئے، "اب تمہارا نام ہی ایسا ہے۔"

زین نے اپنا سر کھجایا۔

تمہیں میں کس زاویے سے کافر لگتی ہوں استغفر اللہ، عروج نے بے اختیار کانوں کو ہاتھ لگائے "زین کو اس وقت وہ بہت کیوٹ لگی۔ اگر ناموں کے پیچھے رہے تو ہو گئی مسلمان اور ہندو کی شناخت۔۔ عروج غصے و صدمے سے چلائی۔

زین نے بے اختیار اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے "، اس سے پہلے زین کچھ کہتا لفٹ کا دروازہ کھلا اور عروج دندناتی ہوئی لفٹ سے باہر نکلی۔" پیچھے زین عباسی نے بھی اپنے قدم آگے بڑھائے اس کے چہرے پر بڑی دلکش مسکراہٹ تھی:

(ماضی)

"ٹینا انگڑائی لیتی اٹھی جب اس کی نظر عروج پر پڑی جو مسکراتے ہوئے گہری نیند سو رہی تھی۔

ٹینا کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

بلینکٹ سائیڈ پر کرتی وہ کھڑکی تک آئی، "کھڑکی کے پردے سائیڈ پر کرتے ہی کمرے میں روشنی
چھاگئی ساتھ ہی ٹینا کے منہ سے ایک چیخ نکلی! عروج جو مزے سے سو رہی تھی ٹینا کی چیخ پر ہڑبڑا کر
اٹھی مگر ٹینا کو کھڑکی کے سامنے کھڑا دیکھ عروج مسکراتی واپس لیٹ گئی،

یہی تو اس کا سر پر اتر تھا؛

ٹینا آنکھوں میں بے یقینی لئے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی جہاں برف سے ڈھکے پہاڑ ایک خوبصورت
منظر پیش کر رہے تھے،

اے جے،

ٹینا چھوٹے بچوں کی طرح چلاتی عروج کے پاس آئی۔

سن رہی ہوں ٹینا!

عروج آنکھیں بند کئے نیند سے بو جھل آواز میں بولی۔

اے جے اٹھو دیکھو باہر برف ہے، پہاڑ ہیں اٹھو،،

ٹینا سے ہلاتی واپس کھڑکی تک آئی اور جھٹ سے کھڑکی کھولی مگر ٹھنڈی ہوا کی تاب نہ لاتے اس نے دوبارہ کھڑکی بند کر دی۔۔

اے جے یہ کون سی جگہ ہے؟۔

ٹینا واپس اس کے پاس آکر بیڈ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔۔

عروج نے بمشکل نیند سے بوجھل آنکھیں کھولیں مگر سامنے ٹینا کا خوشی سے دھمکتا چہرہ دیکھ اس کی نیند بھک سے اڑ گئی۔

وہ مسکراتی ہوئی سیدھی ہوئی۔

کیسا لگا سر پرانز؟"

اے جے ایسا سر پرانز آج تک کسی نے نہیں دیا یو آر دی بیسٹ"،

ٹینا اس کے گالوں پر جھکی۔

اچھا میں فریش ہو جاؤں پھر بیگز لاتی ہوں اس کے بعد تیار ہو کر باہر جائینگے؛ عروج اس کے گال کھینچتی اٹھی اور واشر روم چلی گئی ٹینا دوبارہ کھڑکی کے پاس آکر باہر کا نظارہ دیکھنے لگی:

"راہول اٹھ"،

اکشے راہول کے سر پر کھڑا سے آوازیں دے رہا تھا۔

کیا مسئلہ ہے کیوں صبح صبح سر پر کھڑا چلا رہا ہے؟۔ راہول نیند سے بو جھل آواز میں کہتا کروٹ بدل گیا

اب اٹھ دیکھ اے جے ہمیں کشمیر لے آئی ہے،،

اکشے اسے جھنجھوڑتا بولا۔

کشمیر؟ راہول نے گردن موڑ کر اسے دیکھا

ابے اٹھنا۔

اکشے نے راہول پر سے بلیکٹ اتارا۔

راہول اٹھ کر کھڑکی کے پاس آیا اور باہر کا منظر دیکھ حیران رہ گیا۔

بیوٹیفل! راہول مبہوت سا بولا۔

ویسے یار اگر کشمیر ہی لانا تھا تو بتا دیتی پلین سے آ جاتے ایسے ہی اتنا لمبا ٹریول کیا؛

اکشے نے انگڑائی لیتے کہا ۔

ایک تو اس نے اتنا لمبا سفر کر کے ہمیں سر پر اُتر دیا اوپر سے اسے تھینکس بولنے کی بجائے تو یہاں کھڑا ہو اس کر رہا ہے۔ راہول اسے سناتا و اثر و م میں گھس گیا۔ اکشے کھڑا برف سے ڈھکے پہاڑ دیکھ رہا تھا جب زور زور سے دروازہ بجا۔

کیا مسئلہ ہے صبر نہیں ہوتا؟۔ اکشے نے دروازہ کھولتے کہا۔

سڈ تیزی سے اندر آیا

ہم تو گاڑی میں تھے نہ پھر یہ دوسری کنڑی کیسے پہنچے؟ سڈ نے اندر آتے ہی پریشانی سے کہا

یہ دوسری کنڑی نہیں ہے کشمیر ہے اکشے اس پر ہنستا دوبارہ کھڑکی کے پاس آ گیا۔

کشمیر؟ سڈ بھی اس کے ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا،،

ہاں کشمیر ویسے اے جے نے سر پر انزا چھادیا ہے"

ہاں سچ میں! سڈ بھی باہر نظریں ٹیکائے مبہوت سا بولا تھا۔

عروج منہ ہاتھ دھو کر نیچے کاؤنٹر پر آئی؛

السلام وعلیکم مجھے ایک ہیلپ چاہیے! عروج نے کاؤنٹر کے دوسری جانب کھڑے آدمی سے کہا۔

واو علیکم السلام مادام جی بولے؟۔ آدمی جواب دیتا مودباگولا۔۔

ایکچو نلی ہم انڈیا سے آئے ہیں ہمیں یہاں کے بارے میں کچھ خاص نہیں پتا تو کیا آپ ہمیں کوئی گائیڈ دے سکتے ہیں آئی مین جو ہمیں یہاں کے بارے میں بتائے؟؟ عروج نے جھجکتے ہوئے کہا۔

آپ انڈیا سے ہیں ویلکم ٹو پاکستان بہت خوشی ہوئی یہ جان کر کے انڈیا کے لوگ بھی یہاں ٹورسٹ بن کر آتے ہیں۔" آدمی نے خوشدلی سے کہا۔

عروج بھی مسکرائی۔

ایک آدمی ہے جو آپ کو یہاں کے مقامات کے بارے میں بتائیگا اگر آپ کہیں تو میں اسے بلا لیتا ہوں؟

یس شیور،" عروج نے مسکرا کر کہا۔

او کے میڈم۔ آدمی کہتا فون ملانے لگا، ہمارا سامان گاڑی میں ہے کیا پلیز آپ ہمارے رومز میں پہنچا دیں گے؟

ضرور مادام آپ چلیں آپ کا سامان آجائیگا،،

عروج کار کی چابیاں کاؤنٹر پر رکھتی شکریہ ادا کر کے واپس اپنے کمرے میں آگئی "

کمرے میں آکر اس نے بی جان کو فون کر کے اپنی خیر و عافیت سے پہنچنے کی اطلاع دی۔۔ ٹینا
واشروم میں تھی:

فون رکھتے ہی دروازے پر دستک ہوئی۔ عروج نے دروازہ کھولا سامنے ہی ایک کم عمر لڑکا سامان
لئے کھڑا تھا عروج کے کہنے پر لڑکے نے سامان ایک طرف رکھ دیا۔ عروج نے اپنے بیگ سے پیسے
نکال کر لڑکے کو دیئے جس پر لڑکا خوش ہوتا شکریہ ادا کر کے واپس چلا گیا:

دونوں تیار ہو کر باہر آئیں

عروج براؤن لونگ کوٹ پہنے وائٹ جینس کے ساتھ لانگ شوز پہنے بالوں کو سیدھا کئے گلے میں
سٹالر پہنے کافی ڈیسٹ لگ رہی تھی۔ ٹینا بھی لونگ کوٹ کے ساتھ جینس پہنے اپنے گنگرالے
بالوں کو کھلا چھوڑے کافی خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔

دونوں ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتی سڈ کے کمرے کی طرف آئیں۔۔ چلو سڈ چلتے
ہیں، "عروج نے اسے تیار کھڑا دیکھ کہا۔ سڈ خود پر پر فیوم چھڑکتا گلاسز لگائے ان کے ساتھ باہر
آگیا۔"

اے بے مس لیگ پیس کہاں ہیں؟

سڈ نے ٹینا سے انجان بنتے عروج سے پوچھا!

ٹینا نے چونک کر اسے دیکھا جس کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔۔

اگر تم اندھے نہیں ہو تو میں یہاں ہوں! ٹینا اس کے سامنے آتی چبا کر بولی۔

وہاٹ آسر پرانز آئی کانٹ بلیو"، سڈ منہ پر ہاتھ رکھے ڈرامائی انداز میں بولا "آج پہلی بار میں مس لیگ پیس کو پورے کپڑوں میں دیکھ رہا ہوں"

سڈ اپنی بات سے ٹینا کو شرمندہ کرنا چاہتا تھا مگر ٹینا بجائے شرمندہ ہونے کے ترچھی آنکھوں سے اسے گھورتی بولی، اگر تمہیں یاد ہو تو پاکستان آنے کے بعد میں ایسے ہی کپڑے پہن رہی ہوں۔۔

ریٹلی؟ سڈ معصومیت سے بولا۔

تینوں باتیں کرتے نیچے آئے راہول اور اکشے نے بھی انہیں جوئن کیا"

کاؤنٹر پر پہنچ کر ان کا سامنا فضل بخش سے ہوا۔ "مادام یہ فضل بخش ہے یہ آپ کو گائیڈ کریگا"

کاؤنٹر پر کھڑے آدمی نے کہا۔

پانچوں نے ایک ساتھ اسے دیکھا جو عمر میں تقریباً چالیس سال کا تھا سر پر گرم ٹوپی لئے سادہ شلوار
قمیض پہنے اوپر گرم واسکٹ پہنے وہ حلیے سے ہی پٹھان لگ رہا تھا:

السلام وعلیکم!

فضل بخش نے پانچوں کو دیکھ سلام کیا جن میں صرف عروج نے ہی اس کے سلام کا جواب دیا۔

ام آپکو گائڈ کریگا یہاں کی خوبصورت خوبصورت جگہ پر گمائے گا،،

فضل نے مسکرا کر کہا۔

عروج سمیت سبھی کو اس کے بولنے کا انداز پسند آیا۔

چلیں؟ فضل بخش کہتا آگے چلنے لگا پانچوں اس کے پیچھے پیچھے قدم بڑھا رہے تھے۔

اے بے مجھے نہیں پتا تھا تم ہمیں کشمیر لیکر آؤ گی ہمیں لگا تھا تم ہمیں پاکستان میں گھماؤ گی؟"

اکشے نے ساتھ چلتے کہا۔

اس کی بات پر عروج چونکی پھر مسکرا کر بولی۔

یہ کشمیر نہیں ہے!

کیا کشمیر نہیں ہے؟

تینوں لڑکوں نے ایک ساتھ کہا:

یہ ناران کاغان ہے"

ناران کاغان؟

ہاں ناران کاغان پاکستان کے خوبصورت علاقوں میں سے ایک ہے"، عروج نے کہتے ساتھ گاڑی
کا دروازہ کھولا۔

واہ مجھے نہیں پتا تھا پاکستان اتنا خوبصورت ہے،،

اکشتے نے ستانش بھری نظروں سے آس پاس دیکھا۔

فضل پہلے انہیں سیف الملوک جھیل پر لایا تھا۔

پانچوں مبہوت سے اس سحر انگیز جھیل کو دیکھ رہے تھے تینوں طرف پہاڑوں سے ڈھکی یہ جھیل کسی کو بھی اپنا اسیر بنا سکتی تھی،

میڈم جی اس جھیل کا نام ہے سیف الملوک جھیل جدید سائنس کے مطابق اس جھیل کی لمبائی، 3426، فٹ چوڑائی، 2205، فٹ اور اوسط گہرائی، 50، ہے سطح سمندر سے، 10578، بلندی پر واقع ہے: فضل بخش جھیل پر نظریں ٹیکائے انہیں جھیل کے متعلق آگاہ کرنے لگا، جبکہ پرانی لڑائی گئی سائنس کے مطابق لوگوں کا کہنا ہے کہ اس جھیل کا پانی پہاڑوں سے نہیں جھیل کی تہہ سے نکلتا ہے جھیل کے پانی کا مقدار ہمیشہ ایک ہی رہتا ہے اس جھیل کی گہرائی کا آج تک کوئی پتا نہیں لگا سکا اور جس نے بھی یہ کوشش کیا وہ جھیل کی تہہ سے واپس نہیں آ سکا کہا جاتا ہے کہ یہ جھیل تین لاکھ سال پہلے اس وقت وجود میں آیا جب وادی کاغان کا یہ علاقہ برف سے ڈھکا تھا اور

ایک بہت بڑے طوفانی تو دے نے ٹوٹ کر اس دریا کے پانی کو روک لیا جو جھیل کے عین وسط سے گزر رہا تھا: فضل نے قدرے ٹھہرے ٹھہرے بتایا۔

چاروں حیرانی سے جھیل پر نظرے ٹیکائی فضل کی باتیں سن رہے تھے جبکہ سڈ صرف سمجھنے کی کوشش میں تھا،

جھیل کے عین عقب میں ملکہ پر بت برفانی لبادا اوڑے اپنی خوبصورتی اور جو بن کا نظارہ کرار ہی تھی۔" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فضل دوبارہ بولا، 17390، بلند اس پہاڑ کو آج تک کوئی سر نہ کر سکا مقامی لوگ اس کی وجہ شہزادہ سیف الملوک کی بددعا بتاتے ہیں۔ فضل سانس لینے کے لئے رکا۔ شہزادہ سیف الملوک؟؟

پانچوں ایک ساتھ بولے

جی صاحب جی شہزادہ سیف الملوک،

یہ شہزادہ سیف الملوک کون ہیں؟۔ عروج نے تجسس سے پوچھا؟

میڈم جی یہ تو لمبا کہانی ہے۔"

فضل جھیل کنارے چلتا بولا۔

پانچوں جھیل پر نظریں ٹکائے ساتھ ساتھ چل رہے تھے، آس پاس کافی سیاحوں کا رش تھا، کچھ آتے جاتے لوگ گردن موڑ موڑ کر انہیں دیکھ رہے تھے"

وہ پانچوں تھے ہی ایسے اگر وہ کالج میں اپنی دوستی کی وجہ سے مشہور تو دوسری وجہ ان کی خوبصورتی تھی پانچوں ہی ایک سے بڑھ کر ایک تھے جتنے نرم دل اتنے ہی خوبصورت:

کوئی بات نہیں آپ شارٹ میں بتادو"،

راہول کو بھی تجسس تھا جاننے کا۔

ٹھیک ہے جی جیسا آپ کہیں۔

فضل مزید کہنے لگا:

شہزادہ سیف الملوک حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے لگ بھگ، 866ء سال قبل برسر اقتدار مصر کے بادشاہ کا بیٹا بتایا گیا ہے لیکن بعض حضرات نے اسے دہلی کا شہزادہ بھی لکھا ہے "

دہلی کا نام سن کر پانچوں چونکے انکے تجسس میں مزید اضافہ ہوا،،

ٹینا سننے کے ساتھ ساتھ تصویریں بھی بنا رہی تھی۔

اسے خواب میں ایک حسین و جمال پری کا دیدار ہوتا ہے اور وہ جی جان سے اس پر فریفتہ ہو جاتا ہے وہ اپنی مملکت کے سبھی نجومیوں کو بلاتا ہے:

نجومیوں کا مطلب؟۔ سڈ جسے فضل کی آدھی باتیں سمجھ آرہی تھی اس کی بات کاٹ کر بولا۔

نجومی کو ہندی میں جو تشی کہتے ہیں"

اچھا اچھا! سڈ فضل کی بات سمجھتا سر ہلا کر بولا۔

سبھی نجومیوں سے اس پری کا اتہ پتہ معلوم کرتا ہے تو اسے بتایا جاتا ہے کہ یہ پری اسے موجودہ کاغان کے علاقے ناران میں جھیل کنارے مل سکتی ہے نجومیوں نے شہزادے کو یہ بھی بتایا کہ اسے پری کے اصول کے لئے بارہ سال کی ریاضت بھی کرنی ہوگی اور۔ ریاضت کیا ہوتی ہے؟

سڈ نے دوبارہ بات کاٹی،

عروج نے تیکھی نظروں سے اسے گھورا۔ فضل نے بھی اکتا کر اسے دیکھا

صاحب جی آپ چلہ کہہ لیں۔

فضل ایک جگہ رک پانچوں بھی وہی رک کر جھیل دیکھنے لگے۔ جہاں لوگ کشتیوں کی مدد سے
جھیل کا سفر کر رہے تھے: فضل چچا آپ آگے سنائیں۔ فضل کو خاموش دیکھ عروج نے بے چینی
سے کہا۔

شہزادہ ایک نہایت پر خطر سفر کے بعد اس جھیل پر پہنچا:

فضل نے شہادت کی انگلی جھیل کی طرف کی۔

بارہ سال کی ریاضت کے بعد وہ پری کے تصور میں آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا کہ اسے پروں کی پھڑ پھڑاہٹ کی آواز سنائی دی شہزادے نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو اسے پری بدلیع الجمال، 360، پروں کے ہمرا غسل کے لئے جھیل کے پانی میں اترتی۔۔۔۔،

فضل چچایہ غسل کسے کہتے ہیں؟؟

سڈ کے بات کاٹنے پر عروج سمیت سبھی نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا۔

جس پر سڈ تھوڑا نجل ہو گیا۔ صاحب جی مجھے لگتا ہے آپ کو سناتے میں خود بھول جاؤنگا۔ فضل اکتا یا بولا۔

سڈ اپنا سر کھجانے لگا۔

فضل چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ بولنا شروع ہوا۔

پر یاں کسی آدم زاد کی موجودگی سے بے خبر اپنی پوشاک اتار کر۔

پوشاک؟؟

فضل ابھی بولتا سڈ کی آواز پھر سب کے کانوں سے ٹکرائی۔

سڈالسا کا واسطہ ہے ہمیں سننے دو تمہیں جو لفظ سمجھ نہیں آ رہا وہ بعد میں مجھ سے پوچھ لینا پرا بھی پلیز! عروج نے اس کے آگے اپنے دونوں ہاتھ جوڑے۔۔

تینوں نے مشکل سے اپنی ہنسی چھپائی۔ سڈ اپنی خفت مٹاتا بتیسی دکھانے لگا،،

میڈم جی آپ ایک کافر کو اللہ کا واسطہ دے رہی ہیں؟۔

فضل نے تعجب سے کہا۔

اس کی بات پر چاروں نے چونک کر اسے دیکھا۔

عروج گڑ بڑا گئی۔

کافر مطلب؟؟

راہول نے اچھنبے سے پوچھا،

جو اللہ کو نہیں مانتے وہ کافر ہی تو ہوتے ہیں جی۔"

فضل چچا آپ کہانی بتا رہے تھے۔

فضل کی بات پر عروج گڑ بڑاتی بولی۔

ایک منٹ اے جے راہول نے ہاتھ کے اشارے سے اسے مزید کچھ کہنے سے روکا۔

ہم اسلام دین میں نہیں ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہم اللہ کو نہیں مانتے؛

راہول پر اعتماد سا بولا۔

جو اللہ کو مانتا ہے اسے اس کی زندگی میں کسی اور چیز کو ماننے کی گنجائش نہیں رہتی جی۔"

فضل چچا چھوڑیں اس بات کو۔

عروج نے پریشانی سے کہا۔۔

اگر ہم سب ہی دین اور دھرم کو ماننے ہیں تو اس میں غلط کیا ہے؟

اکشے نے کہا!

غلط ہے جی! فضل اس کی بات سے انکار کرتا بولا۔

عروج ہونک بنی کبھی فضل اور کبھی ان چاروں کو دیکھ رہی تھی:

جو اللہ کے سوا کسی اور کو مانے وہ شرک کرتا ہے اور شرک اللہؐ کبھی معاف نہیں کرتا " فضل نے سادگی سے کہا۔

وہاٹ شرک؟؟

سڈ نے نا سمجھی سے کہا۔

شرک جب ہم کسی چیز میں ملاوٹ کریں مثلاً ہم اگر کسی چیز سے پیار کرتے ہیں اور پھر اگر ہم اس پیار کو کسی اور کے ساتھ بانٹتے ہیں اسے دھوکہ دے کر وہ پیار کسی اور کو دیتے ہیں تو اسے شرک کہتے ہیں۔ فضل نے سمجھانے والے انداز میں کہا:

دیکھیں ہم کسی چیز میں ملاوٹ نہیں کرتے ہم تو بس دونوں طرف ایک جیسے ہیں۔

سڈ نے نرمی سے کہا "

دیکھیں جی میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا آپ سب کافر گھرانے میں پیدا ہوئے ہیں تو آپ کافر ہی ہیں اور اگر آپ اسلام قبول کر لیں تو آپ مسلمان ہو جائینگے تب آپ کو شرک کی سنگینی پتا چلے گی۔

فضل چچا پلیز بس کر دیں،

عروج دے دے غصے سے بولی۔

میں تو بس صاحب جی کو بتا رہا تھا: فضل نے سادگی سے کہا۔

یار تم لوگ کن باتوں میں الجھ گئے ہم یہاں انجمن کرنے آئے ہیں ان باتوں کو ڈسکس کرنے نہیں!

عروج نے ان کے بگڑتے تیور دیکھ بات کو سنبھالتے کہا۔

اچھا چلو ہم جھیل کی طرف جاتے ہیں۔"

عروج نے ان کا دھیان جھیل کی طرف کیا ۔

چاروں خاموشی سے اس کے ساتھ چل دیے۔ یار کافر کہہ رہا ہے"، راہول نے ساتھ چلتے کہا۔

چھوڑو اس بات کو راہول۔ عروج نے جھنجھلاہٹ سے کہا۔۔ وہ انہیں یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ وہ کافر ہی تو ہیں:

کشتی میں بیٹھ کر پانچوں جھیل میں اترے۔

کافی دیر جھیل میں رہنے کے بعد سب کاموڈ بھی ٹھیک ہو گیا:

کشتی جھیل کے وسط تک گئی پھر واپس آگئی "

سارا دن جھیل پر رہنے کے بعد شام کے سائے پھلتے ہی پانچوں واپس ہو ٹل آ گئے " فضل انہیں
ہو ٹل چھوڑتا اپنے گھر چلا گیا۔

رات کے کھانے کے بعد کافی دیر گپیں لڑاتے رہنے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں سونے کی
غرض سے چلے گئے کسی نے بھی صبح والی بات کا ذکر نہیں کیا تھا "،

(حال)

"عدن عشاء کی نماز پڑ کر باہر آئی جب عروج کو لاؤنج میں صوفے پر بیٹھے پایا "

تم نماز کیوں نہیں پڑھتی؟

عدن کے اس غیر متوقع سوال کے لئے عروج بالکل تیار نہیں تھی اسی لئے یک دم گھبرا گئی۔

بس ٹائم ہی نہیں ملتا،

عروج نے نظریں چراتے کہا۔

نماز کے لئے ٹائم نکالا جاتا ہے اور اس وقت بھی تو تم فارغ بیٹھی ہو!

عدن اس کے قریب صوفے پر بیٹھی۔

جانتی ہو ایک مسلمان اور کافر میں کیا فرق ہوتا ہے؟۔

کیا فرق ہوتا ہے؟؟

عروج نے جواب دینے کی بجائے سوال کیا تھا۔

نماز!

عروج شرمندہ سی ہو کر سر جھکا گئی۔

عروج کی شرمندگی بھانپتی عدن نے کہا۔

میرا مقصد تمہیں شرمندہ کرنا نہیں ہے، میں بس تمہیں بتا رہی ہوں جو رب ہمیں دن میں پانچ بار اپنی طرف بلاتا ہے کیا اس کے بلانے پر ہم پانچ منٹ نہیں نکال سکتے؟ نماز ہمارے نبی کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی جانتی ہو جب اللہ کے نبی کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنی امت سے کیا کہا تھا؟؟

عروج سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی؟!

انہوں نے وصال کے وقت بھی صلوٰۃ کی تلقین کی تھی کہ اسے کبھی مت چھوڑنا،،

عدن کی آواز میں کچھ ایسا تھا عروج کی آنکھیں خود بخود نم ہو گئیں۔

کیا ہم اپنے نبی کی بات پوری نہیں کر سکتے کیا ہم نماز کی پابندی نہیں کر سکتے؟

عروج خاموش آنسو بہاتی بیٹھی تھی۔

جو رب ہمیں اتنی نعمتیں دیتا ہے، رات کو ہمیں بھوکا سونے نہیں دیتا، جو فرشتے شام کو ہمارے گناہ لیکر جاتے ہیں صبح اللہ انہی کے ہاتھوں ہمارا رزق بھیجتا ہے ہمارے بڑے سے بڑے گناہ کو معاف کر دیتا ہے ہم ساری زندگی جو گناہ کرتے ہیں انہیں وہ ایک پل میں معاف کر دیتا ہے سوچو وہ کتنا غفور و رحیم ہے۔

عدن رک کر اس کا چہرہ دیکھنے لگی جو آنسوؤں سے تر تھا:

ہم پھر بھی اس کی ناشکری کرتے ہیں جس کام سے وہ ہمیں منع فرماتا ہے ہم وہی کام کرتے ہیں لیکن پھر بھی وہ ہمیں عذاب نہیں دیتا بلکہ موقع دیتا ہے اور ہر بار دیتا ہے "

عروج ہچکیوں سے رونے لگی۔

جب شیطان نے اللہ کا حکم ماننے سے انکار کیا بابا آدم کو سجدہ نہیں کیا غرور کیا تب اللہ نے اسے مردود قرار دیا اس کے غرور کرنے سے حکم نہ ماننے سے اسے ملائکہ کی صف سے نکال دیا کیونکہ اس نے اللہ کا حکم نہیں مانا غرور کیا خود کو بابا آدم سے بہتر کہا لیکن کبھی سوچا ہے ہم بھی تو وہی کرتے ہیں ہم بھی تو اللہ کا حکم نہیں مانتے ہم بھی خود کو دوسروں سے بہتر کہتے ہیں ہم قتل بھی کرتے ہیں ہمارے یہاں زنا بھی ہوتا ہے سود بھی کھایا جاتا ہے شراب بھی پی جاتی ہے دھوکہ بھی دیا جاتا ہے یہاں وہ ہر گناہ ہوتا ہے جس سے ہمارے رب نے ہمیں منع فرمایا ہے ہم پھر بھی وہی سب کرتے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسلام نے ان سب چیزوں کو حرام قرار دیا ہے ان سب کا عذاب ہو گا ہمارے مرنے کے بعد پھر بھی ہم نہیں رکتے لیکن ہماری اتنی نافرمانیوں کے بعد اتنے گناہوں کے بعد بھی وہ ہم ستر ماؤں جتنا پیار کرتا ہے، ہماری توبہ کے انتظار میں رہتا ہے کہ کب میرا بندہ توبہ کرے اور میں اس کے گناہ معاف کر دوں کیا اس عظیم رب کے لئے ہم پانچ منٹ نہیں نکال سکتے؟۔۔

عدن اپنی بات کہہ کر خاموش ہو گئی!

پورے لاؤنج میں عروج کی ہچکیاں گونج رہی تھیں۔

عدن نے اسے نہیں روکا وہ بس غور سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

عدن کی باتوں کے ساتھ وہ پچھلے آٹھ مہینوں کا غبار بھی نکال رہی تھی،

تھوڑی دیر اپنا دل ہلکا کرنے کے بعد وہ آنکھیں صاف کرتی اٹھی۔

کہاں جا رہی ہو؟؟۔ جانتے ہوئے بھی عدن نے سوال کیا۔

نماز پڑھنے، مسکرا کر کہتی عروج اپنے کمرے میں چلی گئی۔

عدن آسودگی سے مسکرائی۔

نماز کے بعد وہ دعا کی صورت ہاتھ اٹھائے بیٹھی تھی۔۔۔ ی۔۔۔ یا۔۔۔ الل۔۔۔ اللہ۔۔۔ الفاظ منہ سے

نکلنے سے انکاری تھے: اٹکتے اٹکتے چند لفظ اس کی زبان سے نکلے اور اس سے پہلے وہ مزید کچھ

بولتی، ایک دم تیز میوزک کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی:

آج وہ کتنے وقت کے بعد اپنے رب کے آگے جھکی تھی اسے اپنے رب سے معافی مانگنی تھی اپنے

گناہوں کی اپنی غفلتوں کی، مگر اس سے پہلے وہ کچھ کہتی، میوزک نے اس کی آرزو پر پانی پھیر دیا

اس کی بات میں خلل ڈال دیا، لاکھ چاہنے کے باوجود وہ اپنا دھیان دعا کی طرف نہیں لگا پارہی تھی۔ آخر اپنے ضبط کو توڑتی وہ غصے سے اٹھی جائے نماز ویسے ہی بچھی تھی، عروج غصے سے دندناتی سیدھا سامنے والے فلیٹ کے دروازے پر آئی۔ دروازہ کھلا تھا بنا دستک دیئے یا نیل بجائے وہ سیدھا اندر داخل ہوئی۔ اندر کا ماحول دیکھ عروج کا غصہ ساتویں آسمان کو چھونے لگا۔ جگہ جگہ شراب کی بوتلیں بکھری پڑی تھیں سامنے ہی صوفے پر زین دونوں ٹانگیں ٹیبل پر رکھے ہاتھوں میں پکڑا گلاس منہ کو لگائے بیٹھا تھا جس میں شاید شراب تھی۔ لاؤنج کے بیچ میں جینی کے ساتھ ایک لڑکا ڈانس کر رہا تھا "زین کے سامنے والے صوفے پر ایک لڑکا اور لڑکی ساتھ چپکے بیٹھے تھے جنکے ہاتھوں میں بیئر کے کین تھے۔ کسی کو بھی اس کے وہاں ہونے کا احساس نہیں ہوا"،

عروج کی نظر گانا بجاتے ڈیک پر گئی وہ تیزی سے قدم اٹھاتی ڈیک کے پاس پہنچی اور بنا کسی کی پرواہ کیے ڈیک کو اٹھا کر پوری شدت سے زمین پر دے مارا، پورے لاؤنج میں ایک دم سکوت چھا گیا، جو جہاں تھا وہیں مثل برف جم گیا "ڈیک سے اب دھیمی دھیمی آوازیں آرہیں تھیں، عروج نے ڈیک دوبارہ اٹھا کر پوری شدت سے زمین پر دے مارا، جو مدھم مدھم آوازیں تھیں وہ بھی رک گئیں! زین غصے سے اس کی جانب بڑھا۔

ہاؤڈیئر یو تمھاری ہمت ک،،!

زین کی بات کی تکمیل سے قبل ہی ایک زناٹے دار تھپڑ اس کی بولتی بند کر گیا۔

وہ بے یقین ساعروج کو دیکھ رہا تھا کچھ بھی ہو مگر اس عمل کی توقع اسے عروج سے نہیں تھی۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ اگر ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نکالا تو میں تمہارا منہ توڑ دوں گی "

عروج غصے سے چلائی۔

سبھی ہونق بنے اسے دیکھ رہے تھے۔

کوئی مسلمانوں والا کام کیا ہے آج تک تم نے یا ان کافروں کے ساتھ رہ کر تم بھی کافر ہو گئے ہو؟؟ عروج نے جینی کی طرف اشارہ کیا،،

ارے یہ تو کافر ہیں یہ لوگ کریں سو کریں مگر تم بھی ان لوگوں کے ساتھ کافر بن رہے ہو یہ شراب یہ ناچ گانا یہ حرام کاریاں کیا یہ تمہیں زیب دیتی ہیں؟ تمہارا مذہب تمہیں ان چیزوں کی اجازت دیتا ہے؟ وہ چلا رہی تھی اور زین عباسی سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔

یہ میری زندگی ہے میں جیسے چاہوں گزاروں تم ہوتی کون ہو مجھے کچھ کہنے والی؟؟؟

زین نے غصے سے اس کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑا۔

یہ تمہاری زندگی نہیں ہے یہ اس رب کی امانت ہے اور ایک دن وہ اسے واپس لے لیگا اور اس دن تمہاری یہ اکڑیہ پیسے کا غرور سب نکل جائیگا کبھی جہنم دیکھی ہے تم نے کبھی آگ میں جلے ہو تم

نہیں نا؟ اسی لئے ابھی تمہیں سمجھ نہیں آئیگا لیکن ایک بات یاد رکھنا یہ سب یو نہی نہیں رہیگا میری بات اپنے دماغ میں بیٹھالو،، وہ شہادت کی انگلی اٹھائے اسے تنبیہ کرتی بولی۔۔

میری بات سنو،

زین نے اس کے بازو پر گرفت سخت کرتے کہا "یہ جو تمہارے لیکچر ہیں اسے تم اپنے پاس رکھو اور اگر اتنا ہی شوق ہے نا بھاش دینے کا تو کہیں اور جا کر دو یہاں نہیں۔ اور میری ایک بات یاد رکھنا مجھ پر ہاتھ اٹھا کر تم نے بہت سنگین غلطی کر دی ہے اور اس کی سزا تو تمہیں ملے گی۔" ایک ایک لفظ چبا کر کہتے زین نے جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا!

دیکھتے ہیں کون کیا بھگتے گا۔

اپنی بات مکمل کرتے اس نے ایک نفرت بھری نظربت بنے کھڑے اس کے دوستوں پر ڈالی اور جیسے آئی تھی ویسے ہی دندناتی وہاں سے چلی گئی،

زین وہاٹ اس دس؟؟

جینی نے کہا۔۔

جاؤ یہاں سے،

بٹ لسن ٹومی، جینی نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا۔

میں نے کہا جاؤ سب یہاں سے گیٹ لو سٹ رائیٹ ناؤ"،

زین غصے سے اس کا بازو جھٹکتے دھاڑا۔

جینی سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی۔ ایک غصے بھری نظر اس پر ڈالتی اپنا بیگ اٹھا کر فلیٹ سے نکل گئی پیچھے ہی باقی بھی نکلے۔

زین غصے سے مٹھیاں بھینچے مسلسل چکر لگاتا خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کر رہا تھا زندگی میں پہلی بار اس پر کسی صنف مخالف نے ہاتھ اٹھانے کی جرأت کی تھی۔

آخر تھک ہار کر وہ ہیں صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندھ گیا "کچھ دیر باد اس کے چہرے پر وہی شیطانی ضحک رقص کرنے لگا:

عروج آئینے کے آگے کھڑی مسلسل ہانپ رہی تھی۔ "مجھے زین پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا اب ناجانے وہ کیا کرے؟،

خود کو ملامت کرتی وہ سر جھکائی کھڑی تھی۔

تم بھی تو یہی سب کرتی تھی"

ایک آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اس نے سر اٹھا کر آئینے میں دیکھا اور ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی۔

آئینے میں اس کا عکس کھڑا اسے گھور رہا تھا۔

عروج نے بے اختیار اپنی آنکھیں مسلیں۔۔

کیا ہوا ڈر گئی؟۔

عکس نے عجیب سی آواز میں کہا۔

کون ہو تم؟؟؟ وہ کانپتی آواز میں بولی۔

میں تمہارا ضمیر ہوں۔" کہتے ساتھ عکس نے ایک قہقہہ لگایا۔

عروج خوف سے آنکھیں پھاڑے کھڑی آئینے کو دیکھ رہی تھی،،

تم بھی تو یہی سب کرتی تھی کیا بھول گئی اپنے دوستوں کے ساتھ کلب جانا یو نہی ناچ گانا کرنا کیا
بھول گئی؟

عکس نے حقارت سے کہا۔۔

وہ خاموش کھڑی آئینے میں اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی "

آج تم دوسروں کو جہنم کا خوف دلارہی ہو آج تم دوسروں کو مسلمان اور کافر کا فرق بتا رہی ہو "،،

عکس استہزائیہ ہنس۔

آج نہ جانے کتنے برسوں بعد تم نے نماز پڑھی اور خود کو مومنہ سمجھ لیا تمہارے دوست بھی تو کافر تھے اگر تمہاری زندگی میں وہ حادثہ رونما نہ ہوتا تو آج تم یہاں نہ ہوتی اس وقت تم اپنے ان کافر دوستوں کے ساتھ کسی پب میں ہوتی۔۔

عکس اسے اس کی حقیقت سے روشناس کروا رہا تھا۔

ہاں میں کلبوں میں جاتی تھی مگر میں نے کبھی شراب نہیں پی نہ ہی میں نے کبھی کسی کو دھوکہ دیا اور میں دوسروں کا پردہ بھی تو رکھتی ہوں،،

عروج نے اپنی صفائی میں اٹکتے کہا۔

اس کی بات پر آئینے میں ابھرتے عکس نے ایک قہقہہ لگایا۔

کیا ایک مسلمان پر یہی فرض ہے، دھوکہ نہ دینا شراب نہ پینا اور دوسروں کا پردہ رکھنا؟۔ اور دوسروں کا پردہ تو تم اسی لئے رکھتی ہو تاکہ قیامت کے دن تم رسوا نہ ہو تمہارے گناہ دوسروں پر آشکار نہ ہوں صرف یہی تو فرض نہیں ہے ایک مومن پر اور بھی بہت کچھ فرائض ہیں تم خود کو مسلمان کہتی ہو جبکہ تمہارے خود کے اندر ایک کافر ہے،

نہیں میں کافر نہیں ہوں!

عکس کی بات پر وہ تڑپ کر چلائی تھی۔

کیا کبھی سوچا ہے جو تمہارے خدا کو نہیں مانتے تمہارے نبی کو نہیں مانتے تم ان کے ساتھ دوستیاں رکھتی ہو کیا تمہیں یہ زیب دیتا ہے پھر تمہارے اندر بھی تو ایک کافر ہونا۔

عکس اس کی ہر بات رد کر رہا تھا۔

نہیں میں کافر نہیں ہوں"

وہ زور سے چلائی۔

آج تم نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا آج تمہیں اس سے نفرت محسوس ہوئی کبھی خود کو دیکھا ہے تم بھی تو اسی نفرت کی حقدار ہو۔ کبھی خود سے نفرت محسوس کی ہے؟

کیا وہ حواس تمہارے اندر خود کیلئے بھی ہیں جو تم دوسروں کو جانچنے میں صرف کرتی ہو؟

نہیں تم جھوٹ بول رہی ہو میں کافر نہیں ہوں میں ایک مسلمان ہوں میں اللہ اور اس کے رسول کو مانتی ہوں اور جو اللہ اور اس کے رسول کو مانتے ہیں وہ کافر نہیں ہوتے"،

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے سے تم صرف مسلمان کہلاؤ گی ایک مومن نہیں اور صرف ایمان لانا ہی کافی نہیں ہوتا اور بھی بہت سے حق ہوتے ہیں۔۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ ..."

وہ بالوں میں انگلیاں پھنسائے ہذیانی انداز میں چلائی۔

جب انسان اپنے ضمیر کی آواز سنتا ہے تو اس کا ردِ عمل ایسا ہی ہوتا ہے۔

عکس مسلسل قہقہے لگا رہا تھا۔

جاؤ یہاں سے عروج چیختی چلاتی وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔

عروج کے شور مچانے پر عدن پریشان سی اس کے کمرے میں آئی۔

عروج زمین پر بیٹھی چلا رہی تھی،

عروج کیا ہوا؟۔ اس کی حالت دیکھ عدن بوکھلائی سی اسے جھنجھوڑنے لگی۔ کیا ہوا ہے بتاؤ کچھ؟"

مگر عروج شاید سن ہی نہیں رہی تھی۔

عروج ہوش میں آؤ کیا ہوا ہے؟؟؟

عدن مسلسل اسے جھنجھوڑتی چلا رہی تھی۔

اچانک عروج کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا اور وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

عدن جو پہلے ہی پریشان تھی اب تو اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

انہیلر کہاں ہے تمہارا؟ عدن نے گہرا کر پوچھا۔

عروج نے لرزتے ہاتھوں سے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل کی جانب اشارہ کیا۔

عدن نے بغیر چند ساعۃ کا ضیاع کیے انہلرا سے تھمایا جسے عروج نے کانپتے ہاتھوں سے استعمال کیا۔

سانس بحال ہوتے ہی وہ عدن کے بازو سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

عدن جو پہلے ہی حواس باختہ تھی اس کے یوں رونے سے مزید بوکھلا گئی۔

عروج اٹھو بیڈ پر بیٹھو،

عدن نے اسے سہارے سے اٹھایا اور بیڈ پر بیٹھا دیا۔

عدن نے پانی کا گلاس اسے تھمایا پانی پی کر وہ تھوڑی پر سکون ہوئی۔

یہاں آرام سے لیٹ جاؤ۔ اس کی حالت کے پیش نظر عدن کچھ بھی پوچھنے کا ارادہ ترک کرتے

اسے بچوں کی طرح پچکار تے بیڈ پر لیٹا یا عروج بھی خاموشی سے لیٹ گئی۔

تھوڑی ہی دیر میں عروج نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

اس کے سونے تک عدن وہیں رہی اور اس کے سونے کا یقین کرتے اس پر اچھے سے کمبل ڈالتی

اپنے روم میں چلی گئی؛

رات کا ناجانے کونسا پہر تھا وہ بیڈ پر بے سد پڑی چھت کو گھور رہی تھی۔ آخر ہمت کرتے وہ

اٹھی۔ آئینے کے سامنے آکر اس نے بمشکل آئینے میں دیکھا مگر اب اس کا عکس عام تھا۔ اس نے بار

بار اپنے چہرے کو چھو کر دیکھا مگر سب ویسا ہی تھا۔ کیا میں پاگل ہو رہی ہوں؟؟ اس کی آنکھیں
بھیگنا شروع ہو گئیں "پل پل گرتے آنسوؤں کے ساتھ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ لگ کر بیٹھ
گئی۔ وہ وہیں گھٹنوں میں سر دیے اپنی ہچکیوں کا گلہ گھونٹ رہی تھی عجیب بے بسی تھی کیا تھی وہ اور
کیا ہو گئی تھی! وہیں بیٹھے بیٹھے فجر کی اذان اس کی سماعت سے ٹکرائی اپنے آنسوؤں پونچھتی وہ اٹھی اور
وضو کرنے چلی گئی،

حالات نے اس قدر بھجادیا ہے مجھے"،
کے آئینے نے کل شب ڈرا دیا ہے مجھے"،
نیند آرام کی ہم کو نہ پھر میسر ہوئی"،
فکر فردا نے جب سے جگا دیا ہے مجھے"،
تیر جتنے تھے صفِ دوستاں سے ہیں آئے"،
محبتوں کا میری کچھ یوں سلا دیا ہے مجھے"،
یارا نے پہ اپنے تھا مجھے مان بہت
دوست تو نے بھی مگر بھلا دیا ہے مجھے!
نبھانا دل سے رشتہ سکھا دیا ہے مجھے،،
اور تو زندگی تو نے بتا کیا دیا ہے مجھے؟؟

(ماضی)

اے جے اٹھ جاؤ یار ہمیں جانا بھی ہے "!"

ٹینا مسلسل عروج کو ہلاتی اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ٹینا یار سونے دو تھوڑی دیر تک چلے جائینگے"، عروج نے کروٹ بدلتے کہا۔

اے جے اٹھ جاؤ ورنہ میں بی جان کو فون کر کے کہو نگی تم ہمیں یہاں گھما نہیں رہی بلکہ اپنی نیند

پوری کر رہی ہو۔ ٹینا نے دھمکی دی "خدا کا خوف کرو لڑکی"، عروج فوراً سیدھی ہوئی۔ اچھا

ٹھیک ہے چلتے ہیں پر پہلے تم ان تینوں کو تو اٹھا لو۔ عروج نے اس کا دھیان تینوں کی طرف کیا،

ہاں میں تو بھول گئی تم ریڈی ہو جاؤ تب تک میں انہیں اٹھا کر آتی ہوں؛

ٹینا جست لگا کر بیڈ سے اٹھی۔

عروج نے اس کی بات پر اپنی جمائی روکتے سر ہلا دیا۔

ٹینا دروازے کی اور جاتی مڑی۔ اے جے اگر تم دوبارہ سوئی نہ تو انڈیا میں رضا انکل کو بھی فون کر

دونگی"،

ٹینا نے انگلی اٹھائے اسے تنبیہ کی۔

اچھا نہیں سوتی اب جاؤ"،،

عروج جو اسے دروازے کی طرف جاتا دیکھ دوبارہ سونے کی تیاری میں تھی اس کی دھمکی پر فوراً سیدھی ہوتی بولی "ٹینا کے روم سے جاتے ہی عروج گہرا سانس لیکر اٹھی اور فریش ہونے کے لئے واش روم میں چلی گئی۔

ٹینا پہلے سڈ کے کمرے میں آئی جو لمبی تانے مزے سے سو رہا تھا۔

سڈ ویک اپ"،، ٹینا اس کے سر پر پہنچ کر چلائی۔ کیا مسئلہ ہے؟؟۔ ٹینا کو دیکھ سڈ نے ناگواری سے کہا۔

سڈ اٹھو ہمیں گھومنے جانا ہے اٹھو"

ٹینا نے اس کے اوپر سے بلینکٹ کھینچا۔ ٹینا صبح صبح دماغ خراب مت کرو اور نکلو یہاں سے"، ٹینا کو کڑی نظروں سے گھورتے سڈ دوبارہ نیند کی وادی میں اتر گیا! ٹینا بھی سوچ ہی رہی تھی کیا کرے جب اس کی نظر ٹیبل پر پڑے جگ پر پڑی ایک شیطانی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا" پانی سے بھرا جگ اٹھا کر وہ سڈ کے سرہانے آئی۔ ایک، دو، تین"، تین تک گنتے ہی ٹینا نے جگ سڈ پر انڈھیلا اور بھاگتی ہوئی دروازے تک آئی۔ سڈ جو مزے سے گرم گرم بستر میں سویا تھا اس

اچانک افتاد پر ہڑبڑا کر اٹھا۔ جسم پر پھیلتے ٹھنڈے پانی سے بے اختیار اس نے جھرجھری لی۔ ٹینا دروازے میں کھڑی اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

سڈ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا،

کہا تھا ناشرافت سے اٹھ جاؤ مگر تم نہیں مانے خیر اب اٹھ کر ریڈی ہو جاؤ ہمیں نکلنا بھی ہے۔ ایک ادا سے کہتی ٹینا یہ جاوہ جا:

سڈ بعد میں بدلہ لینے کا سوچتا اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا۔
ٹینا اب راہول اور اکشے کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی۔

کیا مسئلہ ہے؟

اکشے نے دروازہ کھولتے جھنجھلا کر کہا۔

لوجی ایک تو سب کے پاس ایک ہی سوال ہے کیا مسئلہ ہے؟۔

ٹینا نے اندر آتے اکشے کی نقل اتاری۔

اتنی صبح صبح کیا لینے آئی ہو؟

اکشے نے کڑی نظروں سے اسے گھورا۔

تم دونوں کو اٹھانے چلو جلدی تیار ہو جاؤ پھر ہمیں گھومنے بھی جانا ہے۔ ٹینا حکم چلاتی پاس پڑے
صوفے پر بیٹھ گئی۔ اکشے اسے اور اس کی بات کو ایسے اگنور کرتا بیڈ پر لیٹا جیسے وہ وہاں ہے ہی
نہیں۔ اس کے ایسا کرنے پر ٹینا جل بھن گئی۔۔۔ رااٹھو ہمیں گھومنے جانا ہیں۔ ٹینا اکشے کو اگنور کرتی
راہول کو اٹھانے لگی "راہول نے بمشکل آنکھیں کھول کر ٹینا کو دیکھا جو تیار شیار سی اس کے سر پر
کھڑی اسے آوازیں لگا رہی تھی۔۔

ٹینا سونے دے اگر اتنا ہی سیر کا شوق ہے تو اکیلی نکل جا"

راہول بو جھل آواز میں کہتا دوبارہ سو گیا۔

یہ ٹینا کسے بولا کتنی بار کہاں ہے میرا نام مت بگاڑا کرو ٹینا نام ہے میرا"

ٹینا اس کے کان کے قریب جھک کر چلائی،

راہول ٹس سے مس نا ہوا،

شرافت سے اٹھ جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

ٹینا وارن کرتی بولی۔

تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں اب نکلو یہاں سے؛

جواب اکشے کی طرف سے آیا تھا"

لگتا ہے تم لوگوں کے ساتھ بھی وہی کرنا پڑے گا جو سڈ کے ساتھ کیا۔

ٹینا کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ دوڑ گئی،

پانی کا جگ اٹھا کر اب وہ دونوں کے سروں پر کھڑی تھی۔ اور پہلے کی طرح ہی سارا جگ دونوں پر انڈیل کر بھاگ کر کمرے سے نکلی۔۔

ابے! "اکشے ہڑ بڑا کر اٹھا۔

ٹین میں تمہیں چھوڑو نگا نہیں۔۔

ٹینا کے کانوں میں راہول کی غصے سے بھری آواز ٹکرائی،

ٹینا اپنی مسکراہٹ چھپاتی اپنے کمرے میں آ گئی۔

عروج تیار ہو کر شیشے کے آگے کھڑی تھی

اٹھ گئے تینوں؟

عروج نے ٹینا کے اندر داخل ہونے پر سرسری سا پوچھا

میں اٹھاؤ اور نہ اٹھیں ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ ٹینا نے ایک ادا سے کہا۔

تم نے کوئی مستی تو نہیں کی؟؟

عروج نے مشکوک نظروں سے اسے گھورا۔

ٹیٹا اپنی بیٹیسی دکھاتی واشروم میں گھس گئی۔

مار کھاؤ گی کسی دن تینوں کے ہاتھوں "

عروج نے اسے ڈرانے کی کوشش کی۔

دیکھا جائیگا "

ٹیٹا نے اندر سے ہی آواز لگائی۔ عروج نے مسکرا کر سردائیں بائیں ہلایا،

فضل انہیں نار ان کی غار میں لایا تھا:

اے جے یہ کیا لکھا ہے؟

اکشے نے غار کے باہر نسب بورڈ کی طرف اشارہ کیا۔

یہاں شہزادہ سیف الملوک اور پری بدی الجمال کے بارے میں لکھا ہے۔

عروج نے بورڈ پر نظریں دوڑائے کہا "

عروج کی بات پر تینوں کو کل کی کہانی یاد آئی،،

سڈ پہلے ہی اندر جا چکا تھا۔

فضل چچا آپ کل کوئی کہانی سنارہے تھے؟

چاروں کودو بارہ کہانی جاننے کا تجسس ہوا۔

ہاں جی پر ام کل کہاں پر تھا؟۔ فضل نے سوچتے ہوئے کہا۔

آپ جو تشر پر تھے۔۔ اکشر نے جھٹ کہا۔

نہیں ہم ریاضت پر تھے۔۔ "ٹینا بولی۔

فضل چچا آپ غسل پر تھے۔۔ عروج نے مسکرا کر کہا۔

ہاں مڑا ہم غسل پر تھا۔۔! فضل نے یاد آنے پر جھٹ کہا۔

پر ہم آپ سب کو کہانی ایک شرط پر سنائیگا!

کیسی شرط؟؟ چاروں نے جھٹ کہا۔

یہی کے آپ میں سے کوئی بھی ہم کو کہانی میں ٹو کے گا نہیں۔۔

آپ فکر مت کریں ٹوکنے والا یہاں ہے ہی نہیں۔

عروج نے بے فکری سے کہا کیونکہ سڈ غار کے اندر تھا۔

چلو ٹھیک ہے ہم سناتا ہے چلو:

فضل ساتھ ساتھ چلتا بولا۔ چاروں اس کے پیچھے پیچھے غار میں داخل ہو رہے تھے۔ شروع میں غار کافی تنگ تھی جس سے ایک وقت میں ایک ہی انسان گزر سکتا تھا"،

پر یاں کسی آدم زاد کی موجودگی بھانپنے بغیر اپنی اپنی پوشاکیں تہہ کر کے جھیل کنارے رکھ کر جھیل میں اتر گئی:

فضل چچا یہ پوشاک کسے کہتے ہیں؟؟

اکشے اپنے ہی دھیان میں کہتا غار کے اندر داخل ہوا مگر جب نظر اسے گھورتے سب ہی پر پڑی تو سر پر ہاتھ پھیرتا شرمندہ سا ہو گیا"

وہ میں بھول گیا تھا۔۔

وہ شرمندگی سے کہتا دھرا دھرا نظر دوڑانے لگا۔

جاؤ ہم نہیں سنا مٹا آپ لوگ تو بار بار ٹوکتا اے۔

فضل ناراضگی سے بولا،،

معذرت فضل چچا اب نہیں بولیگا۔

عروج نے فوراً معذرت کی اور کڑی نظروں سے اکشے کو گھورا۔

یہ کیا کر رہے ہو؟

راہول نے اکشے کو موبائل ریکارڈنگ پر لگاتے دیکھ پوچھا۔

سب ریکارڈ کرتے ہیں جو سمجھ نہیں آیا وہ بعد میں اے جے سے ہندی میں سمجھ لینگے۔ اکشے نے سرگوشی بھرے انداز میں کہا۔

سڈ غار میں گھومنے کے ساتھ ساتھ تصویریں بھی بنارہا تھا۔

فضل چچا آپ بتائیں نا،، عروج نے بے چینی سے کہا۔

شہزادہ سیف الملوک نے پری بدی الحجمال کی پوشاک اٹھا کر چھپادی لیکن اسی اثناء میں پریوں کی نظر اس پر پڑ گئی اور وہ جھیل سے نکل کر اپنا اپنا لباس پہنے ہو ا میں پرواز کر گئیں، جب پری نے شہزادے سے اپنا لباس طلب کیا تو شہزادے نے اس سے شادی کی شرط رکھی پہلے تو پری انکار کرتی رہی مگر جب شہزادے نے اسے اپنی ریاضت کے بارے میں بتایا تو پری رضامند ہو گئی، دوسری طرف پری پر عاشق دیو کو اس بات کا پتا چلا اور وہ آگ بگولہ ہو کر ان دونوں کو قتل کرنے کے ارادے سے اپنے غار سے نکل کر جھیل کی طرف روانہ ہو گیا پری کو جب اس بات کا پتا چلا تو وہ شہزادے کو لیکر وادی نار ان کی طرف نکل گئی دیو جھیل پر پہنچ کر اس کا بن توڑ دیتا ہے جس سے وادی میں سیلاب آ جاتا ہے، شہزادہ اور پری سیلاب سے بچنے کے لئے اس غار میں پناہ لیتے ہیں، کچھ مقامی لوگوں کا عقیدہ ہے کہ پری اور شہزادہ آج بھی اس غار میں زندہ ہیں یہ بات حقیقت سے زیادہ افسانہ ہی سہی لیکن اس سے انکار نہیں کہ غار تو کیا پوری وادی کا غار میں جیپ اور سینکڑو ہو ٹلز

کے جزیٹر سے ڈیزل جلنے کی بو کے باوجود اب بھی پری بدی الجعمال کے جسم کی خوشبو اور شہزادہ سیف الملوک کی سانسوں کی مہک پوری وادی کی ہواؤں میں رچی بسی ہے:

فضل اپنی بات مکمل کر کے خاموش ہو گیا "چاروں حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے۔ فضل چچا آئی کانٹ بلیو ایسی سٹوری اصلی بھی ہوتی ہے"،

عروج نے حیرت اور بے یقینی سے کہا۔ میڈم جی اب اس کہانی میں کتنا حقیقت ہے یہ تو اللہ ہی جانتا ہے مگر صدیوں سے لوگ یہ کہانی سنتا اور سناتا آرہا ہے،

فضل چچا آپ کو پتا ہے کہانی سناتے وقت آپ کی اردو بالکل ٹھیک تھی اور کہانی سناتے ہی پہلے جیسی ہو گئی۔

عروج کو خوشگوار حیرت ہوئی۔

بس میڈم جی آج تک ہم نے بہت سے لوگوں کو یہ کہانی سنایا ہے اور اب جب بھی ہمارے منہ سے کہانی نکلتا ہے تو ہمارا اردو خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔

فضل کی بات پر چاروں مسکرائے "

فضل چچا گھوفا تو اچھی ہے مگر آپ نے یہ نہیں بتایا آپ ہمیں یہاں کیوں لائے ہیں؟؟ سڈان کی طرف آتا اپنی ہی رو میں بولا۔

چاروں ترچھی نظروں سے اسے گھورنے لگے۔

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟۔ سڈ خوا مخواہ ہی پزل ہوا۔

مڑاں تمہارا یہ دوست بہت خیانتا ہے اس سے پہلے یہ ہمارا دماغ کھائے چلو ہم آپ کو اور جگہ دکھاتا ہے۔

فضل تیزی سے غار سے نکلا!

پیچھے ہی چاروں اپنی ہنسی دباتے آگے بڑے جبکہ سڈ بیچارہ صورتحال کو سمجھنے کی ناکام سعی کرتا ان کے پیچھے ہی چل دیا۔ سبھی مال روڈ پر سیاحوں کے درمیان جگہ بناتے آگے بڑھ رہے تھے آس پاس بنے ہوٹلز سے آتی رنگ برنگے کھانوں کی خوشبو ان کے نتھنوں سے ٹکراتی ان کے پیٹ میں ہل چل پیدا کر رہی تھی۔ ٹینا عروج کا ہاتھ تھامے ایک دکان میں لے آئی۔ اے جے وہ دیکھو کتنا پیارا

ڈریس ہے "ٹینا نے دکان کے باہر لٹکے ایک خوبصورت سے سوٹ کی طرف اشارہ کیا۔ سوٹ پر

جگہ جگہ شیشے کا کام ہوا تھارنگ برنگ مقامی عورتوں کے کپڑوں جیسا وہ سوٹ واقعی بہت خوبصورت تھا۔ چلو نہ لیتے ہیں۔" ٹینا اسے گھسیٹتی دکان میں لے آئی۔ تم بات کرونا "ٹینا نے

عروج کے کان میں سرگوشی کی۔۔ بھائی یہ مقامی عورتوں والا سوٹ دکھانا! عروج نے ایک

نوجوان کو مخاطب کرتے سوٹ کی طرف اشارہ کیا۔ بی بی جی یہ پٹھانی سوٹ ہے۔" نوجوان نے

سوٹ اتارتے کہا۔ پٹھانی سوٹ؟؟

ایسے کپڑے پٹھان عورتیں پہنتی ہیں۔ نوجوان نے سوٹ عروج کو تھمایا۔

واہ سو بیوٹیفل: ٹینا نے شیشوں پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

عروج کی ستائش بھری نظریں بھی سوٹ پر ہی تھیں۔

بی بی جی آپ ٹرائی بھی کر سکتی ہیں۔" اس کی پسندیدگی دیکھ دکان دار نے کہا، اس طرف چینجنگ روم ہے دکان دار نے ایک طرف اشارہ کیا ٹینا عروج سے سوٹ لیکر چینجنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ عروج نے سرسری سی نظر دکان پر گھمائی جب اس کی نظر ایک خوبصورت ستاروں والی چادر پر پڑی۔

بھائی یہ دکھائیں،

نوجوان نے فوراً چادر اتار کر اسے پکڑائی۔ چادر پر ہاتھ پھیرتے اس کے لبوں پر پیاری سی مسکان در آئی۔ ایسی دو اور ہیں؟؟ سعدیہ بی کے ساتھ بی جان اور نبیلہ کا خیال آتے ہی اس نے دکان دار سے پوچھا۔

جی جی بی بی جی مل جائیگی۔۔

دکان دار پھرتی سے چادریں نکالنے لگا۔

چادر پیک کر کے اس نے عروج کو پکڑائی ہی تھی جب ٹینا چہنچ کر کے وہاں آئی! کامدار سوٹ کے ساتھ ہم رنگ کیپ سر پر ٹیکائے وہ سہج سہج کر قدم اٹھاتی عروج تک آئی۔ کیپ سے نکلتے اس کے گنگریالے بال اور نکھری نکھری رنگت میں وہ ایک پٹھانی ہی معلوم ہو رہی تھی: کیسی لگ رہی ہوں میں؟۔ ٹینا نے کمر پر ہاتھ رکھے ایک ادا سے پوچھا۔

بہت خوبصورت بی بی جی ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ سوٹ خاص آپ کے لئے ہی بنایا گیا ہو،،
جواب نوجوان کی طرف سے آیا تھا۔ جہاں اس کی تعریف پر ٹینا کھل گئی وہی عروج نے ترچھی نظروں سے نوجوان کو گھورا۔ نوجوان اس کی گھوری پر فوراً سیدھا ہوا۔۔ بل پے کر کے وہ ایک ہاتھ میں ٹینا کے سوٹ کے ساتھ چادر والا بیگ پکڑے جبکہ دوسرے ہاتھ میں ٹینا کا ہاتھ پکڑے تیز تیز چلنے لگی۔

فضل سمیت تینوں لڑکے ایک ہوٹل میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

یار یہ دونوں لڑکیاں کہاں رہ گئیں؟

اکشے نے فکر مندی سے کہا۔۔ صاحب جی ہم جا کر دیکھتا ہے، "فضل اپنا کپ ٹیبل پر رکھتا دونوں کی تلاش میں نکل گیا۔

یار یہ جو لڑکیاں ہیں نایہ جب بھی کوئی دکان دیکھتی ہیں تو انہیں شوپنگ کا خیال آ جاتا ہے اور ایسے ایکسائیٹڈ ہوتی ہیں جیسی زندگی میں پہلی بار شوپنگ کر رہی ہوں "راہول نے جھنجھلا کر کہا۔

ہاں اور لڑکے تو جیسے شوپنگ کرتے ہی نہیں؛

سڈ نے میٹھا میٹھا طنز کیا۔

اشارہ اس کے ساتھ والی چیئر پر پڑے شوپنگ بیگز کی طرف تھا۔

اُوئے ہوئے تو تو بڑی سائیڈ لے رہا ہے ان کی "راہول نے ان کا دھیان بھٹکانے کی کوشش کی۔

تو بات نہ گھوما یہ بتایہ سب کس کے لئے ہیں؟؟

سڈ اس کی چالاکی سمجھتا شکی انداز میں بولا۔

اس کی بات پر راہول گڑ بڑا گیا!

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا نہیں دور سے ہی عروج اور ٹینا آتی دکھائی دیں "لو آگئیں" راہول نے جھٹ کہا۔ اکشے اور سڈ نے بیک وقت دونوں کی طرف دیکھا: ٹینا کو دیکھ کر سڈ کے دل نے ایک

بیٹ مس کی تھی وہ مبہوت سا ٹینا کو دیکھنے لگا۔ گائز کیسی لگ رہی ہوں میں؟! ٹینا نے پاس آتے

ایک ادا سے پوچھا۔ سڈ بنا پلک جھپکائے اسے دیکھ رہا تھا "واہ واہ ایسا لگ رہا ہے جیسے پرستان کی

کوئی پری راستہ بھول کر یہاں آگئی ہو۔ اکشے اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا اس کی تعریف کے پل باندھنے

لگا۔ اپنی تعریف پر ٹینا نے ایک ادا سے اپنے بال پیچھے کئے، عروج مسکراتی ہوئی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔۔ ٹینا کہیں سے جلنے کی بو نہیں آرہی؟۔ اکشے نے ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا!

جلنے کی نہیں مجھے تو یہ کسی ٹرانس میں لگ رہا ہے۔" راہول نے حیرت سے سڈ کا کندھا ہلایا۔ سڈ فوراً ہوش میں آتا نجل سا ہو گیا، کہاں گم ہو؟

راہول نے اس کے چہرے کے آگے چٹکی بجائی۔۔ تیرے سامنے ہی بیٹھا ہوں اندھا ہو گیا ہے کیا؟ سڈ اپنی کیفیت چھپاتا کاٹ دار لہجے میں بولا۔ مجھے تو کہیں اور ہی لگ رہا تھا۔ راہول کی بات سمجھتے سب کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی جبکہ ٹینا خواہ مخوہ ہی پزل ہو رہی تھی "اکشے ہاتھ ہٹاؤ یا یہ پاکستان ہے انڈیا نہیں سب لوگ دیکھ رہے ہیں۔ اکشے جو کب سے ٹینا کے کندھے پر دوستانہ انداز میں ہاتھ رکھے کھڑا تھا عروج کی بات پر آس پاس دیکھتا ہاتھ ہٹا گیا کیونکہ واقعی لوگ انہیں دیکھ رہے تھے۔ یہ کیا تم لوگوں نے اتنی جلدی شوپنگ بھی کر لی؟ عروج نے چیئر پر پڑے شوپنگ بیگز دیکھ حیرت سے کہا۔ ہم نے نہیں صرف راہول نے اور پتا ہے اس میں صرف لیڈیز سامان ہے میں نے خود دیکھا تھا اسے لپسٹک لیتے"۔ سڈ نے خالص زنانیوں والے انداز میں کہا۔ سب نے ایک ساتھ مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔ ایسا کچھ نہیں ہے اس میں عنایہ کا سامان ہے (راہول نے اپنی چھوٹی بہن کا نام لیا)

اچھا اگر عنایا کا سامان ہے تو دکھاتے کیوں نہیں؟ سڈ نے ہاتھ بڑھا کر بیگ اٹھانے چاہے جب راہول نے تیر کی تیزی سے بیگ جھپٹے۔ دیکھا میں نے کہا تھا نہ کچھ تو دال میں کالا ہے۔ راہول کی حرکت پر سڈ نے جھٹ کہا۔

اچھا جو بھی ہے جاؤ چائے لاؤ بہت طلب ہو رہی ہے!

عروج کو چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی۔

عروج کی بات پر سڈ راہول کو چھوڑتا چائے کا کہنے لگا۔

فضل چچا کہاں رہ گئے؟

وہ کار میں سامان رکھنے گئے ہیں میں نے کہا بھی تھا رہنے دیں پر وہ مانے ہی نہیں۔

عروج نے کہا۔" تبھی راہول کا موبائل بجا جسے پہلے تو اس نے انکوری کیا مگر مسلسل رینگ ہونے کی

وجہ سے وہ شوپنگ بیگز بغل میں اڑتا ایک طرف جا کر فون سننے لگا۔

تو نے ایک بات نوٹ کی؟ سڈ نے راہول پر نظریں ٹیکائے اکشے کے کان میں سرگوشی کی۔

ہاں کر لی تجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے،"

اکشے نے بات ہی ختم کر دی:

پتا نہیں کوئی میری بات سیریس کیوں نہیں لیتا۔ سڈ بڑبڑاتا عروج کی طرف متوجہ ہو گیا۔

یار بڑی بھوک لگی ہے کچھ کھانے کا انتقال کرو"

سڈ نے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے کہا۔

استغفر اللہ سڈ انتقال نہیں انتظام"، عروج نے صدمے سے کہہ کر چائے کا کپ لبوں سے لگایا جو

ابھی ابھی ایک چھوٹا بچہ دیکر گیا تھا۔

فضل چچا آجائے پھر کرتے ہیں آرڈر:

راہول واپس چیئر پر بیٹھتا بولا۔۔ مال روڈ پر جگہ جگہ برف کے ڈھیر لگے تھے ہر طرف خوبصورتی کا

سماں تھا۔ دور کہیں سے عصر کی اذانوں کی آواز آنے لگی۔ میٹھی میٹھی اذانوں کی آواز سب کو ایک

الگ ہی سرور دے رہی تھی عروج سمیت سبھی بہت غور سے اذان سن رہے تھے:

(حال)

"آج اس کا کالج جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ کافی دیر سے بیڈ پر بلا وجہ لیٹی مختلف سوچوں میں

جکڑی رہی آخر تھک ہار کر عروج منہ ہاتھ دھو کر کمرے سے باہر نکلی۔۔ عدن صوفے پر بیٹھی کسی

کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی عدن کی نظر عروج پر پڑی اس نے کتاب بند کر کے صوفے پر رکھ

دی"، السلام وعلیکم"۔ عروج سلام کرتی صوفے کی ایک سائیڈ پر ٹک گئی۔ وعلیکم السلام"، عدن

نے مسکرا کر جواب دیا۔

کیسی طبیعت ہے تمہاری؟

ٹھیک ہوں "عروج نظریں چراتی بولی۔

عدن نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا ایک ہی رات میں وہ برسوں کی بیمار لگ رہی تھی۔

کچھ دیر یونہی دونوں میں خاموشی چھائی رہی جب عدن کی آواز نے اس خاموشی کو توڑا،

عروج میں تم سے یہ نہیں پوچھوں گی کہ کل رات کیا ہوا تھا تم ایساری ایکٹ کیوں کر رہی تھی مجھے

صرف یہ جاننا ہے تمہاری زندگی میں ایسا کیا ہوا تھا جو تمہیں سونے کے لئے سلیپنگ پلزلینی پڑتی

ہیں؟؟ عدن نے انتہائی سنجیدگی کے عالم میں پوچھا۔

عروج کارنگ لمحوں میں متغیر ہوا!

دیکھو میں اپنی آدھی سے زیادہ زندگی گزار چکی ہوں اور تھوڑے بہت انسانوں کے چہرے بھی

پڑھ لیتی ہوں اور پہلے ہی دن تمہیں دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تمہاری زندگی میں کچھ تو ایسا ہوا

ہے جس نے تمہیں انسیلر اور سلیپنگ پلز پر لگا دیا،

عدن کی بات پر عروج خاموش رہی۔ کافی دیر اس کے جواب کا انتظار کرنے کے بعد عدن دوبارہ

بولی۔۔

تم صرف میری کرائے دار نہیں بلکہ میری بیٹی جیسی ہو میں تمہاری ہمدرد ہوں تم مجھے اپنے دکھ بتا سکتی ہو۔ عدن نے نرمی سے کہہ کر اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

آپ کے چہرے پر یہ نور کیسا؟؟

بجائے اس کے سوالوں کا جواب دینے کے عروج نے اپنا ہی سوال داغا تھا۔

میرے چہرے پر نور؟؟ عدن نے تعجب سے اس کا جملہ دوہرایا۔

ہاں مجھے آپ کے چہرے پر ایک نور ساد کھائی دیتا ہے میں جب جب آپ کو دیکھتی ہوں میرا نظریں ہٹانے کو دل نہیں کرتا مجھے بھی ایسا نور چاہیے کیسے ملے گا؟۔ وہ چھوٹے بچوں کی طرح بولی۔
عدن ہلکا سا مسکرائی "

تمہیں کیوں چاہیے ایسا نور؟؟ عدن نے اس کی بات کو مذاق میں ڈھالتے پوچھا۔

تاکہ کوئی مجھے کافر نہ کہے مجھے بے حیا دھوکے باز نہ کہے مجھے دیکھتے ہی وہ جان جائے کہ میں مسلمان ہوں میں بری لڑکی نہیں اچھی لڑکی ہوں! وہ ہزینانی انداز میں بولی۔ عدن بے یقین سی بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی عدن کو پہلی بار اس کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا؟

مل سکتا ہے ایسا نور؟؟ وہ آنکھوں میں امید لئے عدن کو دیکھ رہی تھی۔

"مل سکتا ہے۔"

کیسے؟؟ عدن کی بات پر اس کی آنکھوں میں ایک چمک در آئی۔

جب تم تہجد پڑھو گی جب تم کسی کو دکھانے کے لئے نیکی نہیں کرو گی جب، جب تم اپنے رب کے قریب ہو گی تب تب تمہیں کو یہ نور ملے گا،

رب کے قریب کیسے ہوتے ہیں؟؟

اللہ کے قریب ہونے کا سب سے آسان راستہ تہجد ہے جب تم اپنے رب کے لئے اپنی نیند کی قربانی دو گی تب تب وہ تمہیں ملے گا۔

آپ بہت اچھی باتیں کرتی ہیں"

عدن کے رکنے پر عروج مسکرا کر بولی۔

اس کی بات پر عدن بھی آسودگی سے مسکرائی مگر اس کی اگلی بات سے عدن کی مسکراہٹ سمٹی تھی:

یقین نہیں آتا آپ انڈیا میں رہ کے بھی اتنی اچھی باتیں کر لیتی ہیں؟"

وہ اپنے ہی دھیان میں بولی۔

انڈیا میں رہ کر؟؟

عدن نے تعجب سے اس کا کہا جملہ دوہرایا۔

تمہیں لگتا ہے اسلام کا تعلق ملک سے ہیں؟

عدن حیرت کی اتھاگہرائوں میں تھی۔۔

نہ۔۔ نہیں۔۔ مر۔۔ میرا مطلب!

عروج کی آواز لڑکھڑائی۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے پاکستان میں رہنے والا ہر شخص مسلمان ہے انڈیا میں رہنے والا ہر شخص کافر ہے؟

بلکل نہیں ہر ملک میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں یہ دنیاں ہماری ہے ہم ہر جگہ پر ہیں،

"تم اس ملک کی بات کرتی ہو پوری یہ دنیا ہماری ہے"

عدن کی بات کے ساتھ ایک اور جملہ اس کے کانوں سے ٹکرایا تھا!!

کیا مکہ میں سب مسلمان تھے کیا مصر میں سب کافر تھے کیا مدینہ میں سب مسلمان تھے کیا بنی

اسرائیل میں سب کافر تھے؟؟؟

کیا ابو جہل انڈیا میں تھا، نہیں وہ اس سرزمین پر رہتا تھا جہاں ہمارے پیارے نبی کے قدم مبارک

ہر روز پڑتے تھے جہاں کی ہواؤں میں ان کی خوشبو بستی تھی،

کیا حضرت یوسف مصر کے بادشاہ نہیں تھے؟

کیا حضرت نوح کی قوم تباہ نہیں ہوئی تھی، حضرت موسیٰ فرعون کے محل میں پلے وہاں بڑے ہوئے تو کیا انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر فرعون کو اپنا خدا بنا لیا؟، کیا فرون کی بیوی آسیہ اللہ کو نہیں مانتی تھی، کیا حضرت نوح کا بیٹا جہنمی

نہیں تھا؟؟

کیا ان کے ایمان کا تعلق ملکوں سے تھا نہیں ان کے ایمان کا تعلق اللہ سے تھا دین سے تھا!
یہ انڈیا اور پاکستان کی لڑائی اسلام پر نہیں ہے اگر اسلام پر لڑائی ہے تو وہ فلسطین اور اسرائیل کے بیچ ہے!

کیا امریکا میں مسلمان نہیں ہیں؟ کیا ایچیٹ میں مسلمان نہیں رہتے، کیا ساؤتھ افریقہ میں مسلمان نہیں بستے، کیا دوسرے ملکوں میں اسلام کی بے حرمتی نہیں ہوتی؟

یہ سب انسان کے ایمان پر ہے کہ وہ اللہ کو کتنا مانتا ہے اپنے دین سے کتنی محبت کرتا ہے اگر اس کا ایمان مضبوط ہے تو پھر چاہے وہ انڈیا میں رہے یا کسی مندر کے اندر اس کا بسیرا ہو وہ اللہ کے حضور ہی جھکے گا وہ اللہ اور اس کے رسول سے ہی محبت کریگا نہ کے مندر میں رکھے بتوں کو ماننا شروع کر دیگا۔"

اور جس کا ایمان کمزور ہو وہ پھر چاہے پاکستان میں رہے یا مکہ میں وہ گناہ کریگا اللہ کے احکامات کو جھٹلائیگا یہ سب انسان کے ایمان پر ہے ملکوں پر نہیں ڈاکٹر ذاکر نائیک یہ بھی تو انڈیا میں ہی رہتے ہیں آج تک انہوں نے کتنے لوگوں کو مسلمان کیا، کیا انڈیا میں رہ کر ان کا اسلام کمزور ہو گیا؟ کیا وہ مسلمانوں کو کافر کرنے لگے نہیں بلکل نہیں انسان کا ایمان مضبوط ہونا چاہیے اسلامی ملک میں رہنے والی عورت نے قرآن کی بے حرمتی نہیں کی تھی؟ کیا وہ اسلامی ملک میں نہیں رہتی تھی، یہ سب ملکوں سے نہیں ہوتا خود انسان کے اندر ہوتا ہے اس کا ایمان،،

عدن کی سانس پھول چکی تھی وہ رک کر لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

عروج سے شرمندگی کے مارے سر ہی نہیں اٹھایا جا رہا تھا اس نے کبھی اس بارے میں نہیں سوچا، رضامیر سے کئے گئے سوال کا جواب آج اسے مل گیا تھا:

کافی دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔

عدن اس کی شرمندگی بھانپ چکی تھی اسی لئے بات بدلتی بولی۔۔

تم نے جو پوچھا وہ میں نے بتا دیا اب تم وہ بتاؤ جو میں نے پوچھا تھا؟۔

عروج نے سر اٹھا کر اس عظیم عورت کو دیکھا تھا جو اپنے رب کے قریب تھی۔

اس کی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے۔

اس کے بعد اس نے جو عدن کو بتایا اس کے آنسوؤں کے ساتھ وقفے وقفے سے عدن کے آنسو بھی بہنے لگے:

(ماضی)

"مال روڈ سے واپس آ کر سب ہی اپنے کمروں میں مزے سے سو رہے تھے جب رات کے کسی پہر عروج کی آنکھ کھلی۔ وہ کسمسا کر دوبارہ سونے لگی جب اس کے کانوں سے کسی قسم کی پھسپھساہٹ ٹکرائی۔ عروج نے ساتھ لیٹی ٹینا پر نظر ڈالی جو کمبل منہ تک تانے سو رہی تھی۔" وہ اٹھ کر بیٹھ گئی "آواز ابھی بھی آرہی۔

"اس نے کمرے میں چاروں اور نظریں دوڑائیں مگر ان کے سوا وہاں کوئی نہیں تھا۔ کہیں شہزادہ اور پری کی روح تو نہیں؟۔ خیال آتے ہی عروج بستر میں دبک گئی۔ ایک خوف نے اسے گھیر لیا۔ کچھ لمحے بعد بھی آواز نہیں رکی۔" آخر اپنے ڈر کو سائیڈ پر رکھتی وہ اٹھی اور بنا چیل پہنے ہی آواز کی سمت چل دی آواز باہر سے آرہی تھی اس نے دروازے سے کان لگا کر آواز پر غور کیا آواز راہول کی تھی۔ را اس وقت کس سے بات کر رہا ہے؟ عروج کو حیرت کے ساتھ تجسس بھی ہوا اس نے دروازہ کھول کر ہلکا سا سر باہر نکالا "راہول ساتھ والے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا اس کی پشت عروج کی طرف تھی جس کی وجہ سے راہول اسے دیکھ نہیں سکتا

تھا۔ عروج پوری کی پوری باہر نکل آئی "اب وہ بالکل اس کے پیچھے کھڑی اس کی باتیں سن رہی تھی۔"

بے بی میری بات تو سنو میں نے بتایا نہ سارا دن دوستوں کے ساتھ تھا اسی لئے تم سے بات نہیں ہو پائی ان کے سامنے تم سے بات نہیں کر سکتا تھا بے بی ٹرائی ٹوانڈر سٹینڈ پلیر!

عروج کو شدید قسم کا شوک لگا "

راہول کی گرل فرینڈ ہے:

وہ حیرت اور صدمے سے منہ کھولے اس کی پشت دیکھ رہی تھی۔۔

کیا کروں بے بی جب دیکھو میرے دوست چپکے رہتے ہیں سب ایک نمبر کے چپکے ہیں ایک منٹ بھی اکیلا نہیں چھوڑتے میں تو خود پریشان ہو گیا ہوں آئی ایم سوری بے بی آئی مس یو،،

راہول کی گرل فرینڈ شاید اس سے ناراض تھی۔ راہول کے منہ سے اپنے لئے چپکو کا لفظ سن عروج کا غصہ سا تو آسمان پر پہنچ گیا مگر پھر کچھ سوچ کر اطمینان سے سینے پر بازو باندھ کر دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی "

آئی لویو یو بے بی میرا بس چلے تو میں خود اڑ کر تمہا! "

راہول کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب وہ پلٹا اور سامنے عروج کو مسکراتا کھڑا پایا۔

عروج کو سامنے دیکھ راہول کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔۔

ڈیڈ میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔ راہول نے یک دم سنجیدہ ہوتے کہہ کر فون کاٹ کر جیب میں رکھ لیا۔

عروج اس کی ڈھٹائی پر غش غش کرتی اسے دیکھ رہی تھی۔

ڈیڈ؟ وہ صدمے سے بولی "

ہاں تو تمہیں کیا لگتا ہے میں رات کے اس وقت کسی لڑکی سے بات کر رہا تھا؟۔

اس کی آواز میں بھرپور اعتماد تھا۔

اچھا تو اپنے ڈیڈ کو آئی لو یو مس یو کر رہے تھے؟؟ عروج آنکھیں مٹکاتی معصومیت سے بولی۔

مطلب تم نے سب سن لیا؟۔ اس کی سنجیدگی اب بھی قائم تھی "

جی جی جنابِ عالی میں نے سب سن لیا"، عروج نے پراسرار مسکراہٹ سے کہا۔

یار کسی کو مت بتانا "راہول لمحوں اس کے پیروں میں گرا۔۔

نہیں بتاتی مگر اگر تم ہمیں چپکونہ کہتے ہماری برائی نہ کرتے تب مگر اب تم کر چکے ہو تو، اپنی بات کو

ادھورا چھوڑتی عروج اسے بہت کچھ باور کروا گئی۔۔

اے جے پلیرز...! راہول نے دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے التجاء کی۔

سوری راہول اپنے دوستوں سے جھوٹ نہیں بول سکتی تمہاری طرح "عروج طنز کرتی سب سے پہلے سڈ کے کمرے کی جانب بڑی۔۔ راہول گھٹنوں کے بل بیٹھا آنے والی مصیبت کے لئے خود کو تیار کر رہا تھا۔"۔ راہول کارپٹ پر مجرموں کی طرح بیٹھا تھا جبکہ باقی چاروں صوفوں پر آلتی پالتی مارے اسے گھور رہے تھے۔

راہول کی گرل فرینڈ کاسنتے ہی سب چھلانگیں لگاتے عروج کے کمرے میں دوڑے تھے۔"۔ یار ایسے تو مت دیکھو"

راہول ان کے یوں گھورنے سے زچ ہوتا بولا۔

میں نے پہلے ہی کہا تھا دال میں کچھ کالا ہے۔ سڈ نے جھٹ کہا۔"

کب سے چل رہا ہے یہ سب؟

پہلا سوال۔

دو مہینوں سے"

کہاں ملے تھے؟؟

دوسرا سوال۔

کلب میں "

نام کیا ہے؟؟؟

تیسرا سوال۔

لیلا "

ہمیں کیوں نہیں بتایا؟

چوتھا سوال۔

میں نے سوچا انڈیا واپس جا کر بتا دوں گا،

وہ مجرموں کی طرح بولا۔

جھوٹ دو مہینوں سے نہیں بتایا یہ تو اے جے نے دیکھ لیا اور نہ تمہارا کیا پتا دو سالوں تک نہ بتاتے۔

ٹینا پھنکاری،

صبح والی شوپنگ بھی اسی کے لئے تھی؟ سڈ نے مشکوک نظروں سے گھورتے پوچھا۔

ہاں "وہ مختصر آ بولا۔

شرم نہیں آئی جھوٹ بولتے ہوئے؟؟

ٹیٹا کمر پر ہاتھ رکھتی لڑا کا انداز میں بولی۔

نہیں،" میرا مطلب میں بتانے ہی والا تھا۔

راہول نے شرافت سے بات بدلی۔

کیسی دکھتی ہے؟

عروج نے اشتیاق سے پوچھا۔

آف کورس خوبصورت ہے"

راہول نے سینہ اکڑائے کہا۔

فوٹو دکھاؤ،"

ٹیٹا نے ہاتھ راہول کی اور بڑھایا۔

راہول نے جیب سے موبائل نکالا اور تصویر لگا کر ٹیٹا کو تھما دیا؛

ہمم، دکھتی تو اچھی ہے۔

ٹیٹا نے احسان کرنے والے انداز میں کہا اور موبائل سڈ کو تھما دیا۔

تم تو کلب میں ہمارے ساتھ ہی جاتے تھے نہ پھر اتنی خوبصورت لڑکی ہمیں کیوں نہیں دکھائی دی؟!

سڈ نے لیلا کی فوٹو دیکھ غش غش کرتے کہا۔

نظر لگانی ہے کیا؟۔۔

راہول نے موبائل جھپٹنا چاہا جب عروج نے پکڑ لیا۔

مجھے تو دیکھنے دو،

"تصویر پر نظر پڑتے ہی عروج چونکی تھی!

کسی نے بھی اس کا چونکنا نوٹس نہیں کیا۔

رہتی کہاں ہے؟؟ عروج نے موبائل واپس کرتے سنجیدگی سے پوچھا۔

یو کے میں"

کیا؟ ٹینا حیران ہوئی۔

ایسے حیران کیوں ہو رہی ہو؟۔

راہول نے موبائل واپس جیب میں ڈالتے پوچھا۔

اگر یہ یو کے رہتی ہے تو تم اس سے کلب میں کیسے ملے؟

ٹینا کے بیو قوفانہ سوال پر راہول کا من کیا اپنا سر پیٹ لے۔

کچھ مہینوں کے لئے انڈیا آئی ہے۔" راہول نے اس کی عقل پر ماتم کرتے کہا۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی اتنی خوبصورت لڑکی کو تم میں دکھا کیا؟۔ سڈ کی سوئی وہی اٹکی تھی۔۔ کیوں

مجھ میں کیا برائی ہے؟ راہول نے جل کر کہا۔

برائی تو کوئی نہیں ہے مگر اچھائی بھی کہاں ہے،"

سڈ نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا۔

خیر جو بھی ہے پہلے ہم سے ملو! اگر ہم نے پاس کی تبھی تمہاری لو سٹوری آگے بڑھے گی

ورنہ! اکشے نے بات ادھوری چھوڑ کر ایک آنکھ ونک کی۔

ورنہ کیا؟ راہول نے تشویش سے پوچھا۔

ورنہ بھول جانا اور کیا۔"

عروج نے کندھے اچکائے لا پر واہی سے کہا۔

کیا مطلب بھول جانا آئی لوہر۔۔ راہول ان کی بات پر کرنٹ کھا کر بولا۔

یہ سب تمہارا مسئلہ ہے اگر ہم نے لڑکی پاس کی تبھی تمہاری لوسٹوری آگے بڑھے گی ورنہ بھول جانا "اکشے مزے سے بولا۔۔

تم لوگوں کی بھی اگر کوئی ایسی ویسی بات ہے تو بات دو؟

عروج نے انگلی اٹھائے دونوں سے پوچھا۔

میرے پاس ان فضول کاموں کے لئے ٹائم نہیں ہے "

سڈ نے لاپرواہی سے کہا۔

میرے لئے تو لڑکی تم ہی ڈھونڈو گی۔۔

اکشے نے بھی شرافت سے کہا۔

چلو سب اپنے کمرے میں جا کر سو جاؤ ہمیں صبح گھومنے بھی جانا ہے "

راہول کے کچھ کہنے سے پہلے ہی ٹینا نے اعلان کیا۔۔

سڈ اور اکشے اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر ایک الوداعی نظر راہول پر ڈالتے روم سے نکل گئے۔

راہول سکتے کی کیفیت میں کھڑا نہیں دیکھ رہا تھا۔۔

ہیلو تمہیں کیا الگ سے انویٹیشن دینا پڑیگا نکلویہاں سے، بلکہ، میں خود ہی باہر تک چھوڑ کر آتی ہوں"

ٹینا اس کا ہاتھ پکڑتی باہر لائی۔۔

گڈ نائٹ را"

ایک جلادینے والی مسکراہٹ اس کی اور اچھالی اور راہول کے منہ پر ہی دروازہ زور سے بند کر دیا۔۔ راہول ہکا بکا کھڑا رہ گیا۔ اکشے سڈ کے روم میں سونے چلا گیا تھا کیونکی وہ جانتا تھا اگر آج وہ راہول کے ساتھ کمرے میں سوتا تو راہول پکا اس کا جینا حرام کرتا۔۔ عروج بیڈ پر لیٹی مسلسل سوچوں کے حصار میں تھی اس کے چہرے پر الجھن کے ساتھ پریشانی صاف دیکھی جاسکتی تھی:

"نار ان کاغان میں ان کاٹور صرف تین دن کا تھا۔ آج کے دن وہ سب نار ان کی مشہور مشہور جگہوں پر گھومے دریائے کنہار کی رافٹنگ لالازار نوری ٹاپ جیسی جگہوں کے ٹور کئے آگے ٹریکنگ پوائنٹ بھی تھے مگر ان کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کل صبح انہیں واپسی کے لئے بھی نکلنا تھا۔۔

اے جے ہم اور دن یہاں نہیں رہ سکتے؟ ٹینا نے اداسی سے پوچھا۔

ٹینا ہمیں واپس جانا ہے ہم صرف پندرہ دن کی چھوٹیوں پر پاکستان آئے ہیں اور ہمیں ابھی اور بھی جگہ دیکھنی ہیں اگر سبھی دن یہیں گزار دیئے پھر تم کہو گی میں نے پاکستان نہیں دکھایا اسی لئے چپ چاپ اپنا سامان پیک کر لو،

عروج نے اسے آنکھیں دکھاتے کہا۔

ٹینا منہ بسور کر سامان پیک کرنے لگی۔

یہ بھی ہے، ابھی اور جگہ بھی تو دیکھنی ہے "سڈ نے عروج کی تائید کی۔ اگر تم نہیں جانا چاہتی تو یہیں رہ لو ہم چلے جاتے ہیں جب تمہارا من بھر جائے تب آ جانا واپس تب تک ہم دوسری جگہ گھوم لینگے۔

سڈ نے مزے سے کہا۔

کیوں بھئی میں کیوں رہوں یہاں میں بھی ساتھ ہی چلوں گی میرے بغیر دیکھو گے پاکستان؟ ٹینا نے آنکھیں دکھاتے کہا۔

خود ہی تو کہہ رہی تھی من نہیں بھرا؟ سڈ نے معصومیت سے کہا۔

تھوڑی دیر پہلے اپنا بھی یہی من تھا اور اب ایک دم بدل گئے "ٹینا نے غصے سے کشن اٹھا کر سڈ کو مارا جسے اس نے بروقت کچج کیا۔ اب ایک ہی بات کے پیچھے نہ پڑ جاؤ، جاؤ جا کر سامان پیک کرو ہمیں صبح صبح ہی نکلنا ہے۔ عروج نے انہیں ڈپتا"

گڈنائٹ ٹین کے ڈبے"، راہول ٹینا کو چڑاتا تیزی سے روم سے نکل گیا۔ پیچھے ٹینا سے من ہی من میں جواب دیتی دروازہ لاک کر کے بیڈ پر لیٹ گئی۔

عروج گہری نیند میں تھی جب اس کا موبائل بجا۔؟

"ہیلو"

اس نے بنا نمبر دیکھے ہی موبائل کان کو لگا کر بوجھل آواز میں کہا۔

اے جے پ۔۔۔ پلیز۔۔۔ م۔۔۔ مجھے بچالو۔۔۔ وہ لوگ میرے پیچھے پڑے ہیں۔۔۔!

سپیکر سے ایک نسوانی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"کون؟ عروج نے نا سمجھی سے بمشکل اپنی آنکھیں کھولی۔

اے جے مجھے بچالو"۔ دوسری طرف ایک ہی جواب تھا۔

عروج نے ایک نظر موبائل کی سکرین پر جگمگاتے نمبر پر ڈالی ٹینا کا نمبر دیکھ اس کی نیند بھک سے اڑ گئی!

اس نے تیزی سے سائیڈ لیمپ آن کر کے ٹینا کو دیکھا مگر وہاں خالی بستر اس کا منہ چڑھا رہا تھا۔

ٹینا کہاں ہو تم؟؟ اس کی آواز میں پریشانی تھی۔

اے بے میں رستہ بھٹک گئی وہ لوگ میرے پیچھے لگے ہیں میں یہاں جھاڑیوں میں چھپی ہوں اے
بے پلیز مجھے بچالو...!

ٹینا کی خوف سے کانپتی آواز سنتے ہی عروج تیزی سے کمبل سائیڈ پر پھینکتی بستر سے اٹھی کہاں ہو تم
کون لوگ تمہارے پیچھے لگے ہیں؟
عروج کمرے سے باہر نکلتی پریشانی سے بولی۔

میں واک کرنے کے لئے روم سے نکلی اور رستہ بھٹک گئی وہ دو لڑکے ہیں وہ میرا پیچھا کر رہے ہیں
ٹینا روتے ہوئے بولی "

یہ کون سا وقت ہے واک کرنے کا ڈیمڈ؟؟ عروج پریشانی کے ساتھ دبے دبے غصے سے
چلائی "دوسری طرف ٹینا کے رونے میں مزید تیزی آگئی۔

ٹینا ڈونٹ پینک تم وہیں رہو اور مجھے بتاؤ وہ کونسی جگہ ہے؟۔ عروج نے اپنا لہجہ ہموار رکھتے پوچھا اور
ساتھ ساتھ راہول کے کمرے کا دروازہ بھی کھٹکھٹا رہی تھی۔

یہ ایک سنسان روڈ ہے "

ٹینا نے سہمے کہا۔

ایک کام کرو تم مجھے اپنی لوکیشن بھیجو جلدی"، عروج نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے کہا۔

راہول دروازہ کھول کر مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا...!

اے جے وہ لوگ آگئے پلیز۔

ٹینا کی بات سنیچ میں ہی تھی جب فون کٹ گیا۔

عروج ہیلو ہیلو کرتی ہی رہ گئی:

اے جے کیا ہوا؟ راہول نے اس کا پریشان چہرہ دیکھ کر مندی سے پوچھا۔

وہ ٹینا وہ واک کرنے گئی تھی، دو لڑکے، وہ جھاڑیاں۔

عروج بوکھلائی سی بڑبڑا رہی تھی۔

تبھی اس کا فون بلنک ہوا۔

رائینا کی لوکیشن۔

عروج نے چمکتی سکرین پر دیکھتے فورن کہا۔

راہوہ مصیبت میں ہے چلو"

عروج اس کا کندھا ہلاتی پریشانی سے بولی۔

اے جے ریلیکس تم ان دونوں کو اٹھاؤ تب تک میں کار کی چابی لیکر آتا ہوں..."

راہول نے اسے دلا سادیتے کہا۔

نوراہول ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے پلیرز جلدی کرو۔

وہ رو دینے کو تھی۔

اوکے میں ابھی آیا۔

راہول فوراً کار کی چابی لینے چلا گیا۔

دونوں اس وقت گاڑی میں بیٹھے ٹینا کی بھیجی گئی لوکیشن کی طرف بڑھ رہے تھے۔

راہول جلدی کرو۔

عروج کی مری مری آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی ہوٹل سے نکل کر وہ کئی بار ٹینا کا نمبر ملا چکی تھی رنگ جاتی مگر کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔ لمحہ لمحہ عروج کی جان حلق کو آرہی تھی۔

لوکیشن والی جگہ سے دو منٹ کی دوری پر پہنچ کر یک دم گاڑی کی ہیڈ لائٹس آف ہو گئی۔

راہول یہ کیا ہوا؟۔ عروج نے گھبرا کر پوچھا۔

شاید لائنس خراب ہو گئی ہیں تم پریشان مت ہو۔ راہول نے اس کے ڈرے ڈرے چہرے پر نظر ڈالے دلا سہ دیتے کہا

ایسے کیسے خراب ہو گئیں؟؟

ڈر کے مارے اس کا دل سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔

اور کتنی دور ہے؟ راہول نے اس کا دھیان بھٹکانے کے لئے پوچھا۔

ب۔۔ بس یہی پاس ہی ہے...!

عروج نے سکریں پر نظریں ڈالے ہکلاتے کہا۔

گاڑی ایک سنسان سڑک کے اطراف میں کھڑی تھی۔

چلو پیدل چلتے ہیں،

راہول نے سیٹ بیلٹ کھولتے کہا۔

عروج بھی فوراً نیچے اتری

چاروں اور گپ اندھیرا تھا،

عروج نے موبائل کی لائٹ جلانی چاہی جب راہول نے اس کا موبائل پکڑا

لاؤ لو کیشن دکھاؤ، چلو اس طرف "راہول اس کا ہاتھ پکڑے ایک طرف چلنے لگا۔

پانچ منٹ تک پیدل چلنے کے بعد بھی انہیں ٹینا کہیں دکھائی نہیں دی۔

راہول لو کیشن!"

اس سے پہلے عروج کچھ کہتی ایک دم تیز روشنی اس کی آنکھوں سے ٹکرائی جس کی وجہ سے اس نے گہرا کر فوراً اپنی آنکھیں بند کی۔

ہیپی بر تھڈے ٹویو ہیپی بر تھڈے ٹویو ہیپی بر تھڈے اے جے،

چاروں کی ملی جلی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی جس پر اس نے حیرانی سے اپنی آنکھیں کھولیں!

سامنے ٹینا سڈا کشتے مسکراتے چہرے لئے کھڑے تھے ان کے پیچھے ہی جگہ کو خوبصورتی سے سجایا

گیا تھا درختوں پر رنگ برنگی لائٹس لگائی گئی تھیں جس سے چاروں اور روشنی کے ساتھ

خوبصورتی کا سہا بندھا تھا۔ درختوں کے بیچوں بیچ ایک ٹیبل پر چاکلیٹ کیک رکھا تھا جس پر

خوبصورتی سے ہیپی بر تھڈے اے جے لکھا تھا۔

عروج آنکھیں پھاڑے سارا منظر دیکھ رہی تھی،

ہیپی بر تھڈے "راہول بھی چلتا ان کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا۔

کیسا لگا سر پرانز؟۔ سڈ نے منہ کے دونوں اطراف ہاتھ رکھ کر زور سے کہا جس سے اس کی آواز پورے جنگل میں گونج گئی۔ عروج جو حیرانی سے سارا منظر دیکھ رہی تھی ایک دم غصے میں آگئی "ایسے کوئی سر پرانز دیتا ہے جان نکال دی تھی تم لوگوں نے میری پتا ہے میں کتنا پریشان ہو گئی تھی تم لوگوں کو تو کوئی پرواہ ہی نہیں...!

وہ نون اسٹاپ ان پر برس رہی تھی جس کی تاب نہ لاتے چاروں نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ شرم آنی چاہیے تم لوگوں کو ایسا"۔ وہ جو بول رہی تھی ان کے کانوں پر ہاتھ رکھنے پر چپ ہو کر منہ موڑ گئی جس کا مطلب صاف تھا وہ ناراض ہے۔

اس کی ناراضگی پر راہول نے ٹینا کو اشارہ کیا جس کو سمجھتی وہ عروج کے پاس آکر اس کے گرد بازو پھیلائے لاڈ سے بولی "

ہپی برتھڈے اے جے سوری معاف کر دو مجھے پتا ہے تمہیں برا لگا پر ہم تمہیں بیسٹ سر پرانز دینا چاہتے تھے اسی لئے ایسا کیا سو سوری۔

ٹینا اس سے دور ہو کر دونوں کان پکڑ کر بولی۔

جس پر عروج نے خفگی سے اسے گھورا۔

جانتی ہو جان نکل گئی تھی میری، کتنا ڈر گئی تھی میں پتا ہے؟" وہ اب چھوٹے بچوں کی طرح بولتی رو دینے کو تھی۔

یہ سب سڈ کا آئیڈیا تھا اس نے کہا تھا، یہ سب اس کا آئیڈیا تھا۔ ٹینا معصومیت سے کہتی سارا ملبہ سڈ پر ڈال گئی،،

جس پر جس صدمے سے منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔ عروج نے خونخوار نظروں سے سڈ کو گھورا۔ جس پر سڈ نے گڑبڑا کر فوراً اپنی تردید کی۔"

جھوٹ بول رہی ہے اے جے یہ ہم سب کا پلان تھا تم نے دیکھا نہیں اسی نے فون کر کے تمہیں یہاں بلایا تھا؟"

شرم آنی چاہیے تم سب کو۔ عروج نے باری باری سب کو گھوری سے نوازا۔

جس پر سب ڈھٹائی سے مسکرا دیئے!

یہ سر پر انز تمہیں ساری زندگی یاد رہیگا" راہول نے اس کے غصیلے چہرے کی ایک تصویر لیتے کہا۔

ہر بار ایسا دل دہلا دینے والا سر پر انز دینا ضروری ہوتا ہے؟

عروج مصنوعی خفگی سے بولی۔

اچھا نہ سوری آؤ اب کیک کاٹے۔

ٹیٹا سے گھسیٹتی کیک تک لائی۔۔

ہیپی برتھڈے کے شور میں عروج نے کیک کاٹا۔۔ رات کے اس پہر پورے جنگل میں ان کی آوازیں گونج رہی تھیں "

یہ لو اے جے میری طرف سے تمہارے برتھڈے کا آج تک کا سب سے مہنگا اور آخری گفٹ "۔۔ راہول نے ایک چھوٹی سی ڈبی عروج کو تھمائی۔ آخری کیوں؟ سڈ نے حیرت سے کہا اس کے ساتھ سب ہی حیران تھے! بھئی اب میں گرل فرینڈ والا ہو گیا ہوں میرا اتنا بجٹ نہیں جو گرل فرینڈ کے ساتھ دوستوں کو بھی گفٹ دوں۔ راہول نے جتانے والے انداز میں کہا جس پر عروج نے اسے آنکھیں دکھائی۔

اے جے یہ تو اچھا ہو گیا اب ہمارے پیسے بھی بچ جائینگے۔

اکشے نے مزے سے کہا،

وہ کیسے؟ ٹیٹا حیرت سے بولی۔۔

اگر راہول ہمیں برتھڈے گفٹ نہیں دیگا تو ہم بھی نہیں دیں گے اس طرح ہر سال ہمارے پیسے بچ جائینگے "۔

اکشے نے نئی منطق نکالی۔۔

تم لوگ کیوں نہیں دوگے تمہارے پاس گرل فرینڈ تھوڑی ہے،"

راہول نے جھٹ کہا۔

لیکن ہمارے پاس دوست ہیں۔

سڈ نے کہہ کر اکشتے کا ہاتھ، اکشتے نے ٹینا، اور ٹینا نے عروج کا ہاتھ پکڑ لیا، اب سب ایک قطار میں ہاتھ پکڑے کھڑے تھے۔

میں بھی تو تمہارا دوست ہوں۔"

راہول صدمے میں بولا۔

لیکن آدھے گرل فرینڈ والے"

عروج نے اسے یاد دلایا۔

تو؟ وہ قدرے حیرانی سے بولا۔

تو کیا اگر تم نہیں دوگے تو ہم بھی نہیں دیں گے بس بات ختم: چاروں نے ایک زبان ہو کر اپنا فیصلہ سنایا۔ راہول سر جھٹک کر بولا۔

اے جے یہ تو غریب ہیں مگر تم اتنے امیر باپ کی اکلوتی بیٹی ہو ایک گفٹ سے تمہارا کیا نقصان ہوگا؟۔

راہول نے مسکین سی شکل بنائی۔

یہ غریب کون ہے میرا باپ پولیس کمیشنر ہے!

میرے ڈیڈی ڈاکٹر ہیں!

اور میرا باپ بزنس مین ہے!

تینوں باری باری بولے۔

یہ سب تمہارے باپ ہیں تم نہیں،

راہول نے جلانے والی مسکراہٹ سے کہا۔

تم بھی اپنے باپ کا ہی کھاتے ہو

سڈ نے حساب برابر کیا۔

گائز سب اپنے باپ کا ہی کھاتے ہیں اب جھگڑا چھوڑو...!

ان کو لڑنے کی تیاری میں دیکھ عروج نے بات ختم کرتے کہا۔

تینوں راہول کو گھوری سے نوازتے عروج کی طرف دیکھنے لگے جواب راہول کا دیا گفٹ کھول رہی

تھی

واہ۔ عروج نے ہاتھ میں پکڑی چین کو ستائش بھری نظروں سے دیکھا۔

باریک سی چین پر اے کا خوبصورت سالیٹر جھول رہا تھا جس پر چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈ لگے تھے۔

واہ کنگلے انسان تیرے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے؟

سڈ نے لیٹر پر لگے قیمتی ڈائمنڈ دیکھ حیرت سے کہا۔

کنگلا ہو گا تو میرا باپ دہلی کا بہت بڑا وکیل ہے،،

تیرا باپ ہے تو نہیں اور اگر اسے پتا چلا نہ تو یہاں پاکستان میں اتنے پیسے اڑا رہا ہے تو وہ تجھے اپنی

جائیداد سے عاق کر دیں گے۔۔

تو اس کی فکر مت کر تو نہیں بتائیگا تو انہیں پتا نہیں چلیگا۔

راہول جل کر بولا

اچھا چھوڑو بحث، تھنکس رایہ بہت پیارا ہے،،

عروج نے مسکرا کر کہا۔۔

دوستی میں نو تھنکس نو سوری مگر پھر بھی اسیپٹ کیا۔

راہول نے جتانے والے انداز میں کہا۔۔

جس پر راہول سمیت سب ہی مسکرا دیئے۔ "یہ لاکٹ ہمیشہ اپنے پاس رکھنا"

راہول نے لاکٹ کی پن کھول کر ٹینا کو پکڑا یا جسے اس نے عروج کی صراحی دار گردن میں پہنا دیا۔

راہول کی بات پر عروج دل و جان سے مسکرائی تھی...

باقی تینوں نے بھی اپنے اپنے خریدے گفٹ عروج کو دیئے۔ ہوٹل واپس آکر عروج نے مل کر

سب کی پیکنگ کروائی سر پر انز دینے کے چکر میں تینوں نے اپنی پیکنگ ادھوری چھوڑ دی جسے

واپس آکر عروج نے مکمل کیا تھا۔ پانچوں کاؤنٹر پر کھڑے چیک آؤٹ کر رہے تھے جب فضل

وہاں آیا"

اسلام و علیکم"،

فضل نے پاس آکر مؤدبانہ سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام، فضل چچا اچھا ہوا آپ آگئے آپ کی پیمنٹ بھی کرنی تھی۔

عروج نے بیگ سے ایک لفافہ نکالا"

ارے کوئی بات نہیں ہم کو یقین تھا آپ ہمارا پیسا نہیں کھائے گا۔

فضل نے مذاقاً کہا۔ جس پر پانچوں مسکرا دیئے۔

آپ کی پیمنٹ...! عروج نے لفافہ فضل کی طرف بڑھایا۔

یہ تو بہت زیادہ ہیں؟"

فضل نے بھرے بھرے لفافے کو ہاتھ میں پکڑے حیرت سے کہا۔

کوئی زیادہ نہیں ہیں آپ رکھیں۔" راہول نے مسکرا کر کہا۔

نہ مڑاں یہ ہمارا پیمنٹ سے زیادہ ہیں ہم نہیں لیگا۔

فضل نے ہچکچاتے لفافہ واپس موڑا۔

فضل چچا آپ نے ہمیں اتنا اچھا گائیڈ کیا تین دن تک سڈ کو برداشت کیا یہ تو کچھ بھی نہیں آپ کو تو

آسکر ملنا چاہیے۔

عروج نے مزاقا کہا۔

پر پھر بھی یہ تو بہت زیادہ اے؟

پلیز رکھ لیں "اکشے نے التجا کرتے فضل کا بڑھا ہاتھ واپس موڑا۔

بہت شکریہ "فضل نے مسکرا کر لفافہ اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالا۔

اور یہ ہم سب کی طرف سے ایک چھوٹا سا گفٹ۔ راہول نے ایک شوپنگ بیگ فضل کے آگے

کرتے کہا۔

ان سب کا کیا ضرورت تھا؟؟ فضل پزل ہوتا بولا۔

فضل چچا آپ سے مل کر بہت اچھا لگا پلیر رکھے"

ٹینا نے معصوم سی شکل بنائے کہا، "یہ تو ایک غریب کا عادت بگاڑ رہا ہے آپ لوگ" فضل شوپنگ بیگ پکڑتے ہچکچاتے بولا۔

آپ لوگ تو خوا مخواہ مجھے شرمندہ کر رہا ہے؟" شرمندگی کیسی فضل چچا یہ تو ہمارا پیار ہے۔۔ راہول فضل کے گلے لگتا بولا۔ راہول کے بعد سڈ اور اکشے بھی فضل سے گلے ملے۔

ارے ہم تو بس ایسے ہی بول رہا تھا۔ فضل نے ٹینا اور عروج کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھ کر ڈھیروں دعائیں دی۔ سفر ایک بار دوبارہ شروع ہو گیا۔ کار سڈ ڈرائیو کر رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ ٹینا کو جلا دینے والے ایکسپریشن دیتا۔ پچھلی سیٹ پر بیٹھی ٹینا اس کے ایکسپریشن دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتی رہی۔

واپسی کے سفر پر سب نے بدل بدل کر ڈرائیونگ کی۔

ناران سے اسلام آباد کا سفر کبھی ناران کی خوبصورتی کی باتیں کرتے کٹا تو کبھی فضل کبھی شہزادہ اور پری کی باتیں کرتے کٹا "ہنسی خوشی باتیں کرتے وہ اسلام آباد کی حدود میں داخل ہو چکے تھے۔۔

ناران کی نسبت اسلام آباد کا موسم گرم تھا سب نے کار کے شیشے گرا دیئے"

رات کے سایہ چاروں اور پھیل چکا تھا جب ان کی واپسی اجمل ہیں منشن میں ہوئی۔

سب سے ملتے ملتے پانچوں تھکن کی وجہ سے جلد ہی اپنے کمروں میں چلے گئے!

صبح ناشتے کے بعد عروج نے گھر والوں کے لئے خریدے گفٹ انہیں دیئے۔

اس وقت لاؤنج میں بی جان کے ساتھ سڈ اور عروج بیٹھے تھے۔

عروج بیٹا اقرانے آپ سب کو اپنے ہاں لاہور بلایا ہے اور آپ سب کو جانا ہے؟

بی جان نے اپنی اکلوتی بیٹی کا پیغام اسے دیا۔

بی جان پھوپھو خود یہاں کیوں نہیں آئیں

عروج ان سے چپکیتی لاڈ سے بولی۔

بیٹا وہ چاہتی تھی آپ سب اس کے پاس وہاں آئیں تاکہ ان کا گاؤں بھی دیکھ لو۔

بی جان نے اس کے سر میں ہاتھ پھیرتے پیار سے کہا۔

ٹھیک ہے بی جان اس بہانے ہم لاہور بھی دیکھ لینگے۔

عروج اپنی رضامندی دیتی بولی

سڈیٹا آپ کا ٹوٹر کیسا رہا؟

بی جان سڈ کی طرف متوجہ ہوئی۔

بہت اچھا تھا بی جان ہم سب نے وہاں بہت انجوائے کیا۔

سڈ نے مسکرا کر جواب دیا۔

آپ کو یہاں کی سقافت (رہن سہن) پسند آئی ہوگی؟

بی جان کی بات پر سڈ نے راہول کی بات دماغ میں رکھتے مسکرا کر سر ہلادیا۔

بی جان اس کے سر ہلانے پر مسکرائی۔

بی جان کو مسکراتا دیکھ سڈ چوڑا ہو کر بیٹھ گیا،

انڈیا پاکستان کو اپنا عدد (دشمن) مانتے ہیں کیا آپ بھی ایسا ہی مانتے ہیں؟؟

بی جان نے افسردگی سے پوچھا؟

سڈ نے دوبارہ مسکرا کر سر ہلادیا۔

بی جان اس کے سر ہلانے پر عروج کی طرف دیکھنے لگی جو خود سڈ کی بات پر گڑ بڑا گئی۔

سڈ بی جان پوچھ رہی ہیں کیا تم پاکستان کو اپنا دشمن مانتے ہو؟

عروج نے لفظوں پر زور دیتے آنکھیں دکھا کر پوچھا۔

سڈ جو بیٹھا مسکرا رہا تھا ایک دم گڑ بڑا گیا "

نہ۔۔۔ نہیں ایسی ب۔۔۔ بات نہیں ہے بی جان وی لو پاکستان "-

سڈ ہکلاتا بولا۔۔۔

پتا نہیں یہ نفرت کہاں سے آگئی ورنہ ایک زمانہ تھا سب ایک ساتھ امن و سکون سے رہتے تھے جب میں چھوٹی تھی تب میرے اماں ابا مجھے انڈیا کی کہانی سنایا کرتے تھے وہ وہاں کیسے رہتے تھے کہاں رہتے تھے کیسے انہیں اپنا گھر بار چھوڑ کر پاکستان آنا پڑا کیسے وہاں کے لوگوں نے انہیں وہاں سے نکالا کتنا خون بہا تھا ان سب میں سوچا تھا ملک الگ ہو جائینگے تو یہ خون خرابہ رک جائیگا مگر ابھی بھی یہ سب ویسا ہی ہے۔۔۔!

بی جان نے قدرے افسردگی سے کہا۔

بی جان کی بات پر سڈ اور عروج بھی افسردہ ہو گئے۔۔۔ بی جان آپ چلیں گی ہمارے ساتھ؟

عروج نے ان کا دھیان بھٹکایا۔۔۔

نہیں بیٹا میں سفر نہیں کر سکتی "

بی جان کی بات پر عروج نے سمجھتے سر ہلا دیا۔۔۔

دودن وہاں رہ کر پانچوں لاہور کے لئے روانہ ہو گئے!

اے جے تم مجھے فواد خان سے ملواؤ گی؟ ٹینا نے چہک کر پوچھا

تمہیں کس نے کہاں فواد خان لاہور میں رہتا ہے؟

عروج نے حیرت سے پوچھا۔

میں نے سنا تھا یا ر تم بتاؤ ملواؤ گی نہ؟

ہاں جیسے فواد خان تمہارے انتظار میں بیٹھا ہو گا کہ کب انڈیا سے مس لیگ پیس آئیگی اور میں اس سے ملوں"

سڈ نے اسے چڑاتے کہاں۔۔

تمہیں کیا مسئلہ ہے؟۔

ٹینا پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔

مجھے تو کوئی مسئلہ میں تو یو نہی کہہ رہا تھا"

سڈ نے اس کے کڑے تیور دیکھ معصومیت سے کندھے اچکائے۔۔

شام کے سائے پھیلتے ہی پانچوں ایک خوبصورت حویلی پہنچے۔

حویلی کے باہر پہلے ہی اقرار اپنے شوہر سمیت ان کے ویلکم کے لئے کھڑی تھی۔

پانچوں ستائش بھری نظروں سے حویلی کو دیکھ رہے تھے۔

عروج پہلی بار اپنی پھوپھو کے ہاں آئی تھی۔

سب سے ملتے ملتے عروج سمیت پانچوں جھینپے جھینپے اندر آئے۔

حویلی اندر سے بھی اتنی ہی شاندار تھی حویلی دیکھتے ہی پانچوں کی تھکن ختم ہو گئی سب کو حویلی دیکھنے کا تجسس ہوا۔

کھانے کے بعد پانچوں نے مل کر حویلی دیکھی۔

اگلی صبح سب نے گاؤں دیکھنے کی فرمائش کی،

اقرار نے اپنے چھوٹے بیٹے کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔

پانچوں گاؤں کی سیر کرتے کھیتوں میں آگئے۔ کچی پکی پگڈنڈی پر چلنے کے ساتھ ٹینا گرتی پڑتی سب

کی تصویریں بھی بنا رہی تھی۔

چاروں اور لہلہاتے کھیت بھیڑ بکریوں کی ملی جلی آوازیں پھولوں کی خوشبو کے ساتھ ملی مٹی کی

خوشبو پانچوں مسرور سے گھوم رہے تھے۔

آج سے پہلے کسی نے بھی ایسا خوبصورت منظر نہیں دیکھا تھا۔ ہمارے گاؤں میں میلا لگا ہے اگر آپ سب جانا چاہتے ہیں تو میں آپ کو لے جاسکتا ہوں؟"

ان کی پسندیدگی دیکھ تیمور نے پیشکش کی۔

جی تیمور بھائی ہم ضرور جائینگے آج سے پہلے ہم نے کبھی میلا نہیں دیکھا" عروج نے چہک کر کہا۔

تیمور انہیں گاڑی میں بٹھائے میلا دکھانے لے جا رہا تھا۔

آئی ایم سوا ایکسائیٹڈ،

ٹینا چھوٹے بچوں کی طرح خوش ہوتی بولی۔

اس کی ایکسائیٹمنٹ پر سبھی مسکرا دیئے۔

دور سے ہی انہیں میلا دکھائی دینے لگا۔

کاررکتے ہی پانچوں بے صبری سے گاڑی سے اترے۔

چاروں اور بے انتہا کارش تھا"

جگہ جگہ کھانے پینے کی چیزوں کی ریڑھیاں لگی تھیں۔

سب احتیاط سے چلتے آگے بڑھ رہے تھے۔

جگہ جگہ بڑے بچوں کا رش تھا۔

ایک جگہ رک کر انہوں نے بندر کا کرتب دیکھا۔ تیمور نے انہیں ساتھ ساتھ رہنے کے لئے کہا تھا۔ تیمور کو وہاں اپنا ایک دوست مل گیا وہ انہیں دس منٹ میں آنے کا کہہ کر اپنے دوست کے ساتھ بھیڑ میں گم ہو گیا "چلتے چلتے عروج ٹینا کو لیکر ایک سٹال کے پاس چلی گئی۔

تینوں لڑکے اس بات سے بے خبر اپنی ہی رو میں آگے بڑھ رہے تھے۔

عروج اور ٹینا سٹال پر لگی مختلف چیزیں دیکھنے لگیں۔

یہ لوجی پھر غائب ہو گئیں دونوں،

راہول ایک جگہ رک گیا۔

باقی دونوں بھی رک کر پیچھے دیکھنے لگے جہاں رش میں عروج اور ٹینا کا کہیں اتنا پتہ نہیں تھا۔

یہ دونوں کہاں گئیں ساتھ ہی تو چل رہی تھیں

اکشے نے فکر مندی سے پوچھا۔

تینوں ایک طرف رک کر ان کا انتظار کرنے لگے۔

یار یہاں تو بہت گرمی ہے۔"

راہول نے سورج سے بچنے کے لئے پیشانی کے آگے ہاتھ رکھ لئے۔

یہ تمور کہاں رہ گیا؟

سڈ نے رش میں نظر دوڑائی۔

تمور نہیں تیمور نام ہے اس کا۔" اکشے نے پیشانی پر آیا پسینہ صاف کرتے کہا۔

جو بھی ہے یہاں گرمی سے برا حال ہے اور ان تینوں کا پتا ہی نہیں،،

سڈ نے گرمی سے جھنجھلا کر کہا۔

ناران کی ٹھنڈ کے مزے لئے تھے اب ذرا گرمی کے بھی لے لو"

اکشے نے مزاقا کہا۔

تینوں ٹائم پاس کرنے کے لئے ارد گرد نظریں دوڑانے لگے۔

دور دور تک تینوں کا کوئی نام و نشان نہیں تھا۔

یہ کیا لکھا ہے؟؟

اکشے نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔

پتا نہیں...!

راہول نے دکان کے باہر لگے بورڈ کو دیکھتے کہا۔

تینوں غور سے لکھی تحریر کو دیکھتے پڑھنے کی کوشش کرنے لگے۔

تمہیں سمجھ آیا کیا لکھا ہے؟؟

راہول نے اکشے سے پوچھا۔

اکشے نے نفی میں سر ہلادیا

دونوں نے ساتھ کھڑے سڈ کی اور دیکھا،

یار لسی کی سمجھ آرہی ہے مگر آگے کیا لکھا ہے؟۔

ان کے اپنی طرف دیکھنے پر سڈ نے تھوڑی پر ہاتھ ٹکائے کہا۔

بنگ، آلی، لسی۔

سڈ نے پڑھنے کی کوشش کی

ابے یار مجھے سمجھ آگیا،

سڈ نے تالی بجائی۔۔

کیا لکھا ہے؟؟؟

دونوں نے تجسس سے پوچھا۔

یہ لکھا ہے بنگالی لسی"

وہاٹ بنگالی لسی؟

دونوں نے بے یقینی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

لیکن بنگالی لسی پاکستان میں کہاں سے آگئی؟

اکٹھے شدید حیرت میں بولا۔۔

اس میں کونسی بڑی بات ہے انڈیا میں بھی پاکستانی فوڈ ملتا ہے اور یہاں بھی تو انڈین فوڈ ملتا ہو گا نہ؟"

سڈ نے مسلا سلجھاتے کہا۔۔

نہیں مجھے نہیں لگتا:

راہول نے نفی میں سر ہلایا۔

اچھا تو کسی سے پوچھ لیتے ہیں!

سڈ نے پاس سے گزرتے ایک آدمی کو روکا۔

آدمی آنکھوں میں سوال لئے تینوں کو دیکھنے لگا۔

یہ یہاں کیا لکھا ہے؟

سڈ نے بورڈ کی طرف اشارہ کیا۔

آدمی نے تینوں کو سر تاپاؤں دیکھا۔

(شکل تو تاپڑھے لکھے لگدے اور ایناوی نی پڑھنا اوند)

شکل سے تو پڑھے لکھے لگتے ہوا تنا بھی پڑھنا نہیں آتا؟

آدمی نے خالص پنجابی میں کہا۔

تینوں حیرانی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگے۔ "کسی کو بھی اس کی سمجھ نہیں آئی۔

یہاں کیا لکھا ہے ہمیں اردو نہیں آتی؟"

سڈ نے دوبارہ کوشش کی۔

آدمی نے پہلے حیرت سے انہیں دیکھا۔

بانگ آلی لسی...!

پھر اردو پنجابی میں ملے جلے الفاظ کہتا آگے بڑ گیا۔

دیکھا میں نے کہا تھانہ بنگالی لسی لکھا ہے "

سڈ اپنی بات کے صحیح ہونے پر سینہ پھیلائے بولا۔

چلو ٹرائی کرتے ہیں ویسے بھی بہت پیاس لگی ہے،

سڈ دکان میں داخل ہو گیا پیچھے ہی دونوں بھی حیرت اور نہ سمجھی کی ملی جلی کیفیت لئے دکان میں داخل ہوئے۔

اندر داخل ہو کر تینوں کر سیوں پر بیٹھ گئے "

دکان دار نے انہیں دیکھ کر تین سٹیل کے لسی سے بھرے گلاس لا کر ٹیبل پر رکھ دئے۔

تینوں نے ایک ایک اٹھا کر منہ سے لگالیا " لسی نے جیسے ان کے اندر اے سی لگادیا ہو لسی پیتے ہی تینوں کے سینے ٹھنڈے ہو گئے۔۔

واہ یار مزہ آگیا "

اکشے نے گلاس منہ سے ہٹا کر ٹیبل پر رکھا۔

چلو اور منگواتے ہیں۔ "

سڈ نے تین گلاس اور منگوا لیے پھر یکے بعد دیگر انہوں نے کئی گلاس لسی کے پیئے،

دکان دار حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا جو بنگ ایسے پی رہے تھے جیسے صدیوں کے ترسے ہوں۔

آخری گلاس پر تینوں کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا

راہول نے اٹھنے کی کوشش کی جب لڑکھڑا کر کرسی پر گرا۔

کرسی پر گرتے ہی راہول کے منہ سے ایک قہقہہ بلند ہوا "

اس کے قہقہوں میں سڈ اور اکشے کے قہقہے بھی شامل ہو گئے۔۔

تینوں ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھے پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے،

تینوں کو اپنی کیفیت سمجھ نہیں آرہی تھی وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس رہے تھے۔

تینوں ایک دوسرے کا سہارا لیکر کرسیوں سے اٹھے اور ایک دوسرے کو تھام کر دکان سے باہر نکلے۔۔

اوصاحب جی میرا بل؟!

پچھے دکان دار آوازیں دیتا رہ گیا مگر وہ ہوش میں ہوتے تو سنتے۔

آتے جاتے لوگ انہیں پاگلوں کی طرح ہنستے دیکھ رہے تھے۔

تینوں لوگوں کی نظریں خود پر محسوس کر سکتے تھے۔۔

ابے کیا پلا دیا ہمیں؟؟

اکشے نے ہنستے سڈ کا گریبان پکڑا۔

مجھے خود نہیں پتا"

سڈ نے قہقہہ لگاتے اس کا ہاتھ ہٹایا۔

تینوں ایک دوسرے کے سہارے سے آگے بڑھ رہے تھے

آتے جاتے لوگ انہیں عجیب سی نظروں سے گھورتے

تینوں دل ہی دل میں شرمندہ ہو رہے تھے!

سالے مجھے ٹھیک ہونے دے تیری خبر میں لونگا"

راہول نے ہنستے ہوئے سڈ کو تنبیہ کیا۔

سامنے سے آتی عروج اور ٹینا نے انہیں حیرت سے دیکھا۔

عروج اور ٹینا کو دیکھ تینوں کو ڈھارس ہوئی "ان کے پیچھے ہی تیمور بھی تھا۔ کیا ہوا ایسے کیوں ہنس

رہے ہو؟

عروج نے کڑی نظروں سے انہیں گھورتے پوچھا۔

پتا نہیں اس سڈ نے ہمیں کیا پلا دیا،

راہول نے کمر پر ہاتھ رکھتے کہا۔

تینوں کی آنکھیں پانیوں سے لبالب بھری تھی۔

مجھے لگتا ہے انہوں نے کوئی بنگ ونگ پی ہے،

تیمور نے ان کی حالت سمجھتے کہا۔ بنگ پر تینوں ہنستے ہنستے چونکے "

کیا بنگ؟؟ ٹینا حیرانی سے بولی۔

ہاں یہاں میلوں میں بنگ عام ہوتی ہیں "

تیمور نے کندھے اچکائے کہا۔

تم لوگوں نے بنگ پی ہے الو کے پٹھوں کیا ضرورت تھی بنگ پینے کی گدھے کہیں کے؟ "

عروج غصے اور شرمندگی سے ان پر برسی۔

ہم نے نہیں پی اس نے زبردستی پلائی "

دونوں نے انگلی کا رخ سڈ کی طرف کیا۔

ہم نے بنگالی لسی پی تھی بس۔

سڈ نے اپنی صفائی دیتے کہا۔

پاکستان میں بنگالی لسی کہاں سے آگئی؟ عروج لفظوں پر زور دیتی بولی۔ ٹینا ہاتھ میں پکڑے
کیمرے سے ان کی ویڈیو بنا رہی تھی۔ چلو یہاں سے سب دیکھ رہے ہیں۔۔ عروج نے تیمور کی مدد
سے انہیں تھاما

صاحب جی میرے پیسے تادیو،

دکان دار ہانپتا ہوا ان کے پیچھے رکا۔

تم لوگوں نے پیسے بھی نہیں دیے۔

عروج غصے سے بولی۔۔

تینوں کا چہرہ ہنسنے کے ساتھ شرمندگی کی وجہ سے لال ہو رہا تھا

کوئی بات نہیں میں دے دیتا ہوں

تیمور نے جیب سے پیسے نکال کر دکان دار کو دیئے جس پر دکان دار شکریہ کرتا واپس چلا گیا۔

عروج نے تیمور کی مدد سے انہیں گاڑی میں بٹھایا۔

تینوں نون اسٹاپ ہنس رہے تھے۔ پوری گاڑی میں ان کی ہنسی گونج رہی تھی

ٹینا اور تیمور بھی اپنی ہنسی چھپانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے ہنس ہنس کرتینوں کی پسلیاں درد کرنے لگیں۔

انہیں اس حالت میں گھر لے جانا ٹھیک نہیں ہوگا "عروج نے شرمندگی اور پریشانی سے کہا۔
کوئی بات نہیں ہم انہیں پچھلے دروازے سے اندر لے جائینگے کسی کو پتا نہیں چلیگا... تیمور نے اس کی شرمندگی بھانپتے کہا۔
اور ان کی ہنسی؟

ٹینا نے کہا جو خود ان کی حالت سے محفوظ ہوتی ویڈیو بنا رہی تھی۔
ایک منٹ "تیمور ایک جگہ گاڑی روک کر اتر گیا، دو منٹ بعد واپسی پر اس کے ہاتھ میں لیموں تھے۔

یہ لو یہ انہیں کھلا دو شاید کوئی فرق پڑ جائے۔
تیمور نے لیموں عروج کو تھما کر گاڑی سٹارٹ کی۔
عروج نے لیموں ٹینا کو دے دیئے۔

ٹینا نے ایک ایک لیموں تینوں کے منہ میں ڈال دیا۔

کھٹے لیموں کھاتے ہی تینوں کے چہروں کے زاویے بگڑے سڈ نے نمو باہر اگلنے کی کوشش کی ٹینا نے جلدی سے اس کے منہ کے آگے ہاتھ رکھا۔

اسے کھاؤ ورنہ چلتی گاڑی سے باہر پھینک دوں گی،

ٹینا درشتگی سے بولی۔

سڈ نے مجبوراً لیموں حلق سے نیچے اتار انمو سے ان کی حالت کچھ سنبھلی۔

حویلی پہنچنے تک تینوں کے منہ سے وقفے وقفے سے ہنسی کا فوارا پھوٹتا

حویلی کے پچھلے گیٹ پر گاڑی روک کر عروج نے تیمور کی مدد سے تینوں کو باری باری کمرے میں پہنچایا۔

تینوں کو کمرے میں بند کر کے عروج نے دروازہ باہر سے لاک کر دیا۔

اب وہ شرمندہ سی تیمور کے سامنے کھڑی تھی

میں امی کو نہیں بتاؤنگا ڈونٹ وری اینڈ میلوں میں یہ سب چلتا رہتا ہے...

تیمور نے اس کی شرمندگی دور کرنے کے لئے دوستانہ انداز میں کہا۔

تھنکس تیمور بھائی،

عروج نے سکون کا سانس خارج کیا۔۔

ویسے تمہارے دوست ہیں بہت سویٹ"

تیمور کے لہجے میں طنز تھا یا شرارت عروج نہیں سمجھی بس اس کی بات پر ہلکا سا مسکرا دی۔

شام تک تینوں کا نشہ آدھے سے زیادہ اتر چکا تھا"

تینوں سر ہاتھوں میں گرائے کراہ رہے تھے"

سڈ سالے کیا بول رہا تھا بنگالی لسی ابے سالے وہ بنگ والی لسی لکھا تھا"،،

اکشنے نے سڈ کی کمر میں دھموکا جڑتے کہا۔

سب کے سامنے شر مندہ کر کے رکھ دیا"

راہول بھی اس پر برسا۔۔

مجھے تھوڑی پتا تھا ایسا کچھ ہو گا اور تم دونوں ہی شر مندہ نہیں ہوئے میں بھی ہوا ہوں۔"

سڈ اپنے صفائی میں بولا۔

ہیلو بنگالیوں کیا حال ہیں؟؟

ٹینادر وازے سے سر نکالتی مزے سے بولی۔

تینوں نے ایک ساتھ اسے دیکھا جواب دروازہ کھولے پوری کی پوری ان کے سامنے کھڑی تھی اس کے ایک ہاتھ میں کیمرہ بھی تھا۔

دکھائی نہیں دیتا کیا حال ہے؟!

اکشے سر پکڑے کراہتا بولا۔

تینوں کے سر میں ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں۔

تم لوگ اتنے بڑے کالج میں جاتے ہو مگر پڑھنے کچھ نہیں آتا؟"

ٹینا طنزیہ ہنسی۔

ہمیں ہندی آتی ہے اردو نہیں اور یہ سب اس سڈ کی غلطی ہے بڑا ہیر و بن رہا تھا بنگالی لسی لکھا ہے:

راہول نے سڈ کی نقل اتاری۔

میں نے تم دونوں کو زبردستی لسی نہیں پلائی تھی جو سارا دوش مجھ پر ڈال رہے ہو"،

سڈ نے تپ کر کہا۔

مجھے تم لوگوں کو کچھ دکھانا ہے،،

ٹینا نے کیمرے پر ویڈیو لگا کر ان کے آگے کیا۔

ویڈیو دیکھ تینوں شرمندگی سے پانی پانی ہو گئے۔

کیسی لگی اسے انٹرنیٹ پر ہونا چاہیے نہ؟؟

ٹینا نے آنکھیں مٹکاتے معصومیت سے پوچھا۔

ٹینا ڈیلیٹ کرو اسے ابھی...!

راہول غصے سے اٹھ کر اس کی اور بڑنے لگا جب کراہ کر دوبارہ بیڈ پر گرا۔

ریلیکس راتم لوگوں کا بنگالی لسی والا نشہ ابھی تک نہیں اتر اتم سب ریسٹ کرو تب تک میں اسے

اپلوڈ کر کے آتی ہوں:"

ٹینا ایک ادا سے کہتی مڑی۔۔

ٹینا پلیر ہماری عزت کا خیال کرو"،

اکشن نے التجاء کرتے کہا۔

تم لوگوں نے کیا اے جے کی عزت کا خیال وہ پہلی بار اپنی پھوپھو کے طرف آئی اور تم نے اسے

انہی کے بیٹے کے سامنے شرمندہ کر دیا تم لوگوں کی وجہ سے ہمارا میلادیکھنے کا مزہ بھی خراب

ہو گیا۔

ٹینا مڑتی درشتگی سے بولی۔۔

کیا سوچتے ہوں گے سب کیسے لوگ ہیں یہ بیوقوف کہیں کے "

ٹیٹا انہیں کھری کھری سناتی دروازے کی طرف پلٹی پھر کچھ سوچ کر مڑی۔ میرے پاس تم لوگوں کے لئے کچھ ہے!

کیا؟؟؟ تینوں نے ایک ساتھ پوچھا۔

ٹیٹا نے پانچوں انگلیاں کھول کر ہتھیلی کا رخ ان کی طرف کیا۔

یہ کیا ہے؟

لعنت! وہ کہتی دروازے کے پار گم ہو گئی۔

پچھلے تینوں ایک دوسرے کا منہ دیکھ کر رہ گئے

رات تک تینوں کمرے میں بند رہے۔

نہ لہجہ پر وہ موجود تھے نہ ڈنر پر اقرانے کئی بار ان کا پوچھا مگر تیمور کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر انہیں ٹال دیتا۔

رات کو عروج ان کے کمرے میں آئی اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔۔

اب کیسی طبیعت ہے تم تینوں کی؟؟

عروج نے سپاٹ سے انداز میں پوچھا۔

سوری اے جے ہمیں نہیں پتا تھا کہ وہ بنگالی لسی نہیں بنگ والی لسی ہے۔"

سڈ نے بجائے اس کے سوال کا جواب دینے کے دھیمے سے کہا۔

طبیعت ٹھیک ہوتے ہی تیاری کر لینا کل صبح ہم واپس جا رہے ہیں"

عروج اس کی بات نظر انداز کرتی سنجیدگی سے کہہ کر کمرے سے نکلنے لگی جب راہول کی آواز پر رکی۔

سوری اے جے ہمیں کوئی آئیڈیا نہیں تھا ایسا ہو گا وی آر ریلی سوری واپس جانے کی ضرورت نہیں ہے...!

راہول نے معذرت کرتے سنجیدگی سے کہا۔

خیر جو بھی ہے ریسٹ کرو تم لوگ۔

عروج بنا مڑے ہی کہتی کمرے سے نکل گئی۔

مان گئی یا نہیں؟؟

اکشے نے دروازے پر نظریں ٹکائے سرگوشی بھرے انداز میں کہا۔

پتا نہیں شاید مان گئی ہے "

سڈ نے اپنی رائے دی۔

دونوں نے راہول کو دیکھا۔

مجھے کیا دیکھ رہے ہو مجھے بھی نہیں پتا،

راہول نے کندھے اچکائے۔

دو دن مزید لاہور میں رہنے کے بعد پانچوں واپس اسلام آباد آ گئے۔۔

ان دو دنوں میں عروج نے ان سے ضرورت کے مطابق ہی بات کی

دس دن پاکستان میں گزارنے کے بعد آج رات کی فلائٹ سے پانچوں واپس انڈیا جا رہے تھے۔

مجھے یہ سوچ کر ہی ہول اٹھ رہے ہیں کہ تم واپس جا رہی ہو "

بی جان نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔۔

بی جان آپ ایسی باتیں کرینگے تو میں آپ کو چھوڑ کر کیسے جاؤنگی؟

عروج نے ان کے گرد بانہیں پھیلائے اداسی سے کہا۔

تو مت جاؤ میرے پاس ہی رہو۔

بی جان بچوں کی طرح ضدی انداز میں بولی۔

بی جان جانا تو پڑیگا نا پھر کبھی واپس آؤنگی اور تب بہت سارے دن آپ کے پاس رہوگی"،

عروج نے لاڈ سے کہا۔

بی جان کو عروج کی بات سے تھوڑی ڈھارس ملی تھی۔

مجھے یقین نہیں آرہا ہم واپس جا رہے ہیں۔

ٹینا نے ادا سی سے بیگ پیک کرتے کہا۔

ہم یہاں پندرہ دنوں کے لئے آئے تھے اور ابھی صرف دس دن گزرے ہیں اے جے ہمیں اتنی

جلدی واپس لیکر جا رہی ہے؟؟

سڈ کی بات پر ٹینا بپھر گئی۔

یہ سب تم لوگوں کی وجہ سے ہوا ہے نہ لاہور میں وہ حرکت کرتے نہ اے جے ناراض ہوتی اور نہ

ہی آج ہم واپس جا رہے ہوتے:

پلیز تم بات کرو اے جے سے شاید وہ رک جائے "اکشے نے ٹینا سے التجا کی۔ ابھی تو ہم نے پورا

پاکستان بھی نہیں دیکھا:

راہول نے دہائی دیتے کہا۔

پندرہ دنوں میں تم پورا پاکستان دیکھ لیتے؟

ٹینا حیرت سے بولی۔۔

ٹینا کی بات پر راہول لمبا سانس لیتا خاموش رہا کیونکہ وہ جانتا تھا پندرہ دنوں میں آدھا پاکستان بھی نہیں دیکھا جاتا تھا۔

بی جان مسلسل روئے جا رہی تھیں عروج کا بھی کچھ یہی حال تھا۔۔

باقی سب افسردہ سے کھڑے انہیں دیکھ رہے تھے۔ بی جان آپ ایسے روئینگے تو کیسے چلیگا؟۔

عروج روتے ہوئے بولی۔

خود رو رہی ہو اور میرے رونے پر اعتراض ہے،

بی جان آنکھیں صاف کرتیں خفگی سے بولیں۔

اچھا نہیں روتی پلیز آپ چپ کر جائیں "عروج نے فوراً اپنی آنکھیں صاف کیں۔

اچھا بی جان آپ زیادہ سٹریس مت لیں ورنہ آپ کی طبیعت خراب ہو جائیگی۔ آکاش نے انہیں ساتھ لگاتے سمجھایا۔

بی جان اس کی بات پر خاموش ہو گئیں۔۔

اچھا بچو جلدی چلو ہمیں نکلنا بھی ہے "

احد میر نے سب کو آواز لگائی۔۔

عروج سمیت چاروں سب سے ملتے آکاش کے پاس آئے۔

آکاش بھائی آپ بھی کبھی آئے نہ اندیا "

عروج آکاش سے سر پر پیار لیتی بولی۔۔

تم ایک پاک فوجی کو دشمن ملک آنے کی دعوت دے رہی ہو؟؟

آکاش نے سنجیدگی سے کہا۔۔

نہیں بھائی وہ میں :

عروج گڑ بڑا گئی۔

میں مذاق کر رہا تھا گڑیا "

آکاش مسکرا کر کہتا تینوں لڑکوں سے ملنے لگا۔

عروج نے مصنوعی خفگی سے اسے گھورا تھا۔

آتے جاتے رہنا،

آکاش نے راہول سے دور ہوتے مسکرا کر کہا۔ راہول سمیت دونوں نے مسکرا کر سر ہلا دیئے۔

بی جان نے پانچ ہزار کے دو دونوٹ چاروں کے ہاتھ پر رکھے۔

بی جان یہ کیا؟ چاروں پزل سے ہو گئے۔

ویسے تو پیار اور رشتے پیسوں کی بنیاد پر نہیں بنتے مگر پھر بھی یہ ہمارا رواج ہے گھر آئے مہمان کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے خاص کر پہلی بار آئے مہمان کو۔

بی جان کے لہجے میں شریں گلی تھی۔

چاروں جھینپ سے گئے۔

بی جان مجھے، "عروج نے ہتھیلی پھیلائے شرارت سے کہا۔

یہ لو تمہارے لئے بھی ہیں۔

بی جان نے دونوٹ اس کی پھیلی ہتھیلی پر رکھے۔

تھنک یو بی جان۔ عروج خوشی سے چہکتی ان کے گلی لگی۔

ویسے یہ کتنے پیسے ہیں؟؟

سڈ نے دونوں نوٹ اتھل پتھل کرتے کہا۔

راہول نے اس کی کمر پر دھموکا جڑتے اس کا دھیان دوسروں کی طرف دلایا جہاں سبھی مسکرا کر اسے دیکھ رہے تھے۔

سڈ خفیف سا مسکرا دیا"

بو جھل دل کے ساتھ گھر سے ایئر پورٹ تک کا سفر طے ہوا۔ آکاش اور احد میرا نہیں وداع کرنے آئے تھے احد میر نے چند تحائف اور ڈھیر ساری دعاؤں کے ہمراہ انہیں رخصت کیا۔

واپسی کے وقت ان کا سامان پہلے سے بھی زیادہ تھا جس کی انہیں ایکسٹریپیمینٹ کرنی پڑی۔

پانچوں واپس انڈیا جا رہے تھے مگر ان کا دل وہیں پاکستان میں کہیں رہ گیا تھا۔

دور سامان میں کہیں ٹینا کے کپڑوں کے نیچے دبا وہ ٹوٹا شو پیس بھی ان کے ساتھ پاکستان سے انڈیا

تک کا سفر طے کر رہا تھا جسے تینوں اپنی مصروفیات میں فراموش کر چکے تھے...!

(باقی آئندہ بار ان شاء اللہ)

(حال)

رات کے آخری پہر وہ سجدے میں گری اپنے رب سے اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگ رہی تھی مسلسل بہتے آنسو اس کے چہرے کے ساتھ مصلے کو بھی بگورہے تھے جس وقت سب غفلت کی نیند سو رہے تھے اس وقت وہ ٹوٹی بکھری لڑکی اپنے رب کے حضور جھکی تھی۔

دادی آپ اتنی رات کو کیسے اٹھ جاتی ہیں؟ پل پل بہتے آنسوؤں کے ساتھ ماضی کی باتیں بھی اس کے دماغ میں گھومنے لگی۔

اکثر وہ سعدیہ بی کو تہہ پڑھتے دیکھتی تھی ایک دن اس نے سعدیہ بی سے پوچھ ہی لیا؟

دادی آپ اتنی رات کو کیسے اٹھ جاتی ہیں؟؟

جواب نے اللہ سے محبت کرتا ہوں اس کے قریب ہونا چاہتا ہوں وہ اپنی نیند کیا اپنی زندگی کی ہر خوشی قربان کر سکتا ہوں"

سعدیہ بی نے خوبصورت سا جواب دیا۔

عروج ان کی ہر بات نہ سمجھی میں ٹال دیتی مگر آج اسے سعدیہ بی کی کہیں باتوں کی سمجھ آئی تھی۔

کتنا سکون تھا اس ایک پل میں جب وہ اپنے رب کے حضور جھکی تھی سجدے میں سر جھکائے اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس وقت رب صرف اس کا ہوا اور پھر اس دن کے بعد ہر روز وہ تہجد پڑنے لگی اس نے زین سے اپنے تھپڑ کی معافی مانگنے کا بھی سوچا تھا مگر اس دن کے بعد اب تک اس کا سامنا دوبارہ زین سے نہیں ہوا۔"

عروج اپنا بیگ سنبھالتی فلیٹ لاک کر کے لفٹ کی طرف بڑی "عدن پہلے ہی کالج جا چکی تھی؛ لفٹ میں قدم رکھتے ہی اس کا سامنا زین سے ہوا۔

جوہر بار کی طرح بلیک پینٹ شرٹ پہنے جیبوں میں ہاتھ ڈالے ہشاش بشاش سا کھڑا تھا۔ عروج نے ایک سرسری سی نظر اس پر ڈالی اور طرف کھڑی ہو گئی۔۔۔ زین نے اسے دیکھنے تک کی زحمت نہیں کی تھی "چند لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔

عروج کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ بات کا آغاز کیسے کرے "میں شراب نہیں پیتا...!"

لفٹ میں زین کی سنجیدہ آواز گونجی۔

عروج نے حیرت سے اسے دیکھا۔

اسے زین سے ایسی بات کی توقع نہیں تھی،

اچھی بات ہیں"

وہ دھیرے سے کہتی لفٹ کے دروازے پر نظرے ٹکا گئی۔

زین نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو سپاٹ سا چہرہ لئے کھڑی تھی۔

وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اس نے ایسا کیوں کہاں۔۔

میں کافر بھی نہیں ہوں"،

اس نے سنجیدگی سے کہاں۔

عروج اس کی بات پر شرمندہ ہوتی سر جھکا گئی۔

ایک مسلمان کو کافر کہنا حرام ہیں اور جو ایک مسلمان کو کافر کہتا ہے اس کا وہ کہا جملہ اسی پر لوٹ جاتا ہیں۔

زین سپاٹ سا کہتا اسے زنزلوں کی زد میں چھوڑ کر لفٹ سے نکل گیا "باہر نکلتے ہی اس کے چہرے پر وہی ڈیولش سہائل رقص کر رہی تھی۔

عشاہ کی نماز کے بعد عروج عدن کے کمرے میں آگئی۔

عدن بیڈ پر بیٹھی میڈیسن کھا رہی تھی "

آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہیں؟

عروج نے فکر مندی سے پوچھا۔

ہاں یہ تو بس روٹین میڈیسن ہیں۔"

عدن اس کی فکر مندی پر مسکراتی بولی۔

روٹین میڈسن؟

عروج نے تشویش سے اس کا کہا جملہ دوہرایا۔

کچھ نہیں چھوڑا ان باتوں کو آؤں یہاں بیٹھو"

عدن نے اس کا جملہ نظر انداز کرتے بیڈ کی طرف اشارہ کیا۔

عروج چلتی ہوئی آکر بیڈ کی پائنٹی پر ٹک گئی۔

یہ آپ کا بیٹا ہے؟

عروج کی گھومتی نظریں ایک تصویر پر ٹک گئی۔

ہاں یہ میرا بیٹا ہیں راحب "

عدن کا لہجہ ممتا سے چور تھا۔

مے آئی؟ "عروج نے ہچکچاتے پوچھا۔

عدن نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

عروج تصویر اٹھا کر غور سے دیکھنے لگی ایک پل کے لئے اسے لگا اس نے تصویر میں مسکراتے بچے کو

کہیں دیکھا ہیں "

پیارا ہیں "

عروج سبھی سوچو کو دماغ سے جھٹکتی بولی۔

عدن اس کی بات پر گہرا مسکرائی۔

عروج دیکھو مجھے غلط مت سمجھنا "، عدن ہچکچاتی بولی۔

وہ تصویر کو چھوڑ عدن کو دیکھنے لگی۔

جو کچھ تم نے مجھے بتایا میں مانتی ہوں تمہارے ساتھ غلط ہوا مگر تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا
تمہیں نہیں لگتا تم بھی اپنوں کے ساتھ زیادتی کر رہی ہو؟؟؟

عدن نے سنجیدگی سے پوچھا۔

عدن کی بات پر عروج کی مسکراہٹ سمٹی۔

مجھے جو سہی لگائیں نے وہی کیا"

اس نے نظرے چرائے سپاٹ سے انداز میں کہا۔

لیکن تمہیں یوں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا ابھی بھی وقت "

مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی۔

عروج نے عدن کی بات کاٹی۔

اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔

عدن خاموشی سے اس کا چہرہ تکتے لگی "

کچھ پل یو نہی خاموشی کی نظر ہو گئے۔۔

کیا ایک مسلمان ایک کافر سے دوستی کر سکتا ہیں؟؟

عروج کے غیر متوقع سوال پر عدن نے چونک کر اسے دیکھا۔

جو لوگ ہمارے اللہ اور رسول کو نہیں مانتے مجھے نہیں لگتا ان سے دوستی رکھنی چاہیے "

عدن نے جواب دینے کی بجائے رائے دی۔۔

پھر بھی؟"

عدن چند لمحے خاموشی سے اس کا چہرہ تکتی رہی۔۔

ایک مسلمان کے ساتھ دلی لگاؤ نہیں ہونا چاہیے...!

عدن نے انتہائی سنجیدگی میں کہ کر آسان لفظوں میں اسے سمجھایا۔۔

عروج کی آنکھیں بے اختیار نم ہوئی تھی۔

عدن نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔

عروج میں یہ نہیں کہتی تم اپنے دوستوں کو بھول جاؤ تم ان کے لئے دعا کرو کیا پتا تمہاری مانگی گئی

دعائیں قبول ہو اور اللہ انہیں اسلام کا حصہ بنا دے "

عدن نے اسے تسلی دی۔

کیا ایک کافر کے لئے مانگی گئی دعائیں قبول ہوتی ہیں؟؟

عروج نے تعجب سے پوچھا۔

ہر کسی کے لئے مانگی گئی دعائیں قبول ہوتی ہیں اللہ کو اپنا ہر بندہ پیارا ہیں "

مگر کافر؟؟؟ عروج بے یقین سے کچھ کہنے لگی۔

اللہ کو اپنا ہر بندہ پیارا ہیں کافر کو اللہ نہیں۔"

عدن اس کی بات سمجھتی بولی۔

عروج الجھ گئی۔۔

قرآن میں صاف صاف لکھا ہیں اللہ ایک ہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں یہ ایک مسلمان مانتا

ہیں کیونکہ وہ قرآن پڑھتا ہیں اسلام دین میں پیدا ہوا ہوتا ہیں،

مگر ایک کافر نہیں مانتا جانتی ہو کیوں؟

"کیونکہ وہ قرآن نہیں پڑھتا اور میرا دعویٰ ہیں جس کسی نون مسلم نے بھی قرآن کو ترجمے کے

ساتھ پڑا وہ اسلام کا ہو گیا!

عروج یک ٹک عدن کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

کیا میری دعائیں قبول ہونگی؟

وہ کھوئے سے انداز میں بولی۔

کسی کے لئے مانگی گئی ہدایت کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی "

عدن کے پاس اس کے ہر سوال کا جواب تھا۔

دعائیں یقین ہونا چاہیے جن دعاؤں میں یقین ہوتا ہے وہ میرے رب کی پسندیدہ دعائیں ہوتی ہیں "

عدن نے مسکرا کر کہا۔

آپ کی دعائیں قبول ہوتی ہیں؟

ہاں ہوتی ہیں۔"

اگر ہوتی ہیں تو اب تک آپ کا بیٹا آپ کو کیوں نہیں ملا؟؟؟

اس کے لہجے میں طنز نہیں تھا مگر پھر بھی عدن کا چہرہ اتر گیا۔

کچھ دعاؤں کو وقت لگتا ہے قبول ہونے میں "عدن کی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

کتنا وقت؟؟؟

عدن خاموش رہی۔

اس کی خاموشی پر عروج دوبارہ بولی۔

آپ کو لگتا ہیں آپ کا بیٹا آپ کے پاس واپس آئیگا آپ پھر کبھی اس سے مل پائیںگی؟

ہاں مجھے پورا یقین ہیں جو دعائیں قبول ہونے میں وقت لیتی ہیں وہ میرے رب کی پسندیدہ دعائیں ہوتی ہیں اور مجھے اطمینان ہیں میری دعائیں میرے رب کو پسند ہیں

عدن پر امید تھی "

اور اگر نہ آیا تو؟

نہ جانے وہ کیا جاننا چاہتی تھی۔

تو میں اس سے جنت میں مل لوں گی "

اور اگر آپ کا بیٹا جنت میں نہ گیا تو؟؟

عروج نہیں جانتی تھی وہ کیا کہ رہی ہیں وہ انجانے میں ہی ایک ماں کو تکلیف دے رہی تھی۔

تو میں اس کے ساتھ دوزخ میں چلی جاؤں گی۔

عروج ہکا بکا اس کا چہرہ دیکھنے لگی "

اس وقت اس کے سامنے بیٹھی عورت اسلامیہ کالج میں پڑھانے والی ٹیچر نہیں ایک ماں تھی۔

عدن کی آنکھوں میں نمی دیکھ عروج کو اپنی بات کی نزاکت کا احساس ہوا: وہ ایک دم شرمندہ ہوئی۔

آئی ایم سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا۔

وہ سر جھکا کر بولی۔

کوئی بات نہیں تمہیں ابھی دعاؤں پر یقین نہیں ہیں پہلے دعاؤں پر یقین کرنا سیکھو تبھی تمہاری دعائیں قبول ہونگی جن دعاؤں میں یقین نہ ہو وہ دعائیں رب کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتی "عدن نے سپاٹ سے انداز میں کہا۔

کمرے میں ایک دم خاموشی چھا گئی۔

اگر تمہارے سامنے ایک بچہ اور رہا ہے اسے بھوک لگی ہے وہ بلک رہا ہے رو رو کر دودھ مانگ رہا ہے اور دوسری طرف ایک برتن میں دودھ پڑا ہے جو کے گرم ہیں تو کیا تم اس بچے کو وہ گرم دودھ دے دو گی تاکہ وہ اسے پی کر اپنی بھوک مٹائے؟؟

عدن نے سوال کرتے اس کی طرف دیکھا۔

نہیں میں دودھ ٹھنڈا ہونے کا انتظار کرونگی"

کیوں؟؟

عدن کی بات پر عروج تھوڑی دیر سوچتی رہی۔

اگر میں نے اسے گرم دودھ دیا تو اس کا منہ جل جائیگا میں دودھ ٹھنڈا ہونے کا انتظار کرونگی تاکہ اسے کوئی نقصان نہ ہو!

لیکن وہ بچا رو رہا ہیں دودھ مانگ رہا ہیں ضد کر رہا ہیں؟"

وہ بچا ہیں نا سمجھ ہیں اسے نہیں پتا دودھ اس کے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہیں۔

اور اگر تم اسے اس کی ضد پر اس کے رونے کو دیکھتے دودھ دے دو تو کیا ہوگا؟؟؟

اس کا نقصان ہوگا وہ جل جائیگا اس کی تکلیف بڑ جائیگی"

عدن مسکرائی۔

ہماری مانگی گئی دعائیں بھی اسی طرح ہیں ہم روتے ہیں مانگتے ہیں ہمیں لگتا ہیں وہ ہمیں سن نہیں رہا ہمیں وہ نہیں دے رہا جو ہم مانگ رہے ہیں ہم ضد کرتے ہیں مگر ہم یہ نہیں سوچتے اگر وہ دعائیں ہمارے لئے اس وقت نقصان دہ ہوئی تو اگر ہماری مانگی گئی دعائیں ہمارے لئے سہی نہ ہو تو، نہیں ہم اس چیز کو نہیں دیکھتے نا سوچتے ہیں ہم بس ضد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں رد نہیں کرتا بس

ایک وقت کے لئے سمجھال کر رکھ لیتا ہیں اور جب سہی وقت آتا ہیں تب وہ ہماری مانگی گئی دعائیں قبول کرتا ہیں۔"

عروج شرمندہ ہو گئی۔۔

کمرے میں پھر خاموشی چھا گئی تھوڑی دیر مزید وہاں رہنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلی آئی

(حال)

"عروج کے پیپر سٹارٹ ہونے والے تھے۔

جس کی تیاری میں اس نے دن رات ایک کر دیئے تھے۔

ابھی بھی وہ پیپر کی تیاری کرنے کے بعد کچن میں کافی بنانے آئی تھی۔

ان دس مہینوں میں چائے کا ذائقہ تو وہ جیسے بھول ہی گئی تھی

کافی بنا کر اس نے ٹرے میں رکھی "

عروج نے عدن کے دروازے پر نوک کیا۔

عروج نے دوبارہ نوک کیا مگر اندر سے کوئی آواز نہیں آئی۔

"شاید سو گئی ہیں۔"

عروج نے سوچا پھر مڑنے لگی۔۔

مگر دوبارہ کچھ سوچ کر وہ ہلکا سا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی

اس نے ٹرے ایک طرف ٹیبل پر رکھ دی عروج نے بیڈ کی طرف دیکھا

عدن بنا کسی حرکت کے بیڈ پر چت لیٹی تھی۔

پہلے عروج کو لگا عدن سو گئی ہیں مگر اس کی نظر عدن کے ہاتھ پر گئی عدن کا ایک ہاتھ بیڈ سے نیچے

لٹک رہا تھا۔

عروج کو یقین تشویش نے آگیا۔

اس نے عدن کو پکارا۔ مگر عدن ٹس سے مس نہ ہوئی۔

جواب نہ پا کر وہ پریشانی سے آگے بڑی۔

اس نے عدن کو دوبارہ پکارتے اسے ہلایا؟

کوئی ریسپونس نہ پا کر عروج کے ہاتھ پاؤں پھول گئے

کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اس نے عدن کی نبض چیک کی۔

نبض چل رہی تھی عروج کو تھوڑی ڈھارس ملی

اس نے دوبارہ عدن کو ہلایا مگر کوئی جواب نہیں!

عدن بیہوش تھی"

اب کیا کروں!؟

تیز دھڑکتے دل کے ساتھ عروج فلیٹ کے باہر بھاگی

اس نے کسی کو مدد کے لئے پکارنے کا سوچا تھا۔

تیز تیز سیڑیاں اترتے وہ نیچے آئی

پریشانی میں اسے لفٹ کا خیال بھی نہیں آیا، نیچے آکر اس نے بلڈنگ کے چوکیدار کو ڈھونڈا مگر

بد قسمتی سے چوکیدار بلڈنگ میں نہیں تھا۔

عروج پھولی سانس لیکر واپس فلیٹ میں آئی اس نے جگ نے پانی لیکر عدن کے چہرے پر چھینٹے

مارے مگر سب بے سد عدن ٹس سے مس نہ ہوئی عروج کے حواس معطل ہو رہے تھے۔

اپنے دماغ کو لڑاتے اسے زین کا خیال آیا تھا"

وہ ہمت جمع کرتی سامنے والے دروازے تک آئی زین گھر میں تھا یا نہیں وہ اس بات سے انجان تھی

بیل تک جاتا اس کا ہاتھ رکا تھا۔

نہیں کیا وہ میری مدد کریگا؟

خوف سے اس کا رنگ زرد پڑ گیا۔

لیکن اس وقت وہی ہیں مجھے اسی سے مدد مانگنی ہوگی۔

ساری انا کو سائیڈ پر رکھ کر اس نے فیصلہ کرتے بیل بجائی۔

کون ہیں؟

اندر سے زین کی آواز سن عروج نے سکون کا سانس لیا۔

لال خمار آنکھوں سے زین دروازہ کھولے اسے گھور رہا تھا لال آنکھیں اسی بات کا پتا دے رہی تھی

کے وہ ابھی کچی نیند سے جاگا ہیں

کیا مسئلہ ہیں؟

عروج کو دیکھ زین نے ناگواری سے کہا

وہ، عدن، آنٹی!

پریشانی کی وجہ سے اس کے الفاظ اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

کیا ہوا سب ٹھیک ہیں؟

زین نے اس کے فق ہوتے چہرے پر نظرے دوڑائے فکر مندی سے پوچھا۔

وہ بیہوش ہو گئی ہیں پلیز میری مدد کرو انہیں ہو اسپتال لیکر جانا ہیں۔ وہ گڑ گڑائی تھی۔

زین کے لئے اس کا رویہ نیا تھا۔

وہ اس کے ساتھ ہی فلیٹ میں داخل ہوا زین نے آگے بڑک کر سب سے پہلے عدن کی نبض چیک کی۔

کیا ہوا ہیں انہیں؟!

اس نے ڈاکٹروں کے انداز میں پوچھا۔

مجھے کیا پتا"

وہ بگڑی۔

ایک تو پہلے ہی عدن کی حالت دیکھ وہ پریشان تھی اوپر سے زین کا تحمل بھر انداز دیکھ اسے غصہ آنے لگا۔

میرے ساتھ ہیلپ کرو انہیں نیچے لیکر جاتے ہیں"

زین اس کی حالت سمجھتا عدن کو اٹھانے لگا۔

عروج نے آگے بڑھ کر اس کی مدد کی،

گاڑی ہسپتال کی طرف روانہ تھی۔

عروج بار بار عدن کو پکارتی مگر ہر بار کی طرح عدن کوئی رسپانس نہیں دیتی۔

زین مر میں اس کی رونی صورت دیکھ محفوظ ہو رہا تھا

پلیز گاڑی جلدی چلاؤ۔

عروج کے ہلک سے مری مری آواز نکلی۔

اس سے زیادہ سپیڈ پر چلائی تو ان کے ساتھ ہم بھی ہو سپیڈ میں پڑے ہونگے

زین نے مین روڈ پر نظرے ٹکائے اطمینان سے کہا۔

تم میں کوئی احساس نام کی چیز ہیں یا نہیں؟

عروج پیر کر بولی۔

اگر احساس نام کی چیز نہیں ہوتی تو میں یہاں تمہارے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ اپنے بستر پر لیٹا سکون کی

نیند سو رہا ہوتا جو تمہاری وجہ سے خراب ہوئی۔

زین نے غصے سے کہتے طنز کیا۔

عروج خاموش رہی اس وقت وہ اس سے بحث مول نہیں لے سکتی تھی ہو سہیل کے کوریڈور میں پڑے بچوں میں سے ایک پر بیٹھی وہ مسلسل عدن کی صحت یابی کی دعائیں کر رہی تھی۔

زین دیوار سے ٹیک لگائے اونگ رہا تھا۔

آتی جاتے لوگوں سمیت نرسز نے بھی اسے گھور کر دیکھا بکھرے بال ڈھیلی ڈھالی ٹراؤز رشرٹ پہنے نیند سے لال آنکھیں لئے وہ کوئی لو فر لگ رہا تھا۔

جو بھی اسے گھورتا زین جو ابابتی سی نکال دیتا جسے دیکھ سامنے والا بری سی شکل بنا کر آگے بڑھتا۔

ڈاکٹر کے باہر نکلتے ہی عروج تیزی سے اس کی طرف بڑی۔

اب کیسی ہیں وہ کیا ہوا ہیں انہیں وہ ٹھیک تو ہیں؟؟

عروج پریشانی سے نون اسٹاپ بولی۔

آپ پشینٹ کی کیا لگتی ہیں؟

ڈاکٹر سے اس کی بات نظر انداز کرتے سنجیدگی سے پوچھا۔

جی میں!؟" عروج کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے۔

"میں ان کی بیٹی ہوں"،

عروج بات بناتی بولی۔

زین نے حیرانی سے منہ کھولے اسے دیکھا

"کتنی جھوٹی ہیں یہ"،

زین بڑبڑایا جب ڈاکٹر نے اس سے بھی یہی سوال کیا۔

آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں!؟

ڈاکٹر نے اتنی سنجیدگی سے پوچھا کہ فوری طور پر گڑبڑا گیا۔

اس کے جو منہ میں آیا وہ بول گیا۔

میں اس کا ہسبنڈ ہوں"

زین نے عروج کی طرف اشارہ کیا۔

اس کی بات پر عروج کا پاراہائی ہو گیا۔

اس کے منہ کے بگڑتے زوئے زین کو مزہ دینے لگے۔

آپ لوگوں کو ذرا سا احساس ہیں آپ کی مدر اور آپ کی مدر ان لاء کی کیا کنڈیشن ہیں!؟

ڈاکٹر انتہائی سخت لہجے میں ان پر برسی۔

ک۔۔۔ کیا ہو۔۔۔ ہوا۔۔۔ ہیں ڈاکٹر؟!

عروج کی آواز لڑکھرائی۔

انہیں ہارٹ پرو بلم ہیں۔"

کب سے؟؟

اسے اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی سنائی دی۔

آئی تھنک کافی سالوں سے ہیں شاید وہ میڈیسن لیتی رہی تھی اسی لئے ابھی تک سٹیبل تھی مگر اب میڈیسن بھی کام نہیں کر رہی۔"

ڈاکٹر نے اپنا لہجہ ہموار رکھتے کہا۔

اگر آپریشن کرے تو وہ پوری طرح سٹیبل ہو سکتی ہیں مگر آپریشن بھی جلد کرنا ہوگا"

کتنی وقت میں آپریشن کریں گے؟

عروج کو اک امید نظر آئی۔

دو دن میں آپریشن کرنا ہوگا آپ کچھ فارم فل کر دے پھر ہم آپریشن کی تیاری شروع کریں گے باقی

کی ڈیٹیلز آپ کو نرس بتا دیں گی۔۔

ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں کہتی آگے بڑگئی "

نرس نے جو رقم عروج کو بتائی وہ سن کر اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔

وہ تو ایک معمولی ہوٹل میں کام کرتی تھی آٹھ لاکھ جیسی رقم کہاں سے لاتی؟

دو دن تھے اس کے پاس اور ان دو دنوں میں اسے آٹھ لاکھ جمع کرنے تھے اور اگر وہ نہیں کر پاتی تو آگے وہ سوچ نہیں سکتی تھی "

واپسی میں گاڑی میں مکمل خاموشی کا راج تھا۔

زین ڈرائیونگ کرتا ایک ادھ نظر اس کے آنسوؤں سے ترچہرے پر ڈالتا۔

انہوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟

اس نے کرب سے سوچا۔

ان تین مہینوں میں وہ عدن سے کافی مانوس ہو چکی تھی

گھر پوہنچنے کے بعد بھی وہ صوفے پر سر جھکائے بیٹھی پیسے جمع کرنے کی ترکیب سوچ رہی تھی

اس کے دماغ میں ایک جما کا ہوا "

وہ تیزی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں گئی۔

عروج نے اپنی الماری سے ایک چھوٹا سا منجلی ڈبا نکالا

بیڈ پر بیٹھ کر اس نے ڈبا کھولا

ڈبے میں ایک خوبصورت سا ڈائمنڈ کا ہار تھا۔

اس نے ہار کو بہت محبت سے ڈبے سے نکالا۔

یہ ہار سر لا کی نشانی تھی رضا میر نے سر لا کو یہ ہار شادی کی پہلی رات منہ دکھائی پر تحفے کے طور پر دیا تھا

سر لا کے بعد یہ ہار عروج کے پاس تھا،

اس نے کبھی اسے خود سے دور نہیں ہونے دیا جب بھی کوئی ایونٹ ہوتا عروج یہیں ہار پہنتی

مگر آج یہ ہار کسی کی زندگی بچانے والا تھا

ہار پر پیار سے ہاتھ مارتے اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر ہار پر گرا۔ تبھی ڈور بیل بجی

ہار کو ایسے ہی ہاتھ میں پکڑے وہ باہر آگئی۔

ہار ٹیبل پر رکھ کر اس نے دروازہ کھول کر ہلکا سا سر باہر نکالا۔

سامنے ہی زین عباسی ہاتھ میں ایک شاپر لئے کھڑا تھا،

زین اسے دیکھتے ہی مسکرا کر ہاتھ ہلانے لگا،

کیا ہیں؟

عروج نے بھنویں سیکڑے کہا۔

کھانا لایا ہوں تمہارے لئے ٹینشن کی وجہ سے تم نے کھایا نہیں ہوگا اسی لئے سوچا میں دے دوں

زین نے لبو پر دلکش مسکراہٹ سجائے کہا۔

عروج نے اس کی مہربانی پر آنکھیں سیکڑے اسے گھورا۔

مجھے بھوک نہیں ہیں

وہ قدرے روکھے پن سے کہتی دروازہ بند کرنے لگی،

زین نے تیزی سے دروازے کے درمیان اپنا پاؤں اٹکا دیا

کیا بد تمیزی ہیں یہ؟

عروج غصے سے بولی۔

کھانا!

زین نے اس کا غصہ نظر انداز کرتے شا پر اس کے آگے کیا۔

کہانہ نہیں چاہیے"

مگر اب میں لایا ہوں تو لینا تو پڑیگا نہیں کھانا نہ کھاؤ بھلے ہی پھینک دو مگر لینا تو پڑیگا"،

وہ ضدی انداز میں بولا۔

آج اتنی مہربانی کیسے؟

اس نے مشکوک نظروں سے اسے گھورا۔

وہ کیا ہیں نہ آج میرا نیکی کرنے کا دل کر رہا تھا تو سوچا کسی بھوکے کو کھانا کھلا دوں اسی لئے تمہارے

لئے کھانا لے آیا۔

زین نے خاصا جتانے والے انداز میں تھا۔

اگر نیکی کمائی ہیں تو کہیں اور جا کر کماؤ مگر ابھی مجھے اکیلا چھوڑ دو"

عروج کاٹ دار آواز میں کہتی دوبارہ دروازہ بند کرنے لگی۔۔

مگر زین کا پیرا بھی بھی وہی تھا۔

اب کیا ہیں؟

وہ جھنجھلا کر بولی۔

کھانا!

وہ ڈھٹائی سے بولا۔

نہیں چاہیے کہانہ "

وہ ہتھے سے اکھڑی۔

اگر خود کچھ کھاؤ گی تبھی اپنی ان منہ بولی ماں کا خیال رکھ پاؤ گی "

اس بار زین نے نرمی سے کہا۔

عروج نے بنا کچھ کہے ہاتھ بڑھا کر کھانا تھام لیا۔

تھنکس "

وہ دھیرے سے منمنائی۔

تھنکس کی ضرورت نہیں ہیں ایک کپ کافی پلا دو "

وہ دلکشی سے مسکرایا۔

عروج نے گھور کر اسے دیکھا۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو تمہاری اتنی ہیلپ کی ایک کپ کافی نہیں پلا سکتی؟

زین معصومیت سے بولا۔

عروج نے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اندر آنے دیا۔

زین جیبوں میں ہاتھ ڈالے سیٹی بجاتا اندر داخل ہوا

یہاں بیٹھ جاؤ اور کسی چیز کو ہاتھ مت لگانا،

عروج اسے سختی سے ہدایت کرتی کچن میں چلی گئی۔۔

زین ادھر ادھر نظرے دوڑاتا صوفے پر بیٹھ گیا

اس کے فلیٹ کی نسبت یہ فلیٹ کافی صاف ستھرا تھا

یو نہی نظرے گھوماتے اس کی نظر ٹیبل پر پڑے ہار پر پڑی

اس نے سیٹی بجاتے جلدی سے ہار اچک لیا۔

"واہ"۔ زین ستائش بھری نظروں سے ہار کو دیکھتا بڑبڑایا۔

عروج کافی کا کپ لئے کچن سے نکلی جب اس کی نظر زین کے ہاتھ میں پکڑے ہار پر پڑی

میں نے کہا تھا نہ کسی چیز کو ہاتھ مت لگانا؟

اس نے غصے سے کافی کاکپ ٹیبل پر رکھتے زین کے ہاتھ سے ہار چھینا۔

کہاں سے چرایا ہیں؟

وہ کافی کاکپ اٹھاتے شکی انداز میں بولا۔

اس کی بات پر عروج آگ بگولہ ہوئی "

چرایا نہیں ہیں میری ماما ہیں"،

تمہاری ماما؟ "جہاں تک مجھے پتا ہیں نا تمہاری کوئی ماما ہیں اور نہ ہی تم اتنی امیر ہو کے ڈائمنڈ کا ہار خرید سکو تم تو شکل سے ہی غریب لگتی ہو"

زین اس کا مذاق اڑاتا مزے سے کافی کے سپ لینے لگا۔

یہ آج سے بائیس سال پہلے لیا تھا اور یہ میری ماما کی آخری نشانی کے طور پر میرے پاس ہیں "

عروج لفظ پر زور دیتی بولی۔

اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو ویسے کافی اچھی بنی ہیں"،

وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے جھلانے لگا۔

تم اپنی کافی ختم کرو اور جاؤ یہاں سے مجھے ابھی کئی جانا ہیں "

عروج اپنا لہجہ ہموار رکھتی بولی۔

اگر تمہیں کہیں جانا ہیں تو میں چھوڑ دیتا ہوں؟!

زین نے فوراً پیشکش کی۔

نہیں میں خود چلی جاؤنگی"

عروج انکار کرتی بولی۔

دیکھ لورات کا وقت ہیں اور تمہارے پاس زیور بھی ہیں اگر کسی نے چرا لیا تو؟"

زین نے کافی کا کپ منہ کو لگاتے اسے ڈرانے والے انداز میں کہا۔

تمہیں کیسے پتا میں یہ زیور باہر لیکر جا رہی ہوں؟

عروج حیرت سے بولی۔

اس میں کونسی بڑی بات ہیں ایسی سچویشن میں اس ہار کا یہاں ہونا کوئی بھی سمجھ سکتا ہیں"

زین نے لا پرواہی سے کہا۔

زین کافی ختم کرتے اٹھ کھڑا ہوا۔

میں تمہیں لے جاسکتا ہوں جہاں تم چاہو!

زین نے دوبارہ پیشکش کی۔۔

عروج نے کچھ سوچتے اس کی پیشکش قبول کر لی۔

سنار کی دکان پر پوہنچ کر عروج نے ہار سنار کو دکھایا۔

سنار کے رسید مانگنے پر عروج پریشان ہو گئی "میرے پاس رسید نہیں ہیں۔"

چوری کا ہیں؟

سنار نے پان منہ میں رکھتے کہا۔

سنار کی بات پر پاس کھڑے زین کی ہنسی نکل گئی "عروج اسے اگنور کرتی بولی۔

اگر آپ لینگے تو بتادے ورنہ میں کسی اور شاپ پر دے دوں گی؟!

ارے میڈم جی بنار سید کے تو آپ سے یہ ہار کوئی نہیں لیگا بلکہ الٹا پولیس بلا لیگا!

سنار نے پان کی پچکاری پاس پڑے گلدان میں ڈالی۔

عروج نے نہ گوار نظروں سے اس کی حرکت دیکھی۔

عروج اس کی بات پر سوچ میں پڑ گئی "

زین اس سے بے نیاز دکان میں گھوم رہا تھا۔

دیکھے میڈم اب بتادے یہ ہار بیچنا ہیں یا نہیں؟

عروج نے آنکھوں پر لگا چشمہ ٹھیک کرتے زبان لبوں پر پھیری "

جی بیچنا ہیں پر۔" وہ ذرا ہچکچائی۔

میں یہ ہار مجبوری میں بیچ رہی ہوں کیا آپ مجھے کچھ وقت دیں گے آئی مین آپ اس ہار کو کہیں اور سیل

مت کریے گا میں یہ ہار واپس آپ سے لے لوں گی بس مجھے کچھ وقت چاہیے؟"

اس نے ٹھہرے ٹھہرے اپنی بات مکمل کی۔

ٹھیک ہیں دو مہینوں کا ٹائم دیتا ہوں مگر رقم بھی وہی دینی ہوگی جو میں کہوں گا"

سنار نے اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھاتے کہا۔

عروج کو اس کی بات پر غصہ تو بہت آیا مگر اس کے پاس وقت نہیں تھا اسی لئے مجبوراً اسے سنار کی

بات ماننی پڑی، ہار کافی مہنگا تھا

سنار نے دونوں طرف سے موقع کا فائدہ اٹھاتے اسے سات لکھ روپے دیئے جب کے ہار دس لاکھ

سے بھی زائد کی رقم کا تھا

عروج دل پر پتھر رکھ کر ہمارے دیتی پیسے لیکر دکان سے نکلی "

رقم میں ابھی بھی ایک لاکھ روپے کم تھا۔

مجھے موبائل شاپ پر لے جاؤ،

عروج نے آہستگی سے کہا۔

زین بنا کچھ کہے اسے موبائل شاپ پر لے گیا

اس نے اپنا موبائل بیچ کر ایک سادہ سا بٹنوں والا موبائل لے لیا،

موبائل بیچنے سے بھی رقم میں کچھ خاص فرق نہیں پڑا۔

واپسی کے سارا سفر پریشانی میں گزرا۔

گھر آکر وہ وضو کر کے اپنے رب کے حضور جھکی۔

عدن سے اس کا خون کا کوئی رشتہ نہیں تھا صرف احساس کے رشتے کی خاطر وہ اس عورت کے لئے

اپنی سب سے قیمتی چیز بیچ آئی تھی۔

اے جے نے اپنے ہوٹل کے مینیجر سے بھی مدد مانگی مگر کوئی بھی اتنی بڑی رقم دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔

ایک دن یو نہی گزر گیا مگر پیسوں کا بندوبست نہیں ہو پایا
بہت سوچ بچار کے بعد اس کے دماغ میں ایک خیال آیا؟"
ایک بار پھر وہ احسان لینے کے لئے تیار تھی

(ماضی)

"آج راہول کی برتھڈے تھی۔"

سارے سٹوڈیو کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا

یہ سٹوڈیو رضامیر نے پانچوں کو فرینڈ شپ ڈے پر گفٹ کیا تھا

دو منزلہ یہ عمارت اپنی خوبصورتی آپ تھی

سٹوڈیو میں زندگی کی ہر سہولت موجود تھی پانچوں کا فری ٹائم اکثر یہیں گزرتا

لیلی سمیت پانچوں سٹوڈیو میں موجود تھے "

کیک کٹ کرنے کے بعد سب گول دائرے کی شکل میں بیٹھے گیم کھیلنے کی تیاری میں تھے

پہلے ٹینا نے بوتل گمائی "

بوتل سڈ کی طرف رکی۔

بوتل رکتے ہی سب نے ہوٹنگ شروع کر دی۔"

ٹرو تھ اور ڈیر؟

سڈ نے کچھ لمحے سوچا۔

ڈیر "

شور دوبارہ شروع ہوا۔

او کے او کے میں بتاؤنگی،"

ٹینا نے دونوں ہاتھ پھیلائے انہیں خاموش کیا۔

اب تو گیا سڈ "

سب نے دل میں سوچا۔۔

چند لمحے سوچنے کے بعد ٹینا کے چہرے پر ایک پراسرار مسکراہٹ دوڑ گئی،

سڈیہ سارا سٹوڈیو صاف کریگا۔

ٹینا نے عملانیہ کہا۔

کیا؟!

سڈ کا منہ کھلا رہ گیا۔

سب ہی سڈ سڈ کا نعرہ لگانے لگے۔

نونیور میں صفائی کرونگا بلکل نہیں"

سڈ نے دونوں ہاتھ اٹھائے صاف انکار کیا۔

رول از آرول"

ٹیناز بان دکھاتی بولی۔

جا اٹھ کچھ نہیں ہوتا اس کی باری بھی آئیگی"،

راہول نے اس کا کندھا تھپتھپاتے دلاسا دیا۔

سڈ نہ چاہتے ہوئے بھی دائرہ توڑ کر اٹھا۔

ایک گھنٹہ لگا تھا سڈ کو صفائی کرنے میں

سار اسٹوڈیو بکھرا پڑا تھا

جس جگہ سڈ صفائی کرتا وہی کوئی نہ کوئی جان بھونج کر کچرا اچھینک دیتا

سڈ ضبط سے سار اسٹوڈیو صاف کرتا تھک ہار کر واپس دائرے میں آکر بیٹھا

ٹینا نے ایک جلا دینے والی مسکراہٹ اسے پاس کی

سڈ دل میں اس سے بدلہ لینے کا عہد کر چکا تھا۔

واہ سڈ تو نے تو سار اسٹوڈیو چمکا دیا جس سے بھی تیری شادی ہوگی وہ بڑی قسمت والی ہوگی "

اکشے نے اسے داد دیتے کہا۔

اگر شادی کے بعد بھی یہی سب کرنا ہیں تو میری تو بہ ہیں شادی سے۔

سڈ نے دونو کانوں کو ہاتھ لگائے

سب اس کی بات پر ہنس دیے

گیم ایک بار پھر سٹارٹ ہو گئی "

اس بار سڈ نے پوری کوشش کی کہ بوتل ٹینا کی طرف رکے لیکن بوتل لیلی کی اور رکی "

سوائے عروج کے سب نے ہوٹنگ کی۔

ٹرو تھ اور ڈیر؟

ٹرو تھ"

لیلیٰ نے سوچتے کہا۔

میں پوچھو نگی"

عروج نے سب کو خاموش کروایا۔

راہول سے پہلے تمہارے کتنے بوائے فرینڈ تھے؟!

عروج نے بغور لیلیٰ کا چہرہ دیکھتے پوچھا۔

اے جے یہ کیسا سوال ہیں؟

راہول نے دبے دبے غصے سے کہا۔

باقی تینوں بھی حیرانی سے عروج کا چہرہ دیکھ رہے تھے

ریلیکس را صرف سوال کیا ہیں"

عروج اطمینان سے بولی۔۔

پر یہ اچھا سوال نہیں"

راہول رول از آ رول۔"

لیلیٰ نے اسے ٹوکے کہا۔

لیلیٰ کی بات پر راہول ایک غصیلی نظر عروج پر ڈالتا خاموش ہو گیا۔

راہول اس مائی فرسٹ لو اینڈ بوائے فرینڈ ایون کے میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا مجھے کسی سے پیار ہو گا۔"

لیلیٰ نے راہول کا ہاتھ تھامے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے محبت سے چور لہجے میں کہا۔

جہاں لیلیٰ کا جواب سن تینوں نے ہوٹنگ کی وہی راہول کے اندر تک سکون پونچ گیا۔

عروج نے قہر برساتی نگاہ لیلیٰ پر ڈالی اس کا بس نہیں چل رہا تھا لیلیٰ کا خوبصورت چہرہ بگاڑ دے۔

کتنی صفائی سے جھوٹ بولتی ہیں"

عروج نے مصنوعی مسکراہٹ لبو پر سجاتے سوچا۔"

یہاں تو رو مینٹک سین چل رہا ہیں"

راہول اور لیلیٰ کے ہنوز ایک دوسرے کو دیکھنے پر ٹینا نے شرارت سے کہا۔

دونوں مسکراتے نظرے ہٹا گئے۔

گیم دوبارہ شروع ہوئی۔

بوٹل عروج کی طرف رکی۔

اے بے اے بے کا نعرہ پورے سٹوڈیو میں گونجا۔

ٹروٹھ اور ڈیر؟

ٹروٹھ"

عروج نے مسکراتے کہا۔

اوکے تو میں پوچھوں گا"

اکشے کی آواز پر سب خاموش ہو گئے۔

تو اے بے اگر تمہاری ایک وش پوری کی جائے تو وہ کیا ہوگی؟

یہ کیسا سوال ہیں؟

سڈ نے کہا"

ارے یہی تو سوال ہیں اتنے بڑے بزنس مین کی بیٹی جس کی ہر خواہش بن کہے پوری ہوئی ہو جسے

کسی چیز کی کمی نہیں اگر اسے ایسا موقع ملے تو وہ کیا مانگے گی؟!

اکشتے کی بات پر سب نے اسے دل میں داد دی۔

ایک بار پھر اے جے کا شور بلند ہوا

او کے او کے بتاتی ہوں۔

عروج نے کانوں پر ہاتھ رکھے سب کو خاموش کروایا۔

عروج کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بولی

اگر میری اک دعا قبول ہو تو میں اپنے رب سے کہو نگی میرے دوستوں کو مسلمان کر دے!

عروج نے مسکراتے ٹھہرے لہجے میں کہا۔

اس کی بات سن چاروں بونچکا رہ گئے

اس وقت وہ عروج سے کسی بھی بات کی توقع کر سکتے تھے سوائے اس کے جو عروج کہہ چکی

تھی۔۔

یہ کیسا جواب ہیں؟

چند لمحوں بعد ٹینا کی حیرت میں ڈوبی آواز آئی۔

اکشتے نے جو پوچھا میں نے اس کا جواب دیا بس۔

عروج نے نظرے چراتے کہا۔

اے بے کیا ہماری دوستی میں ایسی چیزیں میٹر کرتی ہیں؟

راہول نے ناراضگی سے کہا۔

میں نے اپنے سوال کا جواب دیا ہیں بس "

عروج اتنا ہی بول پائی۔

لیلا لا پرواہی سے بیٹھی ان کی باتیں سن رہی تھی۔

پھر بھی اے بے تمہاری نظر میں یہ سب کیوں ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں کے تم مسلمان ہو ہم

نے تو کبھی نہیں کہا تم اپنا دین چھوڑ کر ہمارے دھرم میں آ جاؤ پھر تم کیوں؟!

سڈ خفگی سے بولا۔

تم لوگ جانتے ہو تمہارا دھرم غلط ہیں؟!

عروج نے دھیمے سے کہا۔

وہاٹ ڈویو مین غلط ہیں؟

راہول ہتے سے اکھڑا۔

تم سب جانتے ہو اسلام ہی سچا دین ہیں بہت سے پنڈت بھی اس بات کو مانتے ہیں بلکہ اقرار کرتے ہیں کہ اسلام ہی سچا دین ہیں اللہ ایک ہیں اس کے سوا اس دنیا میں کوئی خدا نہیں ہیں اور یہ بت پرستی یہ سب ایک فریب ہیں یہ سب سچ نہیں ہیں"

اتنے سالوں کی دوستی میں آج پہلی بار عروج نے کوئی ایسی بات کی تھی۔

انف اے جے جانتی بھی ہو کیا بول رہی ہو؟!

راہول دائرہ توڑ کر غصے سے اٹھا۔

باقی سب بھی اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہو چکے تھے"

ہم میں سے آج تک کسی نے کہا کہ تمہارا دین جھوٹا ہے اور تمہارا خدا بھی جھ۔"

اسٹاپ راہول"

عروج اس کی بات کا ٹٹی درشتگی سے بولی۔

ہاؤڈیر یو ہمت کیسے ہوئی تمہاری میرے دین کے بارے میں اپنے منہ سے ایسے الفاظ نکالنے کی یہ

بات یاد رکھو تم لوگوں سے زیادہ پیارا مجھے میرا دین ہیں۔"

بات کرتے کرتے اس کی سانس اٹھل پٹھل ہوئی۔

اپنے دین کے بارے میں سنا نہیں گیا اور ہمیں کہہ رہی تھی"

راہول طنزیہ ہنسا۔

سب کو اپنے دین اور دھرم سے پیار ہیں جیسے تمہیں اور ہمیں "

راہول کا لہجہ ذرا دھیمہ ہوا۔

لیلیٰ سمیت تینوں خاموشی سے ان کی تکرار سن رہے تھے۔

لیکن تمہارا دھرم سچا نہیں ہیں!

عروج اسے سمجھانے کی کوشش کرتی منمنائی۔

نہیں ہم نہیں جانتے کیا سچا ہیں اور کیا جھوٹا لیکن مجھے یہ لگتا ہے کہ تمہارا داغ خراب ہو گیا ہے جو

اتنے سالوں کی دوستی میں ہم آج تمہیں غلط نظر آ رہے ہیں۔

راہول ایسی بات نہیں ہیں میری بات سمجھنے کی کوشش کرو "

عروج نے اپنا لہجہ ہموار رکھتے کہا۔

آئی تھنک یہ میری برتھڈے کا بیسٹ گفٹ تھا چلو لیلیٰ! "

راہول استہزائیاً ہنسی ہنستا لیلیٰ کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے چلا گیا۔

عروج اسے روکنا چاہتی تھی مگر اس کی زبان سے ایک لفظ نہیں نکلا "

تم لوگ تو سمجھو میری بات پلیز۔"

عروجنیوں کی طرف دیکھ ملتی ہوئی۔

تینوں کی ناراض نگاہیں عروج پر تھی۔"

مجھے لگتا ہے ہمیں کچھ دن ایک دوسرے سے نہیں ملنا چاہیے یہ بہتر رہیگا"

اکشے کہتا ہاں سے چلا گیا۔

پچھے ہی ٹینا اور سڈ سٹوڈیو سے نکلے۔

عروج بے بسی سے انہیں جاتا دیکھ رہی تھی۔

یہ پہلی لڑائی تھی جو انکے بیچ ہوئی تھی

(حال)

"زین گہری نیند سو رہا تھا جب مسلسل بجتی بیل نے اس کی نیند خراب کر دی وہ غصے سے پھنکارتا

اٹھادروازہ کھولنے پر سامنے عروج کو کھڑا دیکھ زین اپنے غصے پر کنٹرول کرتے بولا۔

تم نے کیا میری نیند خراب کرنے کی قسم کھا رکھی ہیں؟

مجھے تمہاری ہیلپ چاہیے!"

عروج گڑ بڑاتی بولی۔

ابھی نہیں مل سکتی بعد میں آنا"

وہ اپنی جمائی روکتا دروازہ بند کرنے لگا جب عروج کی آواز پر روکا"

پلیز ٹائم نہیں ہیں میرے پاس!"

وہ التجائیہ لہجے میں بولی۔

اس نے گہری نظروں سے عروج کو دیکھا

"اندر آ جاؤ",

زین سائیڈ پر ہوا۔

عروج وہی کھڑی رہی"

آ جاؤ اندر کھا نہیں جاؤ نگا اگر کھانا ہوتا تو کل رات جب تمہارے گھر آیا تھا تبھی کھا لیتا"۔

وہ طنز کرتا مڑا۔

عروج نہ چاہتے ہوئے بھی اندر آ گئی۔

اندر کی حالت بے حد بری تھی

جگہ جگہ کپڑے بکھرنے پڑے تھے

کھانے کے برتن کولڈر نکس کی بوتلز فلیٹ کو دیکھ کے لگتا تھا کئی دنوں سے اس کی صفائی نہیں ہوئی۔

"بیٹھو۔"

زین صوفے کی طرف اشارہ کرتا بولا۔

عروج نے ایک نظر صوفے کو دیکھا جہاں کپڑے بکھرے پڑے تھے

"نہیں میں یہی ٹھیک ہوں،"

زین نے صوفے پر پڑے کپڑے سمیٹ کر پھینکنے والے انداز میں کمرے میں رکھے

ہاں بتاؤ کیا بات کرنی ہیں مجھے سونا ہی؟!

وہ جتانے والے انداز میں بولا۔

وہ۔۔ م۔۔ مجھے! "عروج ہکلاتی بولنے کی کوشش کرنے لگی۔

جلدی بولو تمہیں کیا؟"

زین تک کر بولا "

وہ مجھے کچھ پیسے چاہیے تھے ہسپتال کی رقم کم پڑ رہی ہیں میں جلدی واپس لوٹا دوں گی اگر تم مجھے دو تو؟"

شروع میں تیزی سے کہتی آخر میں دھم سے بولی۔

زین نے گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا "

جو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑتی کسی مجرم کی طرح سر جھکائے کھڑی تھی،

کتنے پیسے چاہیے؟؟

زین کی بات جیسے اس کے اندر نئی زندگی پھونک گئی تھی اس نے جھٹ سرائٹھا کر حیرت سے اسے دیکھا اسے لگا تھا زین انکار کر دیگا "

ایسے حیرانی سے کیا دیکھ رہی ہو انسانیت کے ناتے میں اتنا تو کر ہی سکتا ہوں اور ویسے بھی میں کونسا مفت دے رہا ہوں واپس لوں گا۔"

زین نے خاصے جتانے والے میں انداز میں کہا۔

کتنے پیسے چاہیے؟

اس نے دوبارہ اپنا جملہ دوہرایا۔

ایک لاکھ"

وہ اجلت میں بولی۔

زین اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا واپس آنے پر اس کے ہاتھ میں ایک لاکھ روپے تھے!

"یہ لو"،

زین نے پیسے اس کے آگے کئے۔

عروج ہچکچاتے ہاتھ بڑھا کر پیسے پکڑنے لگی جب زین نے ہاتھ واپس کھینچا

پہلے یہ بتاؤ واپس کب دو گی؟"

جیسے ہی میرے پاس آئینگے میں واپس کر دوں گی"،

اس نے اپنے ہاتھوں کو واپس کھینچا۔

ایک وقت بتاؤ تمہارا کیا پتا تمہارے پاس ساری زندگی نہ آئے پھر کیا میں ساری زندگی ان پیسوں

کے انتظار میں بیٹھا رہوں گا؟!

زین نے تمخسر بھرے انداز میں کہا۔

تم بتاؤ کب تک واپس دوں؟

عروج نے اپنا لہجہ نور مل رکھتے کہا۔

تمہاری حیثیت کے مطابق میں تین مہینے دیتا ہوں تین مہینوں میں مجھے پیسے واپس چاہی:

اس نے دوبارہ پیسے اس کی طرف بڑھاتے کہا۔

"تھنکس"۔

عروج نے پیسے تھام کر کہا۔

تھینکس کی ضرورت نہیں اب تم چھوٹے لوگوں کی مصیبت میں ہم بڑے لوگ کام نہیں آئینگے تو کون آئیگا"

اس نے مذاق اڑتے کہا اس بات سے بے خبر کے سامنے کھڑی لڑکی اس سے سوگنا زیادہ امیر ہیں۔

اگر اس کی مجبوری نہ ہوتی تو وہ کبھی بھی زین سے پیسے نہ لیتی مگر اس وقت کسی کی زندگی کا سوال تھا اسی لئے وہ اپنی انا سائیڈ پر رکھتی اس سے مدد مانگنے آئی تھی۔

اس کی بات کا جواب دیئے بنا عروج اس کے فلیٹ سے باہر نکل گئی۔

عروج کے باہر نکلتے ہی زین کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ دوڑ گئی"

آپریشن کے پیسے جمع کروا کر اس وقت وہ عدن کے کمرے میں بیٹھی تھی"

آپ مجھے بیٹی جیسی کہتی ہیں اور اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی؟"
اس نے شکوہ کرتے کہا۔

آپ نے یہ بات نہ بتا کر ثابت کر دیا ہیں کہ بیٹی کہنے اور ہونے میں فرق ہوتا ہے "
عروج نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

آج ہی سارے گلے شکوے کرنے ہیں؟
عدن نقاہت سے مسکرائی۔

آپ کو ڈر نہیں لگ رہا؟؟

موت سے کیسا ڈر یہ تو ایک اٹل حقیقت ہے جسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا "

عدن نے دھیمی آواز میں اس کی بات کا جواب دیا۔

آپ کو کچھ نہیں ہو گا ٹھیک ہو جائیگی آپ"،

عروج تڑپ کر بولی۔

اگر مجھے کچھ ہو بھی جائے تو کوئی پرواہ نہیں۔

بیماری کی وجہ سے عدن کی آواز کمزور سی ہو گئی "

ایسے کیسے کچھ ہو جائے ابھی تو آپ کی دعا بھی قبول ہونی ہیں ابھی تو آپ کو اپنے بیٹے سے بھی ملنا ہیں
بس جلدی سے ٹھیک ہو جائے۔"

عروج نے آنسو پونچتے مسکرا کر کہا۔

آپریشن کے پیسے کہا سے آئینگے جانتی ہونہ کتنے پیسے لگینگے؟!

آپ اس کی فکر مت کرے پیسے جمع کروادیئے ہیں آپ بس آپریشن کے لئے تیار ہو جائے"

اتنے سارے پیسے کہاں سے آئے؟

عدن نے حیرانی سے پوچھا۔

وہ سب آپ چھوڑے بس یوں سمجھ لیں اللہ تعالیٰ نے کوئی واسیلا بنا دیا،

عروج جھٹکتی بولی۔

کیا تم نے اپنے گھر؟"

عدن کہتی رکی۔

نہیں میں نے وہاں کوئی رابطہ نہیں کیا میں نے کہا نہ آپ بس چھوڑے اور خود کو مینٹلی طور پر
آپریشن کے لئے تیار کرے اب آپ ریست کرے صبح آپ کا آپریشن ہیں میں آپ کے لئے دعا
کرونگی۔"

عروج مسکرا کر کہتی وہاں سے اٹھ گئی۔

اس کی مسکراہٹ کے پیچھے چھپا کرب عدن کی آنکھوں سے پوشیدہ نہیں رہا عدن نے دکھ سے اسے کمرے سے نکلتے دیکھا تھا!

ساری رات اس کی ہسپتال کے کوریڈور میں گزری صبح ہی عدن کو آپریشن کے لئے لے جایا گیا عدن کو آپریشن تھیٹر میں لے جانے سے پہلے ڈاکٹر عروج کے پاس آئی۔

یہ فارم ہیں سائین کر دے اور آپ کے ہسبنڈ کہاں ہیں؟"

ڈاکٹر نے ایک پیپر عروج کو تھماتے پوچھا۔

میرے ہسبنڈ؟؟

عروج نے پیپر پکڑتے نہ سمجھی میں کہا۔

جی آپ کے ہسبنڈ وہ جو اس دن آپ کے ساتھ آئے تھے؟" عروج زین کو فراموش کر چکی تھی ڈاکٹر کی بات پر اسے زین کی اس دن والی بات یاد آئی۔

جی وہ یہاں نہیں ہیں"

عروج گڑبڑا کر بولی۔

کہاں ہیں انہیں اس وقت آپ کے پاس ہونا چاہیے تھا؟"

لیڈی ڈاکٹر نے حیرانی سے کہا۔

کیا ان کا ہونا ضروری ہیں؟

آپ کے سائین چاہیے اور آپ کے ہسپتال کے بھی آپریشن بڑا ہیں اگر کچھ اونچ نیچ ہو جائے تو"

ڈاکٹر نے اپنا مدعا سامنے رکھا۔

جی وہ آؤٹ آف سٹی ہیں"

عروج نے جھوٹ کا سہارا لیا،

اوکے آپ یہاں سائین کر دیں تاکہ ہم آپریشن شروع کرے"

ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا۔

عروج نے سائین کر کے پیپر ڈاکٹر کو پکڑا دیا"

دیکھ آپ کے پشینٹ کے آپریشن کی کامیابی کے چانسز فورٹی پرسنٹ ہیں میں آپ کو کوئی جھوٹا

دلاسا نہیں دوں گی اس وقت آپ کی مدد کو دعاؤں کی سخت ضرورت ہیں باقی ہم اپنی پوری کوشش

کریں گے۔"

ڈاکٹر نے عروج کے کندھے پر ہاتھ رکھے نرمی سے کہا "

جی ڈاکٹر۔"

عروج سے بس اتنا ہی بولا گیا۔

ڈاکٹر اپنی بات کہ کر وہاں سے چلی گئی

عروج وہی پاس پڑے بیچ پر بیٹھ گئی

ڈھیروں دعائیں اس کے لبوں سے نکل رہی تھی

آنسو تو اترا سکی آنکھوں سے بہ رہے تھے

رات بھر کی تھکن لیکر وہ وہی بیچ پر سو گئی

نہ جانے وہ کتنی دیر سوئی

جب اس کی آنکھ کھلی آپریشن تھیڑ کی لائٹ لال ہی تھی

نیند سے بیدار ہوتے ہی اس کے لب دوبارہ ہلنے لگے

کتنی شدت سے اس کے دل سے دعائیں نکل رہی تھی یہ بس وہی جانتی تھی عدن کے الفاظ اس کے

کانوں میں گونج رہے تھے۔

(تمہیں ابھی دعاؤں پر یقین نہیں ہیں، اللہ کو وہ دعائیں پسند ہیں جس میں یقین ہو)

عدن کے لفظ کی گونج کے ساتھ اس کے دل سے شدت سے دعائیں نکل رہی تھی

اسے وقت کا کوئی ہوش نہیں تھا

اس نے کبھی ماں کا پیار نہیں دیکھا تھا اس کے بابتادی نے ہی اسے پالا پوسا تھا ان کی موجودگی میں

اسے کبھی ماں کی کمی محسوس نہیں ہوئی

مگر آج جب وہ ان سے دور تھی اسے شدت سے ماں کی کمی کا احساس ہوا تھا اور اس نے عدن میں

اپنی ماں کو دیکھا تھا وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی "

عروج کے لب مسلسل ہل رہے تھے۔

آپریشن تھیٹر کی باہر لگی بتی سبز ہوئی

عروج سر جھکائے بیٹھی تھی دروازہ کھلنے کی آواز پر عروج تیزی سے ڈاکٹر کی طرف بڑی

ڈاکٹر؟

نہ جانے اس ایک لفظ میں کتنا خوف تھا اس کی ساری دعائیں ساری امیدیں اس ایک لفظ پر ٹکی

تھی۔

ڈاکٹر نے اس کے کندے پر ہاتھ رکھا اور مسکرتے ہوئے سر ہلا دیا "

ایک لفظ کیا ایک اشارہ ہی کافی تھا اسے یہ بتانے کی لئے اس کا رب لمحہ لمحہ اس کے ساتھ تھا اس کی ساری دعائیں قبول ہوئی تھی۔

اسے لگا جیسے اس کے سینے سے منوبوج اتر گیا ہو۔

"یا اللہ"،

بے اختیار اس کے لبو سے نکلا تھا

چند پل پہلے رکے آنسوؤں دوبارہ باڑ توڑ کر باہر نکلنے لگے۔

آپ کی مدر کوروم میں شفٹ کر رہے تھے ابھی ہوش میں آنے میں وقت لگے گا مگر جیسے ہی ہوش آیا ہم آپ کو بتا دیں گے تب آپ اپنی مدر سے مل سکتی ہیں"

ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں کہتی آگے بڑ گئی۔

وہ جو دیوار سے لگی کھڑی تھی یک دم باہر بھاگی

آنسوؤں اس کی آنکھوں سے بہ کر زمین پر گر رہے تھے۔

کتنا حسین احساس تھا اس کے رب نے اس کی دعائیں سنی تھی

اس وقت اس کا دل شدت کے اپنے رب کے حضور جھکنے کا کر رہا تھا

ٹیکسی کے زریعے وہ گھر آئی پورے راستے اس کے آنسو بہتے رہے

بلڈنگ میں داخل ہو کر لفٹ کی بجائے وہ سیڑیوں سے دوڑتی ہوئی اوپر آئی۔

زین جو اپنے فلیٹ کا دروازہ کھول رہا تھا عروج کو دیکھ ٹھٹھکا!

عروج بنا اس کا نوٹس لیا روتے ہوئے اپنے فلیٹ میں چلی گئی

زین کو عروج کی ایسی حالت دیکھ یہی اندازہ ہوا کہ شاید عدن کا آپریشن ناکام رہا!

زین افسوس سے سر ہلاتا انا اللہ ہی پڑتا اپنے فلیٹ میں چلا گیا۔

عروج سجدے میں گری اپنے رب کا شکر ادا کر رہی تھی

آج شاید زندگی میں پہلی بار اتنی شدت سے اس نے کچھ مانگا تھا اور اللہ نے اسے مایوس نہیں کیا اس

کی دعا رد نہیں کی تھی وہ جتنا شکر ادا کرتی کم تھا

کافی دیر سجدے کی حالت میں شکر ادا کرتی عروج جائے نماز لپیٹ کر اٹھی

منہ ہاتھ دھو کر فریش ہونے کے بعد اسے بھوک کا احساس ہوا

کچن میں آکر فریج کا دروازہ کھولا تو سامنے ہی زین کے لائے کھانے پر نظر پڑی

نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے

کھانا اون میں گرم کرتی وہی کچن میں پڑی چیئر پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگی کھانا کھا کر اس نے اپنے لئے ایک کپ کافی بنائی اور آکر لاؤنج میں پڑے صوفے پر بیٹھ گئی

ابھی کافی کی چند گھونٹ ہی بھرے تھے جب بیل بجنے کی آواز آئی کافی کا کپ وہی ٹیبل پر رکھتے اس نے دروازہ کھولا

سامنے ہی زین افسردہ سی شکل بنائے کھڑا تھا
"مجھے بہت افسوس ہوا"،

زین نے افسردگی سے کہا۔

کس چیز کا؟

عروج نے نہ سمجھی کا مظاہرہ کیا

بجائے عروج کی بات کے جواب دینے کے زین اپنے ہی رٹے جملے بولنے لگا

جو اللہ کو منظور ہو وہی ہوتا ہیں ورنہ دیکھو تم نے کیا کچھ نہیں کیا ان کی زندگی بچانے کے لئے۔

زین کی بات پر عروج الجھ گئی۔

ویسے جنازہ کب ہیں؟؟

زین کی آخری بات پر عروج کا دماغ گھوم گیا۔

کس کا جنازہ؟"

عروج نے صدمے کے عالم میں کہا۔

افسوس صدمے سے تمہارا دماغ ہی کام نہیں کر رہا آئی انڈر اسٹینڈ اتنی بڑی ٹریجڈی ہوئی ہیں تمہارے ساتھ میں سمجھ سکتا ہوں۔"

زین نے انتہائی افسوس کے عالم میں سردائیں بائیں جھٹکا۔

صدما ٹریجڈی کیا بولے جارہے ہو تم مجھے تو تمہارا دماغ خراب لگ رہا ہیں،

عروج تیوری چڑائے غصے سے بولی۔

ابھی کچھ دیر پہلے تم روتے ہوئے آرہی تھی تو اس کا، اس کا مطلب یہی ہوا نہ کے تمہاری منہ بولی ماں کی ٹکٹ؟!۔

زین نے شہادت کی انگلی کا رخ آسمان کی طرف کیا۔

اس کی بات سمجھتے عروج کا دماغ بھک سے اڑا

خبیث انسان وہ زندہ ہیں اور آپریشن کامیاب ہوا ہیں"

عروج نے لفظوں کو چبا چبا کر ادا کیا۔

جب پریشن کامیاب ہوا ہیں تو یوں نائینٹیز کی ہیر وئن کی طرح بھاگتی ہوئی کیوں آرہی تھی؟؟

اپنی خفت مٹانے کے لئے زین نے قدرے حیرانی سے کہا۔

دیکھو میں پہلے ہی بہت تھک گئی ہوں ابھی مجھے ریسٹ کرنی ہیں میرا دماغ خراب مت کرو اور جاؤ یہاں سے"

عروج نے ہاتھ جوڑتے کہا۔

واہ اپنا مطلب پورا ہوا تو واپس اپنی ٹیون میں واپس آگئی ورنہ کل تک پلینز پلینز کرتی پھر رہی تھی " زین نے اس کی نقل اتارتے کہا۔

تو کونسا احسان کیا تم نے انسانیت کے ناتے تمہارا حق تھا اور ویسے بھی جو پیسے میں نے تم سے لئے ہیں وہ کوئی فری میں نہیں لئے واپس لوٹا دوں گی وقت پورا ہونے پر اب جاؤ یہاں سے۔"

عروج نے اسے کھری کھری سناتے دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا۔

زین حیرانی سے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا اسے لگا تھا عروج اس کے احسان تلے دب کر اس کی ہر بات مانے گی مگر یہاں اس کی سوچ کے برعکس ہوا تھا"

دیکھ لو نگا تمہیں ہر چیز کا حساب لوں گا۔"

وہ غصے سے بڑبڑاتا واپس اپنے فلیٹ میں چلا گیا

(ماضی)

"ٹینا"

ٹینا بالکنی میں کھڑی موسمِ انجوائے کر رہی تھی جب اس کی موم کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی "

یس ممی؟"

ٹینا اپنے روم میں جاتی زور سے بولی۔

وہاٹ اس دس ٹینا تم اپنے بیگ میں یہ کیا کاٹھ کباڑا کٹھا کرتا ہیں؟!

ٹینا کی ماں مسز البرٹ غصے سے بولی۔

ٹینا کی نظر مسز البرٹ کے ہاتھ میں پکڑے شوپیس کے ٹکروں پر گئی جب سے وہ پاکستان سے لوٹی

تھی تب سے اس نے اپنی پیکنگ ان پیک نہیں کی آج اس کی ماں نے تنک کر خود اس کی پیکنگ

کھولی جب ان کی نظر ایک ٹوٹے شوپیس پر گئی۔

ارے اسے تو ٹھکانے ہی نہیں لگایا:

ٹیٹنا شو پیس کو دیکھ بڑبڑائی۔

وہاٹ اس دس تم کیا کرتا ہیں ہم تم سے بات کر رہا اور تم کسی اور ہی دنیا میں کھویا ہیں؟

مسز البرٹ نے غصے سے اسے جڑکا

مئی یہ میں نے اپنے گھر کے لئے لیا تھا مگر بیگ میں ہونے کی وجہ سے شاید ٹوٹ گیا

ٹیٹنا نے صفائی سے جھوٹ بولتے کہا۔

تم بہت کیئر لیس ہیں ٹیٹنا اگر اب تم نے اپنے روم کا صفائی نئی رکھا تو ہم تمہارے ڈیڈی کو شکایت

لگائیگا!

مسز البرٹ نے شہادت کی انگلی اٹھائے دھمکی دی۔

ارے مئی آج کے بعد نہیں کرونگی چیزس پر دمس۔

ٹیٹنا نے ان کے گرد بازو پھیلائے ان کا غصہ ٹھنڈا کرتے کہا۔

آخری بار معاف کرتا ہیں اگر دوبارہ ہم کو تمہارا روم بکھرا نظر آیا تو ہم تمہارے ڈیڈی کو شکایت لگا

دیگا۔

مسز البرٹ اس کے سر پر ہلکی سی چپت رسید کرتی بولی

او کے نئی کرتا"

ٹینا ان کی نقل اتارتی بولی۔

اب اس کو ڈسٹن میں پھینک دو"

مسز البرٹ شوپس اسے دیتی روم سے نکل گئی!

ٹینا نے ڈسٹن کا ڈھکن کھولا مگر اس کا من نہیں کیا ان ٹکروں کو پھینکنے کا جس کے ساتھ اس کی اچھی یاد جڑی تھی

دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے ایک خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ شوپس اپنی الماری میں رکھ دیا"

ابھی وہ شوپس رکھ کر روم سے نکلی ہی تھی جب ڈور بیل بجی،

ٹینا دیکھو باہر کون آیا ہیں۔

مسز البرٹ نے کچن سے آواز لگائی"

ٹینا نے گنگناتے دروازہ کھولا جب نظر ڈیلیوری بوئے پر پڑی۔

میڈم آپ کا پارسل"

ڈیلیوری بوئے نے تین پیزا باکس اسے دیئے،

پر میں نے تو کوئی پیزا نہیں منگوا یا!

ٹینا حیرانی سے بولی۔

پتا نہیں میڈم ایڈریس آپ کے گھر کا تھا"

ڈیلیوری بوئے مودب سا بولا۔

اچھا شاید مئی نے آرڈر کیا ہو۔

ٹینا لا پرواہی سے سوچتی پیسے لینے چلی گئی۔

پیسے دیکر وہ پلٹی ہی تھی جب دوبارہ ڈور بیل بجی "

دروازہ کھولنے پر سامنے ایک اور ڈیلیوری بوئے تھا"

میڈم آپ کا پارسل۔"

لڑکے نے تین اور پیزا باکس اسے دیئے۔

ٹینا حیرت کی موت بنی کھڑی لڑکے کا منہ دیکھ رہی تھی۔

میڈم پیمینٹ!

اس کے یوں دیکھنے پر لڑکا پزل ہوتا بولا "

پر میں نے تو نہیں منگوائے۔

ٹینا نے اپنی حیرت کا مظاہرہ کیا۔

ایڈریس یہی تھا میڈم "

دوسرے لڑکے نے بھی وہی جواب دیا۔

ٹینا معاملے کو نہ سمجھتی پیسے دیکر مڑی جب تیسری بار بیل بجی۔

اب تو سہی معائنوں میں اس کا دماغ گھوم گیا۔

ٹینا ڈیر کون بار بار بیل بجاتا ہیں؟

مسز البرٹ ہاتھ صاف کرتی کچن سے نکلی "

ارے اتنا پیزا کس نے منگوایا؟؟

مسز البرٹ نے حیرت سے پیزا باکس کو دیکھتے کہا "

آپ نے نہیں منگوایا؟ "

ٹینا کو اپنی ممی کی بات پر جھٹکا لگا۔

ہم اتنا پیزا کیا۔"

ابھی مسز البرٹ کی بات بیچ میں ہی تھی جب بیل دوبارہ بجی۔

میں دیکھتا ہوں۔

مسز البرٹ نے دروازہ کھولا سامنے ایک نہیں دو نہیں کئی سارے ڈیلیوری بوائے کھڑے تھے۔

میڈم پارسل"

سب ہی لڑکوں کی ملی جھلی آواز آئی۔

مسز البرٹ آنکھیں پھاڑے سارا منظر دیکھ رہی تھی۔

ٹینا کا بھی اتنے ڈیلیوری بوائے دیکھ سر چکرانے لگا"

ہم نے تو آرڈر نئی کیا"

مسز البرٹ حیرانی سے بولی۔

ایڈریس آپ کے گھر کا ہیں میڈم۔

ٹینا یہ تمہارا حرکت ہیں کیا؟

مسز البرٹ نے سٹیٹائے لہجے میں پوچھا"

نہیں مئی آئی سویر میں نے نہیں منگوا یا"

وہ لچکدار آواز میں بولی۔

میڈم پیمینٹ کر دے ہمیں جانا ہیں"

ایک لڑکے نے بلند آواز میں کہا،

ہم پیمینٹ کیوں کریگا جب ہم نے منگوا یا ہی نئی۔

مسز البرٹ ہتھے سے اکھڑی۔

دیکھیں میڈم ہمیں اور بھی جگہ ڈیلیوری کرنی ہیں ایڈریس آپ کے گھر کا ہیں اسی لئے پیمینٹ بھی
آپ ہی کریں گی"

ایک لڑکے نے اجلت میں کہا۔

مسز البرٹ کو نہ چاہتے ہوئے بھی پیسے دینے پڑے

ٹینانہ سمجھی سے ساری کاروائی دیکھ رہی تھی

لاؤنج میں جگہ جگہ کھانا پڑا تھا

پتا نہیں یہ کس کا حرکت ہے ہم اتنا کھانا کیا کریگا ٹینانہ؟"

مسز البرٹ نے پریشانی سے کہا

ٹیٹنا خود غائب دماغی سے سارا معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جب اس کا فون بلنگ ہوا۔

کسی ہو مس لیگ پیس شوک لگاف کاش میں اس وقت وہاں ہوتا تو تمہاری شکل دیکھ مزہ آجاتا شٹ
مس کر دیا اب یہ سوچنے کی بجائے کہ یہ سب کس نے کیا تم آرام سے بیٹھ کر پیزا کھاؤ کیونکہ اس
سوال کا جواب تو تمہیں مل ہی گیا ہو گا اور اب تو ایک مہینے تک تمہارے گھر میں پیزا ہی پکنا ہی آئی
میں کھانا ہیں۔۔!

سڈ کا میسج پر کر ٹینا کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

کینے انسان چھوڑو نگی نہیں میں تمہیں"

اس نے غصے سے ٹائپ کیا۔

ویسے کیسا ہو گا اگر تمہاری ممی کو پتا چل جائے کہ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہیں پھر کیا حالت
ہو گی تمہاری؟"

سڈ نے اس کی دھمکی نظر انداز کرتے ایک اور جان جلانے والا میسج کیا۔

ٹیٹنا اس کے میسج پر دانت کچکا کر رہ گئی۔"

پچھلے ایک ہفتے سے عروج کا چاروں میں سے کسی سے رابطہ نہیں ہوا۔

وہ خود کو کوس رہی تھی کے کیوں اس نے ان سے جھگڑا کیا

ابھی بھی وہ اصطر ابیت میں گری کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔

بابا آپ؟"

عروج نے دروازے کھول حیرانی سے کہا۔

کیوں میں اپنی بیٹی کے کمرے میں نہیں آسکتا؟

رضامیر مسکرا کر کہتے اندر آ گئے۔

نہیں بابا ایسی بات نہیں ہیں آپ پہلے مجھے نیچے بلوالیا کرتے تھے مگے آج خود آ گئے"

عروج ان کے بغل میں بیڈ پر بیٹھ گئی۔

تمہارا کوئی جھگڑا ہوا ہیں اپنے دوستوں سے؟"

رضامیر نے بنا لگی پٹی کے پوچھا۔

نہیں بابا ایسی تو کوئی بات نہیں ہیں"

عروج زبردستی مسکرائی۔

تو میری بیٹی جھوٹ بولنا بھی سیکھ گئی ہیں"

رضامیر نے جانچتی نظرے اس کے چہرے پر ٹکائے کہا۔

نہیں بابا جھوٹ نہیں بول رہی بس چھپا رہی ہوں"

عروج نے ہتھیار ڈالتے کہا۔

کیوں ہوا ہیں جھگڑا؟؟؟

رضامیر نے اسے ساتھ لگائے نرمی سے پوچھا۔

عروج نے ساری بات ان کے گوش گزار دی

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد رضامیر بولے۔

دیکھو پری ہم زبردستی کسی کو اپنے دین میں نہیں لاسکتے اور دوسری بات یہ کہ ہم جانتے ہیں اللہ

ایک ہیں اس کے سوا اس دنیا میں کوئی خدا نہیں ہیں اگر سب ہی اس بات کو مانتے تو اس دنیا میں

دوسرے دھرم کیوں ہوتے تمہیں ان سے اس بارے میں بات نہیں کرنی چاہیے تھی ان کے

سامنے ان کے دھرم کو غلط نہیں کہنا چاہیے تھا تم بس دعا کرو کہ اللہ انہیں ہدایت دے"،

رضامیر نے ٹھہرے ٹھہرے لہجے میں نرمی سے اسے سمجھایا۔

"جی بابا"،

عروج نے ساری بات سمجھتے سر ہلا دیا۔

شام میں اس نے راہول کو کال کی جسے اس نے کاٹ دیا

عروج نے مسلسل کال پر ہاتھ رکھ دیا

پانچویں کال پر راہول نے فون اٹھالیا

دونوں طرف چند لمحے خاموشی رہی "

چند لمحوں کی خاموشی کو عروج کی آواز نے توڑا۔

نہیں بولو کیوں فون کیا ہیں؟ "

راہول کے لہجے میں ناراضگی صاف جھلک رہی تھی "

آئی ایم سوری "

عروج نے پیار سے کہا۔

اور کچھ؟

وہ بنانا شر کے بولا "

آئی ایم سوری "

عروج نے وہی جملہ دوہرایا۔

سن لیا میں نے اور کچھ؟؟؟

راہول نے غصے سے کہا۔

ہاں آئی ایم سوری،

تیسری بار بھی اس نے وہی کہا مگر اس بار اس کے لہجے میں شرارت تھی۔

اے جے میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں"

راہول سنجیدگی سے بولا۔

ہاں تو میں بھی مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں سیریس سوری بول رہی ہوں"

وہ بھی سنجیدہ ہوئی۔

بڑی جلدی خیال نہیں آیا سوری بولنے کا؟"

راہول نے طنزیہ کہا۔

ہاں تو تم بھی تو معافی مانگ سکتے تھے نہ غلطی دونوں طرف کی تھی"

عروج نے دو ٹوک جواب دیا۔

میں کیوں معافی مانگتا سٹارٹ تم نے کیا تھا میں نے نہیں"

راہول بھی اسی کے انداز میں بولا۔

اچھا بابا اب ختم کرو سوری بول تو دیا نہ میں نے"،

عروج ہار مانتی بولی۔

سوچتا ہوں"

اس نے جتانے والے انداز میں کہا۔

کیا سوچتا ہوں؟

عروج نہ سمجھی سے بولی۔

تمہاری معافی ایکسیپٹ کرنے کے بارے میں۔

راہول نے شرارت سے کہا وہ بھی زیادہ دیر عروج سے ناراض نہیں رہ سکتا تھا۔

ٹھیک ہیں تم سوچتے رہو میں فون رکھ رہی ہوں"

عروج نے دھمکی دی۔

او کے تمہارا سوری ایکسیپٹ ہو چکا ہیں"،

راہول اعلانیہ بولا۔

ان کو بھی منانے میں میری مدد کرو"

عروج ملتتی ہوئی۔

وہ تمہارا مسلا ہیں خود ہی مناؤ"

راہول نے صاف انکار کیا۔

کیا میری ہیلپ نہیں کرو گے؟"

عروج نے مسکین سی آواز میں کہا۔

شام کو سٹوڈیو میں ملتے ہیں وہی سب کو منالینا"

راہول اسے ستانے کا ارادہ ترک کرتا بولا

او کے سی یوان دا ایونگ"،

عروج نے کہہ کر فون رکھ دیا۔

اب وہ پرسکون ہو کر بیڈ پر لیٹی تھی /

شام میں سٹوڈیو پوہنچ کر عروج نے تھوڑی محنت کے بعد انہیں مناہی لیا تینوں ناراض کم اور ناراض ہونے کی ایکٹنگ زیادہ کر رہے تھے۔

سڈ کاٹینا سے لئے گئے بدلے کا سن سب ہنس ہنس کر لوٹ پھوٹ ہو رہے تھے

ٹینا سڈ کو دیکھتی بس دانت کچکا کر رہ گئی

اسے دھمکی ملی تھی اگر ٹینا نے اسے ہاتھ لگایا تو وہ مسز البرٹ کو بتا دیگا

چلو گائیز کلب چلتے ہیں۔

ٹینا نے اپنی بوریٹ دور کرنے کے لئے کہا۔

نومیرا بالکل موڈ نہیں ہیں کسی کلب ولب جانے کو

عروج نے اکتائے لہجے میں صاف انکار کیا

ٹھیک ہیں تم مت جاؤ تمہاری جگہ ہم لیلیٰ کو لیجائیے،

ٹینا نے اسے چھیڑنے کے لئے کہا تھا مگر اپنی جگہ لیلیٰ کا سن عروج کے دلوں دماغ میں کرنٹ لگے۔

ہاں اسے ہی لے جاؤ میری جگہ اسے ہی اپنی فرینڈ بنالو

عروج نے اپنا لہجہ نورمل رکھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی

ریکس اے جے ٹینا مذاق کر رہی تھی تم تو سیریس ہی ہو گئی،

سڈ نے اس کا غصہ دیکھتے فوراً کہا۔

اپنی لہجے کا احساس ہوتے ہی عروج نور مل ہوئی۔

سوری ٹینا پتا نہیں آج کل کیا ہو جاتا ہے مجھے،،

عروج نے معذرت کرتے ٹینا کے گال کھینچے۔

تم آج کل کچھ زیادہ ہی غصہ نہیں کرتی۔۔۔

ٹینا نے اپنے گال سہلاتے تیکھی نظروں سے اسے گھورتے کہا

ہاں اے جے آج کل تم کافی پریشان رہتی ہو اس ایوری تھنگ اوکے نہ؟

اکشے نے فکر مندی سے پوچھا۔

کچھ نہیں بس رزلٹ کی ٹینشن ہیں۔

عروج نے نظرے چراتے کہا۔

رزلٹ تو ہر سال ہی آتا ہے پر پہلے تو تم نے ٹینشن نہیں لی؟

راہول نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔

ارے بابا سیکنڈ لاسٹ ایر ہیں تھوڑی بہت ٹینشن تو ہو گی نہ۔

اس نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

ٹینشن لینے سے کیا ہو گا ڈونٹ وری تم ہی فرسٹ آؤ گی میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں "

اکشے نے بڑے بزرگوں کی طرح کہا۔

اگر تمہاری دعائیں اتنی ہی قبول ہوتی ہیں تو تم خود فرسٹ کیوں نہیں آتے۔

عروج کے کرارے سے جواب پر سب ہی مسکرا دیئے۔

تمہارے ہوتے ہوئے ہمیں فرسٹ آنے کی کیا ضرورت ہیں "

اکشے ڈھٹائی سے بولا۔

چلو کلب چلتے ہیں۔"

ٹینا کی دوبارہ کلب والی رٹ پر عروج سمیت سب ہی سٹوڈیو سے نکلے

کلب پوہنچنے پر ان کا سامنا لیلیٰ سے ہوا

لیلیٰ کو وہاں دیکھ کر عروج کو بالکل اچھا نہیں لگا

و لکرسے ڈریسنگ میں راہول کے ساتھ چپک کر کھڑی لیلیٰ عروج کو انتہائی زہر لگی "

میں ریسٹ روم سے ہو کر آتی ہوں "

عروج ٹینا کے کان میں سرگوشی کرتے ریسٹ روم کی طرف چل دی۔

ریسٹ روم کے قریب پوہنچ کر عروج کی نظر ایک جگہ ٹک گئی۔

اس دن کا منظر اس کی آنکھوں میں گھومنے لگا!

پاکستان جانے سے پہلے سب نے کلب جانے کا پلان بنایا تھا "

عروج وقت سے پہلے ہی کلب آکر سب کا انتظار کرنے لگی

میوزک انجونے کرتی عروج ریسٹ روم جانے کے لئے اٹھی

ریسٹ روم کے قریب پوہنچ کر اس کی نظر ایک جگہ پڑی۔ "

جہاں ایک لڑکا اور لڑکی کھڑے نازیبا حرکتیں کر رہے تھے

کلبوں میں یہ سب عام بات تھی وہ عروج کی نظر میں اس لئے آئے کیونکہ وہ ریسٹ روم کی دیوار

سے چپک کر کھڑے تھے

عروج نفرت بھری نظر ان پر ڈالتی ایک سائیڈ سے ہو کر ریسٹ روم چلی گئی

واپس آنے پر وہ دونوں وہاں نہیں تھے "

اس دن جس لڑکی کو عروج نے دیکھا تھا وہ کوئی اور نہیں لیلیٰ ہی تھی۔!

لیلیٰ کو راہول کے ساتھ دیکھ اسے یقین نہیں آیا کہ راہول لیلیٰ جیسی لڑکی سے پیار کر سکتا ہیں یہ بات عروج کو ہضم نہیں ہو رہی تھی مگر اس دن سٹوڈیو میں لیلیٰ کی بات سن عروج کو اندازہ ہو گیا تھا کہ راہول لیلیٰ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اسی لئے وہ لیلیٰ کے لئے سیریس تھا۔"

عروج نے ہمیشہ دوسروں کا پردہ رکھنا سیکھا عروج اگر اپنے دین کے زیادہ قریب نہیں تھی تو دور بھی نہیں تھی اسے یہ گوارا نہیں تھا وہ لیلیٰ کے بارے میں سب کو بتاتی۔

عروج سر جھٹک کر ریٹ روم چلی گئی۔

عروج اور سڈ آمنے سامنے صوفوں پر بیٹھے تھے

ایک طرف لیلیٰ اور راہول ڈانس کرنے میں مگن تھے تو دوسری طرف اکشے اور ٹینا سب سے بے نیاز میوزک کے ساتھ ساتھ تھرک رہے تھے۔"

عروج پیشانی پر بل ڈالے لیلیٰ اور راہول کو دیکھ رہی تھی"

تمہیں لیلیٰ اور راہول کو دیکھ کر غصہ آ رہا ہیں یا اکشے اور ٹینا کو دیکھ کر؟"

سڈ کافی دیر سے عروج کو نوٹ کر رہا تھا جب برداشت سے باہر ہوا تو پوچھ ہی لیا۔"

ایسی کوئی بات نہیں ہیں"

عروج نے نظروں کا زاویہ بدلتے کہا۔

خیر مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہیں۔!

سڈ نے جو س کا سپ لیتے لاپرواہی سے کہا "

سڈ تمہیں لیلا کیسی لگتی ہیں؟؟

عروج نے دوبارہ ان پر نظرے ٹکائے غائب دماغی سے پوچھا۔

کیا مطلب کیسی لگتی ہیں؟

عروج کے عجیب سے سوال پر سڈ حیران ہوتا ہوا۔

آئی مین راہول کے لئے تمہیں نہیں لگتا راہول اور لیلا کی جوڑی پر فیکٹ نہیں ہیں؟!

عروج ان سے نظرے ہٹا کر سڈ کو دیکھنے لگی۔

آئی تھنک ان کی جوڑی پر فیکٹ ہیں۔"

سڈ نے کندے اچکائے کہا۔

ویسے تمہیں لیلا کیوں نہیں پسند؟

سڈ نے لفظوں کو توڑ کے پوچھا۔

میں نے کب کہا مجھے نہیں پسند۔!

عروج سٹٹاتے بولی۔

اوہ کم اون اے جے جیسے تم اسے دیکھتی ہو کوئی بھی سمجھ سکتا ہے:

کہیں ایسا تو نہیں تم راہول سے۔!؟

سڈ اپنی بات کہتا رہا اور مشکوک نظروں سے اسے گھورنے لگا۔

آریو میڈ راہول جسٹ آفرینڈ۔"

سڈ کی بات کا مطلب سمجھتے عروج غصے سے بولی۔

اور ایسے گھورومت ایسا ویسا کچھ نہیں ہیں تم مجھے یہ بتاؤ ایسی بکو اس تمہارے دماغ میں آتی کہاں سے ہیں؟

عروج اسے جھڑکتی بولی۔

جیسے تم لیلی کو گھور رہی تھی اس سے میں نے یہی اندازہ لگایا۔

سڈ نے اپنی صفائی پیش کی۔

کیا بار بار لیلی لیلی لگا رکھا ہے۔

عروج تنگ کر بولی۔"

اور میری چھوڑوا اپنی بتاؤ گھور تو تم بھی رہے تھے کسی کو؟!

عروج نے اسے اپنی ہی بات میں پھنسا دیا۔

میں کسے گھور رہا تھا؟۔

سڈانجان بنتے نظرے چرا گیا۔

زیادہ بنومت میں جانتی ہوں آج کل تمہارے خیال ٹینا کے لئے کچھ بدلے بدلے سے ہیں صاف

صاف بتاؤ سب؟"

عروج نے سختی سے پوچھا۔

ہم صرف دوس۔۔!

سڈ کے الفاظ وہی اٹک گئے جب عروج کی خونخوار نظروں کو خود پر پایا۔

آئی ڈونٹ نو مجھے خود نہیں پتا پر اب میں اسے صرف ایک دوست کی نظر سے نہیں دیکھتا۔"

سڈ نے بے چین سی کیفیت میں کہا۔

یو لو ہر؟؟

عروج نے جانچتی نظرے اس کے چہرے پر ٹکائے پوچھا۔

سڈ نے ٹرانس کی کیفیت میں سر ہلادیا۔

اور وہ؟

عروج اندر ہی اندر خوش ہوتی بولی۔

مجھے نہیں پتا۔"

سڈ افسردگی سے بولا۔

ہمم تو یہ بات ہیں۔!

عروج نے صوفے سے ٹیک لگائی۔

پلیز اسے مت بتانا میں نہیں چاہتا ہماری فرینڈ شپ خراب ہو۔

سڈ ملتی ہوا۔"

آئی ایم نوٹ میڈیوڈونٹ وری اور میں پتا کرتی ہوں یہ صرف ایک طرفہ ہیں یادوں طرف۔

عروج نے اسے دلاسا دیتے کہا۔

تھنکس اے جے۔"

سڈ نے مشکور نظروں سے اسے دیکھا۔

نہیں ابھی نہیں پہلے پتا کرنے دو۔"

عروج نے شرارت سے کہا

ابھی وہ دونو باتیں کر رہے تھے جب ٹینا اور اکشے ان کی طرف آئے۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں؟"

اکشے نے اپنی اتھل پتھل سانسوں کے درمیان پوچھا۔

نتھنگ تم سناؤ ہو گیا تمہارا ڈانس؟"

عروج نے بات گمائی۔

بہت مزہ آیا تم لوگ کتنے بورنگ ہو یا ر کلب آنے کے بعد کوئی اس طرح بیٹھتا ہیں۔

اکشے نے دوبارہ تھرکتے کہا۔

میں یہیں ٹھیک ہوں یوں پاگلوں کی طرح ڈانس کرنے سے اچھا ہیں میں یہی بیٹھ کر بور ہوتی

رہوں"

میں بھی۔"

سڈ نے بھی عروج کی بات کی تائید کی۔

ٹھیک ہیں ہوتے رہو بور ہم تو چلے۔

اکشنے نے دوبارہ ٹینا کا ہاتھ پکڑا اور جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا۔

عروج نے مسکراتے ہوئے نظروں کا زاویہ بدلہ جب دوبارہ اس کی نظر لیلا پر گئی۔

جو ڈانس کرنے کے ساتھ ساتھ شراب کا گلاس بھی لبوں سے لگا رہی تھی۔

عروج کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

سڈ کی آنکھیں بھی عروج کی نظروں کا تعاقب کرتی لیلا تک پہنچ گئی۔

اہم۔!

سڈ نے گلہ کھنکھار کر اس کا دھیان اپنی طرف کیا۔

اگر تمہیں واقعی راہول پسند ہیں تو بتا دو لیلا کو میں ہینڈل کر لوں گا اب تمہارے لئے میں اتنا تو کر ہی

سکتا ہوں؟

سڈ کی زبان میں دوبارہ کھجلی ہوئی۔

سڈسٹ اپ کہانہ ایسی کوئی بات نہیں ہیں۔

عروج نے نہ گواہی سے کہا۔

تو پھر لیلا کو نہ پسند کرنے کی وجہ؟

سڈ کو عروج کی باتیں ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

لیو دس ٹوپک سڈورنہ میں یہاں سے چلی جاؤنگی۔"

عروج غصے سے کہتی اپنی جگہ سے اٹھی۔

اوکے اوکے تم بیٹھ جاؤ اب نہیں کرتا۔!

سڈ نے فورن ہتھیار ڈالے۔

عروج خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔

اس کے بعد دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی مگر سڈ کی مشکوک نظرے عروج کے چہرے کا طواف ضرور کر رہی تھی

(حال)

"ان دنوں عروج بہت بڑی رہنے لگی تھی اس کے پیپر سٹارٹ ہو چکے تھے۔
عدن ہو اسپتال میں تھی۔

اس کی پڑھائی کا آخری سال تھا وہ کوئی بھی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔
فجر کی نماز کے بعد عروج عدن کے لئے پرہیزی کھانا تیار کرتی۔

گھر سے وہ سیدھا ہسپتال جاتی عدن کو ناشتہ کروا کر وہاں سے سیدھا کالج جاتی پیپر دیکر گھر آنے کے
بعد شام کا کھانا تیار کر کے دوبارہ ہسپتال چلی جاتی۔"

عدن کے کھانا کھانے کے بعد کچھ وقت اس کے ساتھ گزار کر عروج وہی سے ہوٹل چلی جاتی۔
ان دنوں اسے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔

نہ ہی اس نے دنوں کا حساب رکھا۔

وہ بس گھن چکر بنی چاروں اور گھوم رہی تھی۔

عدن کو ڈسچارج مل گیا۔

عدن کے گھر آنے کے بعد بھی عروج اس کا بہت خیال رکھتی۔

عدن بار بار اس کا شکریہ ادا کرتی جس سے عروج خفا ہو کر کہتی۔

آپ شکریہ ادا کر کے مجھے شرمندہ کرتی ہیں۔"

عروج کی بات پر عدن خاموش ہو جاتی۔

ایک مہینہ ایسے ہی پر لگا کر اڑ گیا۔

اس ایک مہینے میں عروج کا زین سے دوبارہ سامنا نہیں ہوا۔

پیر کے بعد وہ فری تھی۔

دو مہینے تھے عروج کے پاس زین کے پیسے لوٹانے میں جس کے چلتے عروج نے اوور ٹائم شروع کر دیا۔

عروج کا زیادہ وقت گھر سے باہر گزرنے لگا

اس نے عدن سے اس کے بھائیوں کو

اطلاع کرنے کا پوچھا مگر عدن نے صاف انکار کر دیا۔

اس ایک مہینے میں عدن کافی سٹیبل ہو چکی تھی۔

عروج ہوٹل گئی جب اس کا سامنا زین سے ہوا۔"

کھانا کھانے کے بعد جب عروج نے اس سے بل مانگا تب اس نے بل کے پیسے قرضے کے پیسے سے کاٹنے کا کہا اور ہوٹل سے چلا گیا۔

عروج ضبط کرتی رہ گئی "

زین روز ہوٹل آکر کھانا کھاتا اور بل مانگنے پر ان ایک لاکھ میں نے پیسے کاٹنے کا کہہ دیتا۔

عروج عاجز آچکی تھی اس سے۔ "

عروج کے لئے یہ ایک نئی پریشانی تھی

ایک ایک روپے کا حساب رکھ کر وہ ایک لاکھ سے پیسے کم کرتی

ایک دن عروج ہوٹل سے واپس آئی جب عدن نے اس کے ہاتھ میں کچھ پیسے رکھے۔ "

یہ کس لئے؟

عروج نے نہ سمجھی سے کہا۔

جو تم نے میرے لئے کیا ہیں میں اس کا احسان ساری زندگی نہیں چکا سکتی

میرے پاس یہ رقم ہیں میں نے اپنے آپریشن کے لئے جمع کئے تھے اسے تم اپنے پاس رکھو۔ "

عدن نے مشکور نظروں سے اسے دیکھا۔

مجھے اس کی ضرورت نہیں ہیں۔!

عروج نے پیسے واپس کرنے چاہے۔

اسے رکھ لو پلیز۔"

عدن کے لاکھ اسرار کرنے پر عروج نے وہ پیسے رکھ لئے۔

پیسے دو لاکھ کے قریب تھے"

زین کو پیسے لوٹانے میں ابھی دو مہینے باقی ہیں لیکن اگر میں اسے پہلے ہی لوٹا دوں تو ٹائم سے ہی یہ بلا سر سے اترے گی۔

عروج اپنے کمرے میں بیٹھی ارادہ کرتے پیسوں کا حساب لگانے لگی۔

زین کے بل نکال کر باقی کی رقم ایک طرف کی:

یہ لو تمہارا قرضہ۔"

کافی دنوں کے بعد زین عروج کو فلیٹ میں نظر آیا جب اس نے موقع دیکھتے ہی پیسے زین کی طرف بڑھائے کہا۔

ابھی دو مہینے باقی ہیں۔!

زین جیبوں میں ہاتھ ڈالتا طمعنان سے بولا۔

لیکن میں ٹائم سے پہلے ہی دے رہی ہوں قرضہ ٹائم سے پہلے لوٹاؤ یا بعد میں کیا فرق پڑتا ہے،

عروج نے لا پرواہی سے کہا۔

لیکن میں دو مہینوں کے بعد ہی واپس لوں گا!

زین نے دیوار سے ٹیک لگائے کہا۔

وہاٹ ڈویو مین اپنے پیسے لو اور پیچھا چھوڑو میرا۔

زین کی بات پر عروج آپے سے باہر ہوتی بولی "

پیسے لیتے وقت تو پلیز پلیز کر رہی تھی اور اب ذرا تیر تو دیکھو۔

زین دیوار سے ہٹ کر اس کی طرف بڑا۔ "

دیکھو دور ہو کر بات کرو اور اپنے پیسے لو مجھے تم سے کوئی بحث نہیں کرنی۔ "

عروج تیز لہجے میں بولی۔

میں نے کہا نہ یہ پیسے میں دو مہینے کے بعد لوں گا۔

زین سینے پر بازو باندھے اس کی حالت سے محفوظ ہوتا بولا۔

بھاڑ میں جاؤ خبیث انسان،

عروج غصے سے پھنکارتی واپس اپنے فلیٹ میں چلی گئی۔

اس کے جاتے ہی زین کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

عروج سنار کے پاس مزید چند مہینوں کی مہلت لینے آئی تھی۔

میں نے آپ کو ایک مہینے پہلے ایک زیور بیچا تھا؟

عروج نے سنار کو مخاطب کرتے کہا۔

سنار نے عینک کے شیشوں کے پیچھے سے اسے دیکھا۔

یہاں پر تو ہر روز کوئی نہ کوئی آتا ہیں زیور بیچنے آپ کس زیور کی بات کر رہی ہیں؟؟

سنار کے منہ میں آج بھی پان تھا۔

میں نے آپ سے کہا تھا میں کچھ وقت میں آپ سے زیور واپس لے لوں گی ایک ڈائمنڈ نیکلس تھا؟

عروج نے اسے یاد دلاتے کہا۔

ہاں یاد آیا وہ جس کے پاس رسید نہیں تھی شاید چوری کا تھا؟!

سنار نے خبیث ہنسی ہنستے کہا۔

وہ زیور چوری کا نہیں تھا۔"

عروج نے لفظوں پر زور دیا"

خیر جو بھی ہیں وہ زیور تو اب آپ کو نہیں مل سکتا!

پان کی وجہ سے اس کے الفاظ ٹوٹ رہے تھے۔

کیوں نہیں مل سکتا؟؟؟

عروج کی آواز میں کپکپاہٹ تھی۔

کیونکی جس دن آپ نے وہ زیور بیچا تھا اسی دن کوئی اور آکر خرید کر لے گیا:

سنار کی بات سن عروج کے پیروں تلے زمیں نکل گئی۔"

آپ ایسے کیسے وہ زیور بیچ سکتے ہیں آپ نے مجھے ٹائم دیا تھا؟!

وہ سکتے کے عالم میں بولی۔

دیکھے میڈم میں نے کوئی ایگریمنٹ نہیں کیا تھا کہ میں وہ ہار آپ کے سوا کسی کو بیچ نہیں سکتا

انہوں نے مجھے منہ مانگی قیمت دی اور میں نے وہ ہار بیچ دیا۔

لاچی انسان"

عروج غصے سے کہتی دکان سے نکل گئی۔

دکان کے باہر بنی سیڑیوں پر سردونوں ہاتھوں میں گرائے وہ اس وقت شدید بے بسی کے عالم میں بیٹھی تھی۔

آنکھیں پانیوں سے لبالب بھری دونوں ہونٹوں کو سختی سے بینچے وہ اس وقت خود کو اپنی بے بسی پر چلانے سے روکے ہوئے تھی،

قدم قدم پر اس کے آنسوؤں زمین میں جذب ہو رہے تھے،

اس کی ماں کی نشانی اس سے چھن گئی تھی وہ اس وقت چلانا چاہتی تھی زور زور سے اپنی بے بسی پر رونا چاہتی تھی،

چلتے چلتے اس نے رک کر آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی۔

یا اللہ۔"

اس کے لب ہلے تھے۔

اس نے اپنے رب کو پکارا تھا،

آنسوؤں سے تر چہرے پر یک دم ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی۔

آنکھوں میں جھلکتی نمی موتیوں کی مانند چمکی تھی،

اسے ایسا لگا جیسے اس کا رب اسے صبر کی تلقین کر رہا ہوں،
اس نے مسکراتے سر جھٹکا اور ایک ٹیکسی روک کر گھر کی طرف چل دی

(ماضی)

"اگلے دن عروج معمول کی طرح اٹھی ناشتہ کے بعد رضامیر آفس جا چکے تھے سعدیہ بی اپنے
کمرے میں تھی۔

عروج بھی ناشتہ کر کے لاؤنج میں آگئی اس نے یو نہی سٹلتے ایل ای ڈی آن کی اور صوفے پر بیٹھ گئی
بے دھیانی میں چینل بدلتے بدلتے اس کے ہاتھ ایک جگہ رک گئے
اسی لمحے ریموٹ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گرا تھا۔
ایل ای ڈی پر چلتی خبر نے اس کے پیروں تلے زمین کھسکا دی۔

کل رات چند ہندو لڑکوں نے مسلمانوں کی بستی میں آگ لگا دی جس میں بڑھے جوانوں سمیت
چھوٹے بچے بھی اس آگ کی لپیٹ میں آکر شہید ہو گئے تھے

پولیس نے آگ لگانے والوں کو موقع پر گرفتار کر لیا مگر ایک گھنٹے کے اندر اندر ان کی بھی بیل پر
ریہائی ہو گئی اور ان کی بیل کروانے والا کوئی اور نہیں راہول کے ڈیڈ مسٹر اگروال تھے۔

عروج سکتے کے عالم میں بیٹھی ایل ای ڈی دیکھ رہی تھی

آنسو ابل ابل کر اس کی آنکھوں سے بہنے لگے

اس کا ان بستی والوں سے خون کا کوئی رشتہ نہیں تھا اگر کوئی تھا تو وہ اسلام کا تھادین کا تھا

سالوں سے مسلمانوں پر طرح طرح کے ظلم ہوتے آئے تھے جو آج تک نہیں رکے

اس نے کرب سے ایل ای ڈی بند کر دی

ٹھنڈے ٹھارلاؤنچ میں بیٹھے بھی اس کا وجود ایک دم آگ کی طرح جلنے لگا

اس وقت اسے محسوس ہوا جیسے وہ بھی اسی آگ میں جل رہی ہو

آج پہلی بار اسے اس ملک سے نفرت محسوس ہوئی تھی۔

عروج پہلے ہی لیلیٰ کی وجہ سے ٹینشن میں تھی اوپر سے اس واقعے نے اس پر گہرا اثر ڈالا وہ چپ چپ

سی رہنے لگی تھی۔

راہول ٹینا کشتے سڈ سب اس سے نظرے چراتے پھر رہے تھے۔

راہول ان سب میں خود کو قصور وار سمجھتا کیونکہ وہ اگر وال کا بیٹا تھا۔ "راہول کم ہیئر"

راہول لاؤنج سے گزر رہا تھا جب مسٹر اگر وال کی آواز پر رکا۔

جلدی بولنے ڈیڈ میرے پاس وقت نہیں ہیں"

راہول نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا۔

آج رات گھر میں پارٹی ہیں تم اپنے دوستوں کو بھی انوائٹ کر لینا"

مسٹر اگر وال کی آواز میں خوشی تھی۔

کس خوشی میں ڈیڈ ان بے قصور مسلمانوں کی موت کی خوشی میں یا ان گھٹیاں لوگوں کو سزا سے بچانے کی خوشی میں؟؟

راہول نے انتہائی سرد مہری سے کہا۔

یہ کیسے بات کر رہے ہو سنسکار بھول گئے؟!

مسٹر اگر وال ہتھے سے اکھڑے۔

سنسکار۔"

وہ استہزائیہ ہنسا۔

جانتے ہیں ڈیڈ میں بہت فخر سے سب کو کہتا تھا میں اگر وال کا بیٹا ہوں مگر اب مجھے خود کو آپ کا بیٹا کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہیں آپ نے مجھے میری ہی نظروں سے گرا دیا میں جب بھی باہر جاتا ہوں مجھے ایسا لگتا ہے جیسے ان بے قصور لوگوں کی روحیں مجھ سے انصاف مانگ رہی ہو کیونکہ میں آپ کا بیٹا ہوں ڈیڈ آپ کا بیٹا آپ نے مجھے اے جے سے نظریں ملانے کے قابل بھی نہیں چھوڑا آئی ہیٹ یو ڈیڈ"

وہ شروع میں غصے سے کہتا آخر میں روہانسا ہو گیا۔

تم ابھی بچے ہو زندگی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔"

مسٹر اگر وال نے اب کی بار نرمی سے کہا۔

بائیس سال کا ہوں بچا نہیں ہوں میں اور کیا نہیں جانتا میں جب سے میں پیدا ہوا ہوں میں نے ہوش سنبھالا ہے آج تک ڈیڈ آج تک میں نے کبھی نہیں سنا کبھی نہیں دیکھا کہ کسی مسلمان نے کسی دھرم کا مذاق بنایا ہو وہ صرف اپنے دین میں آنے کی دعوت دیتے ہیں جان سے نہیں مارتے ہم لوگوں کو،

میں شروع سے دیکھتا آ رہا ہوں ہم لوگ مسلمانوں پر ظلم کرتے آرہے ہیں ہم لوگ ڈیڈ۔"

اس نے شہادت کی انگلی اپنے چوڑے سینے پر رکھی۔

راہول اپنی بات کہ کر گھر سے نکل گیا۔

پچھے مسٹر اگروال نے نخوت سے سر جھٹکا۔

وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے نصیب میں ہدایت نہیں تھی۔

سعدیہ بی اور رضامیر لاؤنج میں بیٹھے تھے جب عروج وہاں آئی اس کی سوجی آنکھیں اس کے رونے کا گمان کر رہی تھیں۔

باباما کے جانے کا بعد آپ واپس پاکستان کیوں نہیں گئے؟

لاؤنج میں آتے ہی اس نے سپاٹ سے چہرے کے ساتھ سوال کیا۔

رضامیر کے ساتھ سعدیہ بی بھی اس کے سوال پر حیران ہوئی تھی۔

پری بیٹا یہاں آؤ

رضامیر نے پیار سے اسے اپنے پاس بلایا۔

باباما کے جانے کے بعد آپ واپس پاکستان کیوں نہیں گئے؟

اس بار اس نے قدرے چلاتے پوچھا۔

رضامیر اور سعدیہ بی بے اختیار اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے۔

عروج بیٹا کیا ہوا ہیں؟

سعدیہ بی نے اس کے چہرے پر نظر دوڑائے پریشانی سے پوچھا۔

یہ کیوں نہیں گئے واپس انہیں جانا چاہیے تھا یہ ہمارا ملک نہیں ہیں یہ لوگ ہمارے نہیں ہیں یہ سب ظالم ہیں یہ سب ظالم ہیں۔

وہ ہزیناتی انداز میں بولی۔

رضامیر اور سعدیہ بی کو کچھ کچھ اس کی حالت کی وجہ سمجھ آئی۔

ادھر آؤ میرے پاس۔

رضامیر نے پیار سے اس کا بازو تھام کر اپنے پاس صوفے پر بیٹھایا۔

بابا کوئی ایسے کیسے کر سکتا ہیں بابا آپ کو واپس جانا چاہیے تھا جانتے ہیں بابا میں خود کو خود کو ان لوگوں کے قاتلوں میں شمار کرتی ہوں کیونکہ میں اس ملک میں رہتی ہوں بابا میرا جسم آگ میں جلتا ہے یہ ہمارا ملک نہیں ہیں۔

سعدیہ بی اور رضامیر کی آنکھیں نم ہوئی کب دیکھی تھی انہوں نے اس کی ایسی حالت۔

تم اس ملک کی بات کرتی ہو پری یہ دنیاں ہماری ہیں!

رضامیر نے اپنے جذبات پر قابو پاتے پیار سے کہا۔

پر یہ ملک ہمارا نہیں ہیں "

وہ روتی ہوئی ان کی گود میں سر ٹکائی۔

اگر تمہیں لگتا ہیں ہمارے پاکستان جانے سے یہ سب رک جائیگا تو ٹھیک ہیں ہم کل ہی واپس

پاکستان چلے جائینگے۔!

رضامیر نے سنجیدگی سے کہا۔

عروج لاجواب ہو گئی۔

کہاں رکنا تھا یہ سب،

اب بس وہ تین تھے اور ان کی خاموشی میں بہنے والے آنسوؤں۔

عروج کب روتے روتے ان کی گود میں ہی سو گئی پتا ہی نہیں چلا۔

رضامیر نے بھی اسے نہیں اٹھایا

وہ بس کرب سے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

آج زندگی میں پہلی بار انہیں اپنا انڈیا میں رہنے والا فیصلہ غلط لگا۔

اس حادثے کے بعد انڈیا اور پاکستان میں دنگے شروع ہو گئے انڈیا پاکستان میڈیا ایک دوسرے پر برس رہی تھی انڈیا میں جگہ جگہ مسلمانوں نے دھرنے دئے تھے وہ اپنا حق مانگ رہے تھے سالوں سے وہ اس ملک میں رہ رہے تھے سالوں سے ان پر ان کی زمین پر ہی ظلم کئے جا رہے تھے انڈیا سے پاکستان اور پاکستان سے انڈیا جانے والی ساری ایئر لائنز بند کر دی گئی تھی، نا جانے کب تک:

رضامیر نے چاروں کو زیادہ سے زیادہ عروج کے ساتھ رہنے کا کہا خود بھی وہ زیادہ تر وقت عروج کے ساتھ گزارنے لگے

پورا دن چاروں ہنسی مذاق کر کے اسے ہنسانے کی کوشش کرتے وہ کبھی ان کی بات پر مسکرا دیتی تو کبھی خالی آنکھوں سے انہیں دیکھنے لگتی

اس کی خاموشی سب کو کھل رہا تھا

مگر پھر بھی کسی نے ہمت نہیں ہاری سب پورا دن اس کے سر پر سوار رہتے چاروں مل کر کچن میں کابلی پلاؤ بناتے اور اسے ٹرائی کرنے کو کہتے وہ کھا کر نفی میں سر ہلا دیتی جس پر سب جان بھوج کر ایسے ایکسپریشن دیتے کہ وہ ہنس پڑتی اس کے ہنسنے کی دیر ہوتی کہ چاروں کے سینوں میں ٹھنڈک پڑ جاتی

دھیرے دھیرے وہ نور مل ہونے لگی تھی اور دونوں ملکوں کے حالات بھی ****

"کل ان کارزلٹ تھا۔

عروج شوپنگ کی غرض سے مال آئی تھی رضامیر نے ڈرائیور کو ساتھ لے جانے کا کہا مگر اس نے انکار کر دیا

کچھ ضروری سامان لینے کے بعد وہ واپس گھر کی طرف جارہی تھی جب کار اچانک بند پڑ گئی کئی بار چابی گھمانے کے بعد بھی کار سٹارٹ نہیں ہوئی اب وہ پریشان سی کار کا بونٹ کھولے کھڑی تھی اسے کار کے بند ہونے کی وجہ سمجھ نہیں آرہی تھی

پریشانی سے اس نے آس پاس نظرے دوڑائی

گاڑیاں مین روڈ پر رواں دواں تھیں۔

صد شکر کے اس کی کار ایک سائیڈ پر کھڑی تھی۔

پرس سے موبائل نکال کر عروج نے سڈ کا نمبر ملایا نمبر نہیں لگا اس نے دوبارہ ڈرائی کیا اس بار بیل گئی مگر فون کسی نے نہیں اٹھایا۔

اس نے ٹینا کا نمبر ملایا۔

ہیلو؟

ٹینا کی سرگوشی نما آواز آئی۔

ٹینا کہا ہو تم؟

عروج نے اس کے انداز پر حیرت سے پوچھا۔

ممی کے ساتھ چرچ آئی ہوں۔"

ٹینا نے منہ کے آگے ہاتھ رکھے سرگوشی کی۔

او کے بعد میں کال کرتی ہو"

عروج نے اس کی سچویشن سمجھتے فون رکھ دیا۔

اس نے اکشے کا نمبر ٹرائی کیا۔

ہیلو؟"

اکشے نے پہلی ہی بیل پر کال رسیو کر لی۔

اکشے کیا تم مجھے لینے آ سکتے ہو میری کار اچانک خراب ہو گئی ہیں پتا نہیں کیا پرو بلم ہیں سمجھ نہیں آرہی۔

عروج نے پریشانی سے کہا۔

یار ایک کار تو ڈیڈ لے گئے ہیں اور دوسری سروس کے لئے گئی ہیں۔"

اکشے کی سانس پھولی تھی وہ اس وقت ایکسر سائیز کر رہا تھا۔

اگر تم ویٹ کرو تو میں کار سروس ہوتے ہی تمہیں لینے آسکتا ہو؟"

اکشے نے ٹاول سے چہرے پر آیا پسینہ صاف کرتے کہا۔

نہیں اس اوکے"

میں راہول کو کال کرتا ہوں وہ تمہیں پک کر لیگا۔

اس کے انکار پر اکشے نے کہا"

نہیں تم رہنے دو میں خود ہی کال کر لیتی ہوں۔

عروج نے انکار کرتے کہا"

اوکے گھر پوہنچ کر ٹیکسٹ کر دینا۔"

اکشے کی بات پر اس نے اوکے کہہ کر فون کاٹ دیا۔

عروج نے راہول کا نمبر ملا یا جسے اس نے فورن رسیو کیا۔

ہائے اے جے۔"

راہول کیا تم مجھے پک کر سکتے ہو میری کار خراب ہو گئی ہیں۔"

ابھی تو میں لیلیٰ کے ساتھ شوپنگ پر ہوں "

راہول نے پیشانی مسلتے ساتھ کھڑی لیلیٰ کو دیکھتے کہا۔

تم گھر سے ڈرائیور منگوالو

راہول نے اپنی طرف سے آئیڈیا دیا۔

نہیں بابا نے کہا تھا ڈرائیور ساتھ لے جاؤ میں نے منع کر دیا اگر اب کار کی خرابی کے بارے میں بتاؤنگی تو خفا ہونگے۔ "

عروج نے قدرے روکھے پن سے کہا۔

لیلیٰ کا سن کر اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

اچھا ایک کام کرو تم وہی رکو میں آتا ہوں۔ "

راہول اس کے لہجے کے روکھے پن کو محسوس کرتے بولا۔

اوکے میں ویٹ کر رہی ہوں پلیز جلدی آنا "

عروج نے گھڑی پر نظرے ٹکائے پریشانی سے کہا جو شام کے پانچ بجارہی تھی۔

اوکے میں پہنچتا ہوں۔

کس کا فون تھا۔؟

راہول کے فون رکھتے ہی لیلیٰ نے پوچھا۔

اے بے کا اس کی کار خراب ہو گئی ہیں مجھے اسے پک کرنے جانا ہیں۔"

راہول نے اس کے خوبصورت چہرے پر نظرے ٹکائے کہا۔

یہاں مجھے اکیلا چھوڑ کے؟؟

لیلیٰ نے معصوم سی شکل بنائی۔۔

بے بی اسے بھی ڈراپ کرنا ہیں نہ۔"

راہول نے اس کی معصوم سی شکل دیکھ پیار سے کہا۔

بلکل نہیں تم کہیں نہیں جاؤ گے یہی میرے پاس رہو گے ابھی ہم نے ڈنر بھی ساتھ کرنا ہیں۔

لیلیٰ نے اس کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑا۔ میں وہاں ساری رات تھوڑی رہو نگا اے بے کو ڈراپ کر کے

واپس تمہارے پاس آ جاؤنگا۔

راہول نے پیار سے اسے سمجھایا۔

اوکے پر پہلے شوپنگ کمپلیٹ کرتے ہیں پھر دونوں ایک ساتھ جائینگے۔

لیلیا زبردستی اس کا بازو پکڑ کر اسے ایک دکان میں لے گئی۔

بٹ لیلیا اے جے ویٹ کر رہی ہیں۔

راہول نے اپنا بازو چھوڑاتے کہا۔

کوئی بات نہیں تھوڑا ویٹ کر لیگی۔

لیلیا نے دوبارہ اس کا بازو پکڑا اور اسے ایک ڈریس دکھانے لگی

ساتھ ہی ساتھ اسے اپنی خوبصورتی کی اداؤں سے لبھانے لگی

تھوڑی دیر کی اس شوپنگ میں راہول بالکل ہی فراموش کر چکا تھا کہ اس نے کسی کو ویٹ کرنے کا کہا ہیں۔

عروج کار سے ٹیک لگائے گھڑی راہول کا ویٹ کر رہی تھی

فکر مندی سے اس نے گھڑی دیکھی جو شام کے چھ بج رہی تھی

اس نے راہول کا نمبر ملا یا جو آف جا رہا تھا۔

لیلیا نے موقع ملتے ہی راہول کا فون آف کر کے اپنے پرس میں رکھ لیا تھا۔

عروج کار میں بیٹھی مسلسل نمبر ملاتی مگر نمبر ہر بار آف جاتا

پریشانی سے بیٹھے بیٹھے اس کے دماغ میں راہول کے الفاظ گونجے "

میں تو لیلیٰ کے ساتھ شوپنگ پر آیا ہوں۔

تو کیا راہول بھول گیا اس نے مجھے پک کر ناکتھا؟

وہ بے یقین سی بیٹھی تھی۔

چند ہی لمحوں میں اس کی بے یقینی غصے میں بدل گئی۔

اور اس نے اپنا موبائل ہی آف کر دیا۔

وہ بے یقین سی بیٹھی نہ جانے کن کن سوچوں میں جھکڑی گئی

اس نے رضامیر کو اپنے لیٹ گھر آنے کا میسج کر کے موبائل آف کر دیا!

ضد، انا، نفرت، حیرت، دکھ، کے ملے جھلے تا سرات اس کے پورے وجود میں رقص کر رہے

تھے۔۔

اس وقت اسے لگا تھا لیلیٰ سے زیادہ راہول پر اس کا حق ہیں

اس بات میں وہ کتنی غلط تھی یا کتنی سہی یہ بات جانے بغیر اس نے کارلاک کر لی۔

مغرب سے عشاہ کا سفر تہہ ہو گیا مگر اس نے کسی کو کال نہیں کی۔

جب ضد اور آنا آڑے آجائے تب انسان کو کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا

وہ بھی رات کے اندھیرے سے انجان اپنا موبائل بند کر کے کار کی سیٹ سے ٹیک لگائے راہول کا انتظار کر رہی تھی بنایہ جانے کے وہ آئیگا بھی یا نہیں۔۔!

لیلیٰ کے ساتھ ڈنر کرنے اور اسے گھر ڈراپ کرنے میں ہی رات کے ایک بج گئے

لیلیٰ کو ڈراپ کر کے اس کی کار گھر کی طرف گامزن تھی کے اچانک اسے اپنے موبائل کا خیال آیا جسے لیلیٰ پہلے ہی اس سے چھپ چھپا کر ڈیش بورڈ میں رکھ چکی تھی

اپنی جیبوں میں موبائل نہ پا کر راہول نے ڈیش بورڈ کھولا۔

یہ آف کیسے ہو گیا؟؟

اس نے موبائل آف دیکھ تعجب سے سوچا۔

موبائل آن کرتے ہی سامنے عروج کی مس کالس جگمگانے لگی۔

اوہ نو"

راہول نے یک دم بریک لگائی تھی!

عروج کا خیال آتے ہی اس نے خود کو سوسلو توں سے نوازا۔

آج تو تو گیارا ہول۔"

راہول عروج کا نمبر ملاتے بڑ بڑایا۔

عروج کا نمبر آف دیکھ وہ پریشان ہو گیا۔

اے جے کا نمبر تو کبھی آف نہیں ہوا؟"

وہ خود سے بڑ بڑایا۔

راہول نے اکشے کا نمبر ملایا۔

"ہیلو۔"

دوسری طرف اکشے کی نیند میں ڈوبی آواز آئی۔

اکشے تمہیں اے جے کا فون آیا تھا؟

راہول نے اپنی پیشانی مسلتے پوچھا۔

ہاں آیا تھا شام میں۔"

اکشے نے بھل آواز میں بتایا۔

شام میں؟!

راہول زیرِ لب بڑبڑایا۔

تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

اکشے نے کڑوٹ بدلی۔

راہول نے سارا معاملہ اس کے گوش گزارا۔

جسے سن اکشے کی نیند بھک کے اڑ گئی وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔

تم نے اے جے کو پک نہیں کیا؟"

اکشے ایک دم بھڑکا۔

کہ تو رہا ہوں بھول گیا تھا۔"

وہ گھر تو پہنچ گئی تھی نہ؟۔

اکشے فکر مند ہوا۔

مجھے نہیں پتا اس کا نمبر آف جا رہا ہیں آئی تھنک میرے نہ آنے پر وہ کیب کروا کر چلی گئی ہوگی؟"

راہول نے اندازہ لگایا۔

لیکن اس کا نمبر کیوں آف ہیں؟؟

اکشے پریشانی سے بولا۔

پتا نہیں شاید بیٹری ختم ہو گئی ہوگی۔

رضا نکل کو فون کر کے پتا کروں وہ گھر پر ہیں۔"

اکشے نے مشورہ دیا۔

لیکن اگر وہ گھر نہیں پہنچی ہوئی تو رضا نکل پریشان ہو جائینگے۔"

لیکن پتا تو کرنا ہو گا ایک کام زمیداری سے نہیں ہوتا تم سے؟! "

اکشے نے غصے سے کہا۔

یار کہا تو ہیں بھول گیا تھا اب ایک ہی بات کے پیچھے نہ پڑ جاؤ۔"

راہول نے تنک کر کہا۔

میں رضا نکل کو فون کرتا ہوں باتوں باتوں میں پتا کروالو نگا اے جے گھر پر ہیں یا نہیں"

اکشے نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

راہول پریشان سا کار میں بیٹھا اکشے کے فون کا انتظار کر رہا تھا۔

دس منٹ بعد اکشے کا فون آیا۔

راہول نے جھٹ فون رسیو کیا۔

وہ گھر نہیں پہنچی اس سے پہلے میں ان سے پوچھتا انہوں نے ہی مجھ سے پوچھ لیا کہ پری کب تک آئے گی میں نے انہیں جھوٹ بول دیا کہ بس تھوڑی دیر میں گھر آ جائیگی۔

اکشے پریشانی سے بولا۔

راہول اس کے پہلے جملے میں ہی اٹک گیا۔

اگر گھر نہیں پہنچی تو کہاں گئی؟؟

راہول کی جان پے بن آئی اکشے کا بھی کچھ یہی حال تھا۔

ڈھونڈو اسے کس جگہ آنے کا کہا تھا اس نے تمہیں؟

اکشے سلپر پہنتا باہر نکلا۔

آئی ڈونٹ نو میں نے جگہ کا نہیں پوچھا"

راہول کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔

تم نے اس سے جگہ کا نہیں پوچھا راہول آریو میڈ؟"

اکشے غصے سے چلایا۔

ویٹ وہ مال گئی تھی اور راستے میں اس کی کار خراب ہوئی مین روڈ پر شاید؟"

اکشے نے یاد آنے پر کہا۔

لیکن کون سے مال گئی ہوگی یہاں ایک مال تھوڑی ہیں؟!

راہول کار سٹارٹ کر چکا تھا۔

ایک کام کرو جس مال ہم سب اکثر جاتے ہیں تم اسی مال کے راستے دیکھو اور میں دوسرے مال

کے راستے میں دیکھتا ہوں۔"

اکشے نے کار کیڑاٹھاتے کہا۔

راہول نے موبائل رکھا اور کار کارخ مین روڈ کی طرف موڑ گیا۔

راہول آہستہ سپیڈ میں کار چلاتا آس پاس نظرے دوڑائے جا رہا تھا جب ایک جگہ اسے عروج کی کار

کھڑی نظر آئی

اندر سے کار کی لائٹ آف تھی جس سے راہول کو اندازہ نہیں ہوا کہ آیا عروج کار کے اندر ہیں یا

نہیں:

اس نے یوٹرن لیکر کار عروج کی کار کے پیچھے لگادی۔

راہول تقریباً دوڑتے ہوئے عروج کی کار تک پہنچا

اس نے موبائل کی لائٹ آن کر کے ڈرائیونگ سیٹ پر ماری۔

عروج کو وہاں دیکھ اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔

راہول نے شیشے پر نوک کیا

لیکن عروج اسے پہلے ہی دیکھ چکی تھی

راہول کے نوک کرتے ہی وہ خاموشی سے باہر نکل آئی۔

تم پاگل ہو یہاں کیا کر رہی ہو اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو اور موبائل کیوں آف ہیں تمہارا گھر کیوں
نہیں گئی ابھی تک؟؟

راہول اس کے نیچے اترتے ہی غصے سے نون اسٹاپ اس پر برساتا تھا۔

عروج خالی خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

بول کیوں نہیں رہی کچھ؟

اس کی خالی خالی نظریں دیکھ اک پل راہول گھبرا یا۔

تم نے کہا تھا وہی رکو میں آتا ہوں۔

اسے اپنی آواز کسی کنویں سے آتی سنائی دی۔

راہول ایک دم شرمندہ ہو گیا۔

آئی ایم سوری اے جے میں بھول گیا تھا"

راہول نرم پڑا۔

لیکن تمہیں گھر چلے جانا چاہیے تھا۔"

تم بھول گئے تھے میں نہیں مجھے یاد تھا تم نے رکنے کو کہا تھا۔"

وہ سپاٹ سے چہرے کے ساتھ بولی۔

تو کیا ہوا اے جے جب میں تھوڑی دیر تک نہیں آیا تو تمہیں گھر چلے جانا چاہیے تھارات کا وقت

ہیں اگر کچھ ہو جاتا تو؟"

راہول فکر مند سا بولا۔

عروج خاموش رہی۔

بولتی کیوں نہیں کیا ہوا ہے تمہیں۔۔

راہول اس کی خاموشی سے اکتا کر بولا۔

جیسے دوپیار کرنے والوں میں کوئی تیسرا آجائے تو ان کی بربادی کا وقت شروع ہو جاتا ہے ویسے ہی اگر دوستی میں بھی کوئی اور آجائے تب دوستی کی بنیادیں بھی کھوکھلی ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔"

وہ آنکھوں میں سردتاسر لئے بولی تھی۔"

اے جے"

راہول نے صدمے نے اسے پکارا۔

گھر چلو راہول"

وہ کار کی طرف بڑی جب راہول نے اس کا بازو پکڑا۔

کیا مطلب تھا تمہاری اس بات کا؟"

وہ جانچتی نظروں سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

راہول گھر چلو مجھے بھوک لگی ہیں۔۔

وہ بمشکل اپنے آنسوؤ کا گلا گونٹتے بولی۔

راہول کے دل کو ٹھیس پہنچی تھی ساتھ ہی وہ شرمندگی کی اتھا گہرائیوں میں ڈوب گیا۔

اس نے نرمی سے عروجن کا بازو چھوڑ دیا

عروج خاموشی سے جا کر کار میں بیٹھ گئی

کچھ لمحے راہول یو نہی کھڑا رہا پھر خاموشی سے آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

کار میں مکمل خاموشی تھی

اس خاموشی کو موبائل کی رنگ ٹیون نے توڑا۔

میں نے پورا مین روڈ چھان مارا مجھے اے جے کہیں نہیں ملی تمہیں ملی کیا؟؟؟

اکشے کی سانس پھولی تھی جیسے وہ بھاگا ہو۔

ہاں میرے ساتھ ہی ہیں"

راہول نے ایک نظر عروج پر ڈالی جو منہ دوسری طرف کئے شیشے سے باہر دیکھ رہی تھی۔

اوہ شکر ہیں۔"

اکشے نے بے اختیار سکون کا سانس لیا۔

کہا سے ملی کہا تھی وہ؟؟؟

اکشے کی تفتیش شروع ہو گئی۔

میں بعد میں کال کر کے بتاتا ہوں۔

راہول نے بنا اس کی سنے ہی فون کاٹ دیا

کار میں پھر سے خاموشی چھا گئی

راہول نے کار ایک ہوٹل کے سامنے روکی

کچھ پل کار روکے راہول یو نہی عروج کو دیکھتا رہا جو ہنوز باہر دیکھنے میں مگن تھی۔

اے جے چلو کھانا کھا لو۔"

راہول نے نرمی سے کہا۔

مجھے گھر جانا ہیں"

اس نے بنا گردن موڑے ہی جواب دیا۔

اے جے پہلے کھانا کھا لو پھر چلتے ہیں گھر"

راہول نے اسرار کیا۔

میں گھر جا کر کھا لوں گی۔"

اس کی نظرے باہر ہی ٹکی تھی۔

راہول کچھ لمحے خاموش ہو گیا۔

ٹھیک ہیں جیسے تم کہو ویسے یہاں کا پاستا بہت مزے کا ہوتا ہیں اور چاکلیٹ آئس کریم کا تو پوچھو ہی مت۔۔!

راہول نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا
پاستا اور چاکلیٹ آئس کریم عروج کی فیورٹ تھی۔

عروج نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اس کی خاموشی پر راہول نے گہرا سانس لیا۔

نہیں کھانا نہ کھاؤ میں تو جا رہا ہوں کھانے بلکہ یہی لا کر کھاؤنگا پھر میرے کھانے کو نظر مت لگانا
کئی ایسا!

راہول کی بات ابھی ادھوری تھی جب عروج نے ڈیش بورڈ پر پڑا ٹیشو باکس اٹھا کر اسے مارا راہول
اس حملے کے لئے پہلے ہی تیار تھا اس نے بروقت باکس کیچ کیا ساتھ ہی اس کا قبضہ بلند ہوا۔

عروج راہول پر پھٹ پڑی۔

کمینے انسان میں نے تمہارا کتنا ویٹ کیا تمہارا دماغ کہاں گم تھا جو تم مجھے بھول گئے دفع ہو جاؤ خود
کھالو جا کر پاستا۔۔!

وہ بولتے ساتھ اس پر مکوں کی برسات بھی کر رہی تھی۔

راہول قہقہے لگا کر ہنس رہا تھا۔

ہنسومت میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔"

عروج زور سے چلائی۔

راہول بنا کوئی اثر لئے ہنس رہا تھا۔

راہول کے ہنسنے پر عروج کا غصہ آنکھوں کے ذریعے نکلنے لگا۔

عروج کو روتا دیکھ رہا ہول بوکھلا گیا۔

اے جے آئی ایم سوری۔"

راہول نے ٹیشو باکس اس کی طرف بڑھایا۔

عروج نے خونخوار نظر اس پر ڈالتے ایک ٹیشو نکال لیا۔

جان سے مار دوں گی میں تمہیں۔"

وہ سو سوں کرتی دھمکی دیتے بولی۔

او کے مار لینا پر پہلے مجھے معاف کر دو اور کچھ کھالو۔"

راہول نے دونو کان پکڑے پیار سے کہا۔

عروج برا سامنہ بناتی کار سے اتر گئی۔

راہول بھی سکون کا سانس لیتا کار سے نکلا

کچھ لمحے کی ضد اور انا کو بھلاتے اب وہ آرام سے کھانا کھا رہی تھی ****

رزلٹ آپکا تھا عروج نے ہر بار کی طرح پورے کالج میں ٹاپ پوزیشن حاصل کی تھی

پورے کالج سے مبارک بعد وصول کرتی وہ خوشی سے چہک رہی تھی۔"

مبارک ہوا ہے"

ٹینا مبارک بعد دیتی اس کے گلے لگی۔

بہت بہت مبارک ہوا ہے۔"

اکشے بیچ پر چڑ کر زور سے چلایا

ٹریٹ تو بنتی ہے؟"

راہول نے مبارک بعد دیتے کہا۔

کس خوشی میں؟

عروج نے مسنوعی آنکھیں دکھائی۔

پورے کالج میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہیں ٹریٹ بھی نہیں دے سکتی؟

فرسٹ پوزیشن میں نے حاصل کی ہیں تو ٹریٹ تم لوگوں کی طرف سے بنتی ہیں تمہاری دوست

نے تمہارا سر فخر سے بلند کیا اور تم بجائے اسے ٹریٹ دینے کے اسی سے مانگ رہے ہو؟!

عروج نے گردن اکڑ کر کہا۔

یہ کہاں کا رول ہیں جو جیتا وہی ٹریٹ دیتا ہیں ہم کیوں دے؟"

ٹینا نے کمر پہ ہاتھ رکھے تیکھی نظروں سے اسے گھورتے کہا۔

اچھا یہاں کونسی ہار اور جیت چل رہی ہیں؟؟

عروج بھی اسی کے انداز میں بولی۔

تو بہ ہیں اے جے اتنے امیر باپ کی بیٹی ہو اور ایک ذرا سی ٹریٹ نہیں دے سکتی؟۔

سڈ نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔

ہیلوز یادہ اوور ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہیں پیسا میرے باپ کا ہیں میرا نہیں!

عروج خالص زنانیوں والے انداز میں بولی۔

تو تمہارے بابا کا پیسا بھی تمہارا ہی ہوا نہ وہ کونسا انہوں نے چیرٹی کرنا ہے؟"

اکشے نے حیرت سے کہا۔

ہاں پر جب میں اپنا کمانے لگوں گی تب دوں گی ٹریٹ ابھی میں نے کوئی ٹریٹ وریٹ نہیں دینی۔

عروج نے ہاتھ جھاڑتے صاف انکار کیا۔

اور تم کب کمانا شروع کرو گی؟

جب میں ڈاکٹر بن جاؤں گی"

لو پھر بن گئی تم ڈاکٹر کمالیا تم نے پیسا اور مل گئی ہمیں ٹریٹ!

راہول نے بیچارگی سے کہا۔

کیوں میں ڈاکٹر کیوں نہیں بن سکتی؟؟

عروج نے ایک آنی برواٹھائے استفسار کیا۔

خون دیکھ کر تمہاری حالت خراب ہو جاتی ہیں اور تم لوگوں کے آپریشن کرو گی ان کے خون سے کھیلو گی۔"

راہول نے اسکا مذاق اڑایا۔

ہاں ابھی ہوں تھوڑی کمزور بعد میں ٹھیک ہو جاؤنگی ابھی بس آخری سال ہیں اور اس کے بعد نیٹ
کا ایگزیم دیکر سیدھا میڈیکل کالج۔"

عروج خواب کے عالم میں بولی۔

اوپر والا ہی حافظ ہیں فیوچر کے مریضوں کا۔"

راہول نے افسوس سے کہا۔

عروج نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا۔

اچھا اب ختم کرو بحث اور ٹریٹ دو"

ٹینا نے دونوں کے درمیان بازو حائل کئے اونچی آواز میں کہا۔

ٹھیک ہیں بتاؤ کیا چاہیے؟"

گرمیوں کے کپڑے دلا دو"

ٹینا نے مسکین سی شکل بنائے کہا۔

تمہارے ماں باپ نے کیا تمہارے گرمیوں کے کپڑوں پر بین لگایا ہے؟

عروج اس کی فرمائش پر حیران ہوتی بولی۔